آداب تلاوت قرآن

ابو الفضل علامی میانجی

قرآنی سورتوں کے خواص

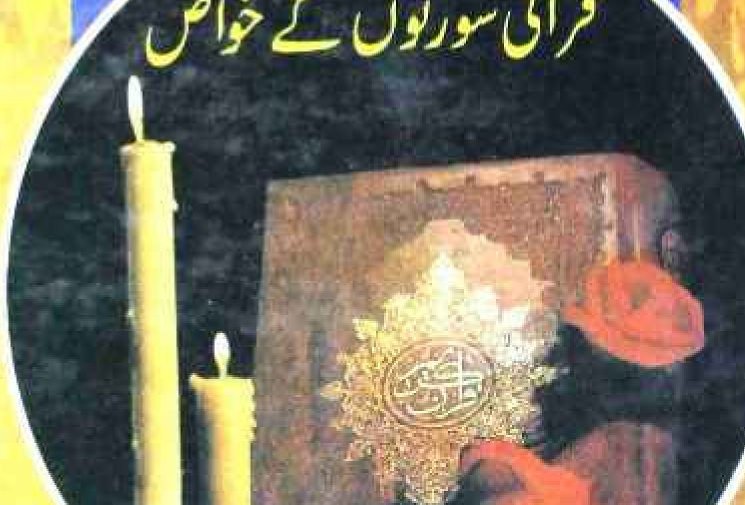

الحرمین پبلیشرز پاکستان۔کراچی

7330

ACC No. 7336 Date
Section
D.D. Class
NAJAFI BOOK LIBRARY

ACC No. 7336 Date
Section Status
D.D. Class
NAJAFI BOOK LIBRARY

Due date

13.5.00

یہ کتاب آپ کے پاس امانت ہے۔ اسے پڑھیں! اس کی حفاظت کریں اور
بروقت (اور درج آخری تاریخ تک) واپس کریں۔ تاخیر کی صورت میں جرمانہ ادا
کرنا ہوگا۔ نجفی بک لائبریری سولجر بازار کراچی فون: 7211795

م. [redacted]

أ.د. عز الدين تاج

الشرازاني

والمشرف

8/8/2007

8087

Acc No. [redacted] Date 13/12/02

Section.

D.D. Class

NAJAFI BOOK LIBRARY

NAJAFI BOOK LIBRARY
Shop No. 11,
M. L. Heights
Mirza Kaleej
Baig Road,
Soldier Bazar
Karachi.
MOMEEN WELFARE TRUST (R)

آدابِ تلاوتِ قرآن

تالیف

ابوالفضل علامی

ترجمہ

سید ذوالفقار علی زیدی

الحرمین پبلشرز پاکستان کراچی

جملہ حقوق محفوظ ہیں

کتاب کی شناخت

نام کتاب	:	آدابِ تلاوتِ قرآن
مترجم	:	سید ذوالفقار علی زیدی
تصحیح	:	خواہر راحیلہ علی
صفحات	:	۲۰۰
ناشر	:	الحرمین پبلشرز پاکستان، کراچی
سال طبع	:	۲۰۰۰ء
ایڈیشن	:	اول
مطبع	:	پرائما پرنٹرز، کراچی
تعداد	:	ایک ہزار
قیمت	:	۱۰۰ روپے
کمپوزنگ	:	ولایت علی آغا

وقار گرافکس اینڈ لیزر کمپوزنگ

A-1، کلیٹن گارڈن، سولجر بازار نمبر ۳، کراچی

فون: 7227650، 8141362، فیکس: 7228012

ملنے کا پتا : علی بک ڈپو، عباس ٹاؤن، گلشن اقبال، کراچی

پوسٹ بکس: ۱۷۸۴۸، پوسٹ کوڈ: ۷۵۳۰۰

E-mail : alharamain@pienet.net

فہرست

۱	پیش لفظ	۱۴
۲	مقدمہ	۱۵

پہلا ادب

۳	طہارت وپاکیزگی	۱۹
۴	قرآن کو چھونے کا حکم	۱۹
۵	منہ کی پاکیزگی	۲۰
۶	صفائی اور ظاہری آرائش	۲۰

دوسرا ادب

۷	تلاوت قرآن میں خلوص	۲۲
۸	تلاوت میں خلوص کے اجزاء	۲۳

تیسرا ادب

۹	تلاوت سے پہلے دعا	۲۵
۱۰	پہلی دعا	۲۵
۱۱	دوسری دعا	۲۷

چوتھا ادب

۱۲	استعاذہ	۳۰
۱۳	استعاذہ کے معنی	۳۰
۱۴	استعاذہ کے الفاظ	۳۰

۱۵	حقیقی استعاذہ	۳۱

پانچواں ادب

۱۶	بسملہ	۳۳
۱۷	بسم اللہ اسلام کا شعار	۳۳
۱۸	قرآن کی تلاوت میں بسم اللہ کا حکم	۳۴

چھٹا ادب

۱۹	گھر اور مسجد میں تلاوت	۳۶
۲۰	گھر میں تلاوت کی فضیلت	۳۶
۲۱	گھر میں تلاوت کی فضیلت کے دلائل	۳۸
۲۲	ہماری رائے	۳۹

ساتواں ادب

۲۳	قرآن کی ناظرہ تلاوت	۴۱
۲۴	قرآن کتاب نور	۴۱
۲۵	قرآن کو دیکھنا عبادت ہے	۴۲
۲۶	اہم نوٹ	۴۳
۲۷	قرآن کو ناظرہ پڑھنے کے اثرات	۴۴

آٹھواں باب

۲۸	آہستہ اور اونچی آواز میں تلاوت کرنا	۴۷
۲۹	قرآن کو اونچی آواز میں پڑھنا	۴۷
۳۰	اونچی آواز سے تلاوت کا فائدہ	۴۸

۳۱ قرآن کو آہستہ پڑھنا ۵۰

نواں باب

۳۲ خوبصورت آواز میں تلاوت ۵۲
۳۳ خوبصورت آواز کا قرآن کے بارے میں فریضہ ۵۳
۳۴ اچھی آواز قرآن کی زینت ۵۳
۳۵ قرآن کو خوبصورتی کے ساتھ پڑھنے کی تاکید ۵۴
۳۶ اچھی آواز میں قرآن کی تلاوت کرنے والے ۵۵

دسواں باب

۳۷ عربی لہجے میں تلاوت ۵۷
۳۸ قرآن کے عربی میں پڑھنے کے مراحل ۵۹
۳۹ قرآن کی موسیقیت ۶۰

گیارھواں ادب

۴۰ قرآن کریم کی روزانہ تلاوت ۶۳
۴۱ ہر حالت میں قرآن کی تلاوت ۶۳
۴۲ امام خمینیؒ اور قرآن کی تلاوت ۶۴
۴۳ روزانہ تلاوت کی مقدار ۶۵
۴۴ پچاس آیتوں کی تلاوت ۶۶
۴۵ تجارت اور کام کرنے والوں کے لیے قرآن کی تلاوت کی مقدار ۶۷
۴۶ قران کی تلاوت کے اوقات ۶۸

بارھواں ادب

۴۷ قرآن کے معنی پر توجہ دینا اور غور و فکر کرنا ۶۹

۴۸	قرآن میں غور وفکر کی اہمیت	۶۹
۴۹	قرآن میں غور وفکر کرنے کی کنجی	۷۰
۵۰	ترتیل کے ساتھ پڑھنا	۷۱
۵۱	گناہوں سے دوری	۷۲

تیرھواں ادب

۵۲	قرآن کی تلاوت کے وقت خاموش رہ کر سننا	۷۳
۵۳	استماع اور انصات کے معنی	۷۳
۵۴	قرآن کی تلاوت سننے کی فضیلت	۷۴
۵۵	قرآن کو سننے اور خاموش رہنے کا نتیجہ	۷۵
۵۶	ایک اہم نکتہ	۷۶

چودھواں ادب

۵۷	آیات سجدہ کے وقت سجدہ کرنا	۷۸
۵۸	آیات سجدہ کے احکام	۷۹
۵۹	سجدہ والی آیات نہ پڑھنے کی مذمت	۸۰

پندرھواں ادب

۶۰	ختم قرآن	۸۲
۶۱	قرآن ختم کرنے والے کے لیے ایک مستجاب دعا	۸۳
۶۲	مکہ میں قرآن ختم کرنے کی فضیلت	۸۳
۶۳	قرآن کریم ختم کرنے کے بعد ہدیہ کرنے کا ثواب	۸۴

سولھواں ادب

۶۴	قرآن حفظ کرنا	۸۶

۶۵	قرآن کے حفظ کرنے کا اہتمام	۸۷
۶۶	قرآن کے حافظ عذاب الٰہی سے دور ہیں	۸۸
۶۷	حفظ قرآن کے محصولات	۸۸
۶۸	الٰہی سفیروں کے ہمراہ	۸۹
۶۹	بہشت میں حافظ قرآن کے درجات	۸۹
۷۰	قرآن کے حفظ کرنے میں مشقت برداشت کرنے کا اجر	۹۰
۷۱	قرآن فراموش نہ کرنے کی دعا	۹۱

سترھواں ادب

۷۲	قرآن کی عظمت اور اس کا احترام	۹۳

اٹھارواں باب

۷۳	تلاوت تمام کرنے کا طریقہ	۹۸
۷۴	صدق اللہ العلی العظیم	۹۸

انیسواں ادب

۷۵	قرآن کی تلاوت کے بعد کی دعا	۱۰۰
۷۶	قرآن کی تلاوت کے بعد دعا کی ضرورت	۱۰۰
۷۷	پہلی دعا	۱۰۱
۷۸	دوسری دعا	۱۰۲

بیسواں ادب

۷۹	قرآن ختم کرنے کی دعا	۱۰۳
۸۰	ختم قرآن کے وقت دعا سنت ہے	۱۰۳

حصہ دوئم

۸۱	قرآنی سورتوں کے خواص	۱۱۵
۸۲	عرض ناشر	۱۱۶
۸۳	سورۂ فاتحہ	۱۱۹
۸۴	سورۂ بقرہ	۱۱۹
۸۵	آیت الکرسی	۱۲۰
۸۶	سورۂ آلِ عمران	۱۲۱
۸۷	سورۂ نساء	۱۲۲
۸۸	سورۂ مائدہ	۱۲۲
۸۹	سورۂ انعام	۱۲۳
۹۰	سورۂ اعراب	۱۲۴
۹۱	سورۂ انفال	۱۲۴
۹۲	سورۂ توبہ	۱۲۵
۹۳	سورۂ یونس	۱۲۵
۹۴	سورۂ ہود	۱۲۶
۹۵	سورۂ یوسف	۱۲۷
۹۶	سورۂ رعد	۱۲۸
۹۷	سورۂ ابراہیم	۱۲۸
۹۸	سورۂ حجر	۱۲۹
۹۹	سورۂ نحل	۱۲۹
۱۰۰	سورۂ بنی اسرائیل	۱۳۰

۱۰۱	سورۂ کہف	۱۳۰
۱۰۲	سورۂ مریم	۱۳۱
۱۰۳	سورۂ طٰہٰ	۱۳۲
۱۰۴	سورۂ انبیاء	۱۳۲
۱۰۵	سورۂ حج	۱۳۳
۱۰۶	سورۂ مومنون	۱۳۳
۱۰۷	سورۂ نور	۱۳۴
۱۰۸	سورۂ فرقان	۱۳۵
۱۰۹	سورۂ شوریٰ	۱۳۶
۱۱۰	سورۂ نمل	۱۳۷
۱۱۱	سورۂ قصص	۱۳۷
۱۱۲	سورۂ عنکبوت	۱۳۸
۱۱۳	سورۂ روم	۱۳۸
۱۱۴	سورۂ لقمان	۱۳۹
۱۱۵	سورۂ سجدہ	۱۳۹
۱۱۶	سورۂ احزاب	۱۴۰
۱۱۷	سورۂ سبا	۱۴۱
۱۱۸	سورۂ فاطر	۱۴۲
۱۱۹	سورۂ یٰسین	۱۴۲
۱۲۰	سورۂ صافات	۱۴۳
۱۲۱	سورۂ ص	۱۴۴
۱۲۲	سورۂ زمر	۱۴۴

۱۲۳	سورۂ مومن	۱۴۵
۱۲۴	سورۂ فصلت	۱۴۶
۱۲۵	سورۂ شعراء	۱۴۶
۱۲۶	سورۂ زخرف	۱۴۷
۱۲۷	سورۂ دخان	۱۴۷
۱۲۸	سورۂ جاثیہ	۱۴۸
۱۲۹	سورۂ احقاف	۱۴۹
۱۳۰	سورۂ محمد	۱۵۰
۱۳۱	سورۂ فتح	۱۵۰
۱۳۲	سورۂ حجرات	۱۵۱
۱۳۳	سورۂ ق	۱۵۲
۱۳۴	سورۂ ذاریات	۱۵۳
۱۳۵	سورۂ طور	۱۵۳
۱۳۶	سورۂ نجم	۱۵۴
۱۳۷	سورۂ قمر	۱۵۵
۱۳۸	سورۂ رحمٰن	۱۵۵
۱۳۹	سورۂ واقعہ	۱۵۶
۱۴۰	سورۂ حدید	۱۵۷
۱۴۱	سورۂ مجادلہ	۱۵۸
۱۴۲	سورۂ حشر	۱۵۸
۱۴۳	سورۂ ممتحنہ	۱۵۹
۱۴۴	سورۂ صف	۱۵۹

۱۴۵	سورۂ جمعہ	۱۶۰
۱۴۶	سورۂ منافقون	۱۶۱
۱۴۷	سورۂ تغابن	۱۶۱
۱۴۸	سورۂ طلاق	۱۶۲
۱۴۹	سورۂ تحریم	۱۶۲
۱۵۰	سورۂ ملک	۱۶۳
۱۵۱	سورۂ قلم	۱۶۳
۱۵۲	سورۂ الحاقہ	۱۶۴
۱۵۳	سورۂ معارج	۱۶۵
۱۵۴	سورۂ نوح	۱۶۵
۱۵۵	سورۂ جن	۱۶۶
۱۵۶	سورۂ مزمل	۱۶۶
۱۵۷	سورۂ مدثر	۱۶۷
۱۵۸	سورۂ قیامت	۱۶۸
۱۵۹	سورۂ دہر	۱۶۸
۱۶۰	سورۂ مرسلات	۱۶۹
۱۶۱	سورۂ نباء	۱۶۹
۱۶۲	سورۂ نازعات	۱۷۰
۱۶۳	سورۂ عبس	۱۷۰
۱۶۴	سورۂ تکویر	۱۷۱
۱۶۵	سورۂ انفطار	۱۷۱
۱۶۶	سورۂ مطففین	۱۷۲

۱۶۷	سورۃ انشقاق	۱۷۳
۱۶۸	سورۃ بروج	۱۷۳
۱۶۹	سورۃ طارق	۱۷۴
۱۷۰	سورۃ اعلیٰ	۱۷۴
۱۷۱	سورۃ غاشیہ	۱۷۵
۱۷۲	سورۃ فجر	۱۷۶
۱۷۳	سورۃ بلد	۱۷۶
۱۷۴	سورۃ شمس	۱۷۷
۱۷۵	سورۃ لیل	۱۷۸
۱۷۶	سورۃ ضحیٰ	۱۷۸
۱۷۷	سورۃ انشراح	۱۷۹
۱۷۸	سورۃ تین	۱۷۹
۱۷۹	سورۃ علق	۱۸۰
۱۸۰	سورۃ قدر	۱۸۱
۱۸۱	سورۃ البینہ	۱۸۲
۱۸۲	سورۃ زلزال	۱۸۲
۱۸۳	سورۃ عادیات	۱۸۳
۱۸۴	سورۃ قارعہ	۱۸۴
۱۸۵	سورۃ تکاثر	۱۸۴
۱۸۶	سورۃ عصر	۱۸۵
۱۸۷	سورۃ ہمزہ	۱۸۵
۱۸۸	سورۃ فیل	۱۸۶

۱۸۹	سورۂ قریش	۱۸۷
۱۹۰	سورۂ الماعون	۱۸۷
۱۹۱	سورۂ کوثر	۱۸۸
۱۹۲	سورۂ کافرون	۱۸۸
۱۹۳	سورۂ نصر	۱۸۹
۱۹۴	سورۂ لہب	۱۹۰
۱۹۵	سورۂ اخلاص	۱۹۰
۱۹۶	سورۂ فلق	۱۹۲
۱۹۷	سورۂ ناس	۱۹۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ

پیغمبر اکرمؐ اور ائمہ معصومینؑ کے ارشادات کے مطابق جہاں قرآن کریم کی تلاوت کے بارے میں تاکید کی گئی ہے ساتھ ہی ”آدابِ تلاوتِ قرآن“ کی پابندی کرنے کا حکم بھی دیا گیا ہے۔

ان آداب کا خیال رکھنا جہاں قاری کے حصے میں زیادہ سے زیادہ ثواب کا باعث ہے وہاں اسے قرآن کے انتہائی مقصد یعنی قرآن کریم کے معانی کو سمجھنے کے بعد اس پر عمل کرنے کے قریب بھی کرتا ہے۔

یہ آداب حضور اکرمؐ اور ائمہ معصومین کے ارشادات میں بڑی وسعت کے ساتھ بیان ہوئے ہیں۔ یہ کتاب جو آپ کے ہاتھوں میں ہے، اس میں زیادہ سے زیادہ ”آدابِ تلاوتِ قرآن“ عام قارئین قرآن کے لیے بیان کیے گئے ہیں جو خصوصاً نوجوانوں کے لیے سادہ اور سلیس زبان میں ہے۔ ان آداب کے بیان میں ایک خاص ترتیب کا خیال رکھا گیا ہے۔ اس کے مصنف آقای ابوالفضل علامی میانجی ہیں جسے ہم اردو میں ترجمہ کر کے آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

خداوند عالم سے دعا ہے کہ ناچیز کی اس کوشش کو شرف قبولیت بخشے اور ساتھ ہی قارئین سے بھی گزارش ہے کہ اپنی آراء سے مستفید فرمائیں تاکہ آئندہ کی اشاعتوں میں ان کا خیال رکھا جائے۔

سید ذوالفقار علی زیدی

مقدمہ

دنیا کی کوئی کتاب فضیلت اور برتری کے اعتبار سے قرآن کی مانند نہیں کیونکہ قرآن تمام انبیائے الٰہی کی تعلیمات کا خلاصہ اور نچوڑ ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر قرآن تمام موجودات اور مخلوقات سے برتر ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

القرآن افضل کل شئی ما دون اللّٰہ

قرآن اللہ کے علاوہ تمام اشیاء سے افضل ہے۔

جب حقیقت یہ ہے اور قرآن کی اتنی بڑی منزلت ہے تو یقیناً جو کچھ اس میں ہے وہ مسلمانوں کی زندگی کو سعادت مندی سے ہمکنار کرنے والا ہے۔ لہذا ہر مسلمان پر فرض ہے کہ قرآن کے علم سے آگاہی حاصل کر کے اس پر عمل کرے۔

اس راہ میں پہلا قدم قرآن کا سیکھنا ہے جو قرآن کریم کو درست ناظرہ پڑھنے سے شروع ہوتا ہے۔ قرآن کریم کی تعلیم کی اہمیت کو سمجھنے کے لیے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا یہ فرمان کافی ہے۔ آپؑ نے ارشاد فرمایا:

ینبغی للمومن ان لا یموت حتیٰ یتعلم القرآن او یکون فی تعلیمہ .

مومن کے لیے شان یہ ہے کہ وہ قرآن کی تعلیم حاصل کیے بغیر نہیں مرے یا قرآن کی تعلیم حاصل کرنے کی راہ میں ہی مر جائے۔

ناظرہ قرآن پڑھنے کے بعد قرآن کی قرأت کا مرحلہ آتا ہے۔ ہر مسلمان

کے لیے یہ مناسب ہے کہ ہر روز قرآن کریم میں سے کچھ تلاوت کرے کیونکہ اس کی تلاوت سے اسلام کے احکام سے آشنائی ہوگی اور خداوند عالم کی طرف سے اس پر عمل کرنے کی توفیق حاصل ہوگی جس کا نتیجہ یہ ہے کہ قرآن کی نورانیت اس کی طرف منتقل ہوتی ہے اور خدا کے نزدیک ایسے بندے کا مرتبہ بڑھ جاتا ہے۔

دوستو! خداوند مہربان ہماری سعادت اور ہدایت کا خواہاں ہے اور اسی لیے ہمیں نصیحت کرتا ہے کہ جس قدر بھی کر سکو ہر روز تھوڑا تھوڑا ہی سہی مگر قرآن ضرور پڑھو:

فاقرء وا ما تیسر من القرآن .

(سورۂ مزمل، آیت ۲۰)

قاریٔ قرآن کی فضیلت اور مرتبہ

اگر کوئی شخص قرآن کو اس طرح پڑھے جیسا کہ ائمہ دین نے حکم دیا ہے اور اس پر عمل کرے تو متقین و مومنین کی صف میں شامل ہوگا اور دنیا میں سربلندی، عزت اور آخرت میں کامیابی اور نجات حاصل کرے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے:

و لِلّٰہ العزۃ ولرسولہ و للمومنین .

عزت صرف اللہ، اس کے رسول اور مومنوں کے لیے ہے۔

(سورۂ منافقون، آیت ۸)

یہ منزلت تو صرف دنیا میں ہے لیکن واقعی اور حقیقی عزت آخرت کی

سعادت اور سرخروئی میں ہے جس دن تمام اولین وآخرین انسان جمع ہوں گے اور ایک دوسرے کے اعمال دیکھ رہے ہوں گے۔ ان تمام سے بڑھ کر خدا کے حبیب رسول اکرمؐ اور ائمۂ معصومینؑ ہمارے اعمال کو دیکھ رہے ہوں گے اور ہر کوئی اس انتظار میں ہوگا کہ اس کے نامۂ اعمال کے نتیجے کا اعلان ہو۔ اس دن وہی شخص عزت کا مالک بنے گا جو اہل بہشت کی صف میں شامل ہوگا البتہ بہشت کے بھی مختلف درجات ہیں اور تعداد کے لحاظ سے جنت کے درجات قرآن کی آیات کے برابر ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے آبائے کرام کی سند سے حضور اکرمؐ سے یوں روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ تم پر قرآن کی تلاوت لازمی ہے کیونکہ بہشت کے درجات کی تعداد قرآن کی آیات کے برابر ہے جب قیامت برپا ہو جائے گی تو قاری قرآن سے کہا جائے گا، قرآن پڑھتا جا اور بلند درجوں پر چڑھتا جا جب بھی وہ ایک آیت کی تلاوت کرے گا ایک درجہ اوپر بلند ہوگا۔

(وسائل الشیعہ، ج ۴، ص ۸۳۲)

لہذا ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ یہ منزلت انہی افراد کو حاصل ہوگی جو آیات قرآنی پر عمل کرتے ہیں یعنی قرآن کا وہ قاری جو اپنے آپ کو قرآن کے رنگ میں رنگ لے وہی شریف ترین انسانوں کا مقام حاصل کر سکتا ہے۔

حضور اکرمؐ نے فرمایا:

اشراف امتی حملة القرآن۔

میری امت کے شریف ترین لوگ حاملین قرآن ہیں۔

(وسائل الشیعہ، ج ۴، ص ۸۲۶)

قرآن، تلاوت قرآن اور قاری قرآن کی فضیلت اور برتری کو بیان کرنے کے بعد ''آدابِ تلاوتِ قرآن'' بیان کرنے کی نوبت آتی ہے۔ ہم اس کتاب میں خدا کی توفیق سے قرآن کریم کی تلاوت کے آداب میں سے ۲۰ آداب کو قرآن کریم کی تلاوت کرنے والوں کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

ابو الفضل علامی میانجی

پہلا ادب

طہارت اور پاکیزگی

قرآن کریم کی تلاوت کے آداب میں سب سے پہلا ادب قاری کی طہارت اور پاکیزگی ہے۔ اگر کوئی چاہے کہ قرآن کریم کے حروف کو چھوئے یا یہ احتمال ہو کہ پڑھتے وقت قرآن کے حروف سے ہاتھ لگے گا تو اس پر لازم ہے کہ باطہارت ہو کیونکہ خداوند عالم نے فرمایا ہے:

لا یمسه الا المطهرون.

قرآن کو وہی لوگ چھوتے ہیں جو پاک ہیں اور دوسرے کو بھی پاک کر سکتے ہیں۔

قرآن کو چھونے کا حکم

طہارت سے مراد وضو اور غسل ہے۔ اگر کسی پر غسل واجب ہے اور اسے قرآن کو چھونا ہے تو پہلے اسے غسل کرنا چاہیے اور اگر غسل واجب نہ ہو اور قرآن کو چھونا پڑے تو پہلے وضو کرنا چاہئیے۔

اس حکمِ الٰہی کا فلسفہ روشن اور واضح ہے کہ قرآن خدا کا کلام ہے۔ اس کا احترام کرنا تمام مسلمانوں پر واجب ہے۔ اسی لیے تمام مسلمانوں کا فریضہ یہ ہے کہ وہ قرآن کے حروف کو چھونے سے پہلے وضو کریں۔

مراجع تقلید کے رسالۂ عملیہ میں حکم ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے

وقت اگر ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ حروف کو نہیں چھوتا ہو تو بھی بہتر یہ ہے کہ انسان وضو کرے۔

(تحریر الوسیلہ)

اور قرآن کی تلاوت کرتے وقت باوضو ہونے سے تلاوت کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔

منہ کی پاکیزگی

حضور اکرمؐ کی یہ ایک خصوصیت تھی کہ جب آپ عبادت کرنے لگتے اور خصوصاً جب آپ نماز شب اور تلاوت قرآن کرنے لگتے تھے تو پہلے مسواک کرتے تھے اور آپ نے مسلمانوں کو بار بار تاکید کی اور مسواک کی نصیحت فرمائی۔ آپؐ نے فرمایا:

نظفوا طريق القرآن قيل يا رسول الله وما طريق القرآن ؟ قال افواهكم قيل بما ذا ؟ قال بالسواك .

قرآن کی راہ صاف اور پاک رکھو۔ پوچھا گیا اے اللہ کے رسولؐ قرآن کی راہ کون سی ہے؟ فرمایا تمہارا منہ۔ پوچھا گیا کس طرح اسے پاک و صاف کریں۔ فرمایا مسواک کے ذریعے۔

صفائی اور ظاہری آرائش

مسلمانوں پر لازم ہے کہ پاک و صاف بدن اور پاکیزہ لباس پہن کر قرآن کی تلاوت کریں اور ہر قسم کی نجاست پیشاب، خون وغیرہ کو اپنے بدن اور لباس

سے دور کریں۔ اسی طرح قاری قرآن پہ لازم ہے کہ تلاوت کرتے وقت اپنے آپ کو معطر کرے اور خوشبو استعمال کرے اور مکمل آرائش کے ساتھ قرآن کی تلاوت شروع کرے اور کوشش کرے کہ ہر وقت قرآن کی تلاوت کے لیے ان آداب کا خیال رکھے۔ خصوصاً قرآن کے وہ قاری جو محافل اور مجالس میں تلاوت کرتے ہیں ان آداب کا لحاظ رکھتے ہوئے دوسروں کے لیے نمونۂ عمل قرار پا سکتے ہیں۔

دوسرا ادب

تلاوتِ قرآن میں خلوص

قرآن کی تلاوت میں اخلاص کے معنی یہ ہیں کہ قرآن کی تلاوت کرنے والا تلاوت کی ابتداء سے لے کر آخر تک صرف خدا کی خوشنودی اور رضا کو مدنظر رکھے۔ بنیادی طور پر ہر عبادت اسی وقت درگاہ الٰہی میں قابلِ قبول ہے جب وہ خلوص نیت کے ساتھ ہو۔ حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

انما الاعمال بالنیات.

بے شک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

(بحار الانوار، ج ۶، ص ۲۱۰)

یہ ہمارے چھٹے امام کا فرمان ہے کہ آپ نے کسی بھی شخص کے اعمال کو اس کی نیت کے ساتھ وابستہ کیا ہے۔ انسان کی عبادت میں ڈاکہ ڈالنے کے لیے شیطان اپنی کمین گاہ میں چھپ کر رہتا ہے۔ ایسے مواقع میں سے ایک تلاوت قرآن کا وقت ہے۔ خصوصاً جب قاری کسی محفل میں بہت سارے لوگوں کی موجودگی میں قرآن کی تلاوت کر رہا ہو۔ ایسے قاری کو خیال رکھنا چاہیے کہ شیطان اس کی قرأت کی حدود کے قریب نہ آسکے۔ بعض اوقات شیطان ایسے الفاظ سے قاری کو فریب میں مبتلا کرتا ہے کہ "دیکھو تو تم کس قدر خوبصورت اور اچھی قرأت کرتے ہو کہ تمام لوگ تمہیں سننے کے شوقین ہیں" یا تلاوت کرنے والے کو یوں باور کراتا ہے کہ "تم تمام تلاوت کرنے والوں سے بہتر تلاوت

کرتے ہو جبھی تو لوگ تمہارا احترام کرتے ہیں"۔ اکثر اوقات ایسا ہی ہوتا ہے کہ قاری پوری تلاوت کے دوران اپنے مسائل میں غرق رہتا ہے اور جب تلاوت ختم ہوتی ہے تو وہ متوجہ ہوتا ہے کہ اس تلاوت کے دوران صرف جو چیز موجود نہیں تھی تو وہ خلوص نیت تھی جو خدا کی خوشنودی کا باعث تھی۔

بعض اوقات انسان گھر میں اکیلا ہی قرآن پڑھ رہا ہوتا ہے تو بھی شیطان اسے اکیلا نہیں چھوڑتا بلکہ دل میں قسم قسم کے وسوسے اور افکار ڈال دیتا ہے اور تلاوت کرنے نہیں دیتا بلکہ یہاں تک مخل ہوتا ہے کہ پہلے کی گمشدہ چیز کی یاد اس کے ذہن میں ڈال دیتا ہے جسے اس نے فراموش کیا تھا اور اس سے پہلے اپنے ذہن پر بہت زور دیا تھا کہ یاد کر سکے لیکن یاد نہیں آیا، مگر جب قرآن کی تلاوت شروع ہی کی تھی کہ یہ سارے خیالات اس کے ذہن میں آگئے۔

اب اس کے لیے کیا کیا جائے؟ چوتھے اور پانچویں ادب میں ہم اس بارے میں زیادہ سے زیادہ بحث کریں گے۔ یہاں صرف اجمالی طور پر اس قدر کہیں گے کہ ہم جب بھی قرآن کریم کی تلاوت کرنا چاہیں تو ہمیں تلاوت کے دوران اپنی تمام توجہ قرأت پر مرکوز رکھنی چاہیے اور اس بات کی طرف متوجہ رہیں کہ کلام خدا یعنی قرآن سے بڑھ کر کوئی قابل احترام نہیں اور تلاوت سے ہمارا مقصد صرف اور صرف اطاعتِ الٰہی اور اس کی خوشنودی حاصل کرنا ہے۔ اس کے مفاہیم کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کے لیے پڑھتے ہیں تاکہ نجات پانے والوں کی صف میں شامل ہو سکیں۔

تلاوت میں خلوص کے اجزا

اگر کوئی مسلمان مرد یا عورت خلوص دل سے قرآن کی تلاوت کرے تو اس کے لیے کتنا عظیم اجر ہے اس سلسلے میں حضور اکرمؐ نے یوں فرمایا:

و من قرأ القرآن ابتغاء وجه الله وتفقهاً فی الدین کان له من الثواب مثل جمیع ما اعطی الملائکة و الانبیآء والمرسلون .

جو کوئی صرف اور صرف خدا کی خوشنودی اور دین کی سمجھ حاصل کرنے کے لیے قرآن کی تلاوت کرے تو اس کا اجر اتنا ہے جتنا اجر فرشتوں، اللہ کے نبیوں اور اس کے رسولوں کے لیے مقرر ہے۔

(وسائل الشیعہ، ج ۴، ص ۸۳۸)

اگر ہم چاہیں کہ قران کو خلوص کے ساتھ پڑھیں اور اس کے لیے کوشش بھی کریں تو یقیناً خداوند عالم ہماری مدد کرے گا۔ اس سے سوال کریں کہ تو نے ہمیں اپنی کتاب کی تلاوت کا حکم دیا ہے ہم نے لبیک کہا ہے، لہذا تو ہماری مدد فرما تاکہ ہماری یہ تلاوت صرف تیری رضا کے لیے ہو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے "حفظِ قرآن" کے سلسلے میں ایک عظیم الشان دعا نقل فرمائی ہے۔ اس دعا کے ایک جملے میں یوں بیان کیا ہے:

واجعلنی اتلوه ، علی النحو الذی یرضیك عنی .

مجھے اپنی کتاب کی تلاوت اس طرح کرنے کی توفیق عطا فرما جس سے تو راضی ہو جائے۔

(سنن النبی، ص ۳۵۳)

تیسرا ادب

تلاوت سے پہلے دعا

ہر کام کے کرنے سے پہلے کچھ تیاری لازمی ہوتی ہے یعنی جب انسان ایک کام کرنا چاہتا ہے تو پہلے اس کی بنیاد تیار کرتا ہے۔

قرآن کی تلاوت کرنے اور قران کی فضا میں داخل ہونے سے پہلے تیاری کرنی چاہیے۔ اس تیاری کا ایک ذریعہ "دعا" ہے اور خصوصی طور پر دعا معصوم کی زبان سے ہونی چاہیے کیونکہ وہ بہتر جانتے ہیں کہ قرآن کی فضا میں داخل ہونے کے لیے کس طرح دعا مانگنی چاہیے اور خدا سے کیا مانگنا چاہیے لہذا قرآن کی تلاوت کرنے والوں پر لازم ہے کہ قرآن کی تلاوت شروع کرنے سے پہلے اپنے معصوم رہبروں کی پسندیدہ روش اختیار کرتے ہوئے معصومین سے مروی دعاؤں کو پڑھیں۔ یہ قرآت کی محافل ہوں یا درس کی کلاس ہو۔ ہم یہاں پر معصوم سے مروی ایک دعا پیش کرتے ہیں۔

پہلی دعا

احادیث کی کتب میں ذکر ہے کہ امام ششم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام قرآن کی تلاوت سے پہلے جب قرآن کو ہاتھ میں لیتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

اللّٰھم انی اشھد ان ھذا کتابك المنزل من عندك علی رسولك

محمد بن عبداللّٰہ صلی اللّٰہ علیه و آله وسلم و کلامك الناطق علی لسان نبیك جعلته ھادیا منك الی خلقك و حبلا متصلا فیما بینك و بین عبادك اللّٰھم انی نشرت عھدك و کتابك اللّٰھم فاجعل نظرتی فیه عبادة و قرائتی فیه فکرا و فکری فیه اعتبارا .

واجعلنی ممن اتعظ ببیان مواعظك فیه واجتنب معاصیك ولا تطبع عند قرائتی علی سمعی ولا تجعل علی بصری غشاوة .

ولا تجعل قرائتی قرائة لا تدبر فیھا بل اجعلنی اتدبر ایاته و احکامه اخذا بشرایع دینك .

ولا تجعل نظری فیه غفلة ولا قرائتی ھذرا انك انت الرؤف الرحیم

میرے معبود! میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ وہی کتاب ہے جسے تو نے اپنے پیغمبر حضرت محمد بن عبداللہ پر نازل کیا ہے۔ تیری ہی باتیں ہیں جو تیرے نبی کی زبان سے جاری ہوئی ہیں جسے تو نے اپنی مخلوق کے لیے ہادی بنا کر بھیجا ہے۔ میرے معبود! تو نے قرآن کو اپنی مخلوق کی طرف اپنے اور اپنے بندوں کے درمیان محکم بنا کر بھیجا ہے۔

میرے معبود! میں نے تیری کتاب کو کھولا ہے لہذا اس پر میری نگاہ کو عبادت اور میری تلاوت کو غور و فکر کے ساتھ اور غور و فکر کو مایہ عبرت قرار دے۔

میرے معبود! مجھے ان لوگوں میں سے قرار دے جو تیرے مواعظ سے نصیحت حاصل کریں۔ تیری نافرمانی سے پرہیز کریں۔ تلاوت قرآن کے وقت میرے کانوں پر مہر نہ لگا اور نہ ہی میری آنکھوں پر پردہ قرار دے۔

میرے معبود! میری تلاوت کو ایسی تلاوت قرار نہ دے جس میں غور وفکر نہ ہو بلکہ مجھے توفیق دے کہ میں قرآن کے احکام اور اس کی آیات پر غور وفکر کروں اور اس کی آیتوں کو اپنے اوپر نافذ کروں۔

خداوند! قرآن پر میری نگاہ کو مایہ غفلت اور میری تلاوت کو فضول قرار نہ دے کہ تو مہربان اور بخشش کرنے والا ہے۔

دوسری دعا

یہ دعا بھی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے اور اپنے معانی اور مفاہیم کے اعتبار سے جامع اور بہت بلند ہے۔ قرآن پر غور وفکر کرنے والے حضرات جانتے ہیں اور اصول کافی میں اس دعا کے مکمل متن کا مطالعہ کرسکتے ہیں چونکہ دعا طویل ہے اس لیے ہم یہاں صرف اس کا خلاصہ نقل کرتے ہیں اور اس دعا کے مفاہیم کو سمجھنے کے لیے قرآن سے مدد لی جاسکتی ہے۔ دعا یوں ہے:

اللّٰهم ابنا لك الحمد انت المتوحد بالقدره والسطان المتين ربنا و لك الحمد يا منزل الأيات والذكر العظيم ربنا فلك الحمد بمٰا علمتنا من الحكمة والقران العظيم المبين

اللّٰهم اجعلنا نتبع حلاله و نجتنب حرامه و نقيم حدوده و نؤدى فرائضه

اللّٰهم ارزقنا حلاوة فى تلاوته و نشاطا فى قيامه و وجلافى ترتيله و قوة فى استعماله فى اناء الليل و (اطراف) النهار .

اللّٰهم انفعنا بما صرفت فيه من الايات و ذكرنا بما ضربت لنا من المثلات و كفر عنا بتاويله السيئات و ضاعف لنا به جزاء فی الحسنات وارفعنا به ثوابا فی الدرجات و لقنا به البشری بعد الممات

اللّٰهم اجعله لنا شافعا يوم اللقاء وسلاحا يوم الارتقاء و حجيجا يوم القضاء و نورا يوم الظماء يوم لا ارض ولا سماء يوم يجزی كل ساع بما سعی .

اللّٰهم ارزقنا منازل الشهداء و عيش السعداء و مرافقة الانبياء انك سميع الدعاء .

میرے پروردگار! میرے معبود! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ تو اپنی قدرت میں یکتا ہے اور اپنی سلطنت میں محکم ہے۔ تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ اے آیات قرآن اور ذکر عظیم کے نازل کرنے والے میرے پروردگار تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں کہ تو نے حکمت اور قرآن عظیم کی ہمیں تعلیم دی۔

میرے معبود! تو ہمیں ایسے لوگوں میں سے قرار دے جو اس کے حلال کی پیروی کریں۔ حرام سے پرہیز کریں اس کی حدود کو قائم رکھیں اور اس کے احکام پر عمل درآمد کریں۔

میرے معبود! قرآن کی تلاوت کی مٹھاس سے ہمیں آشنا فرما اور اسے قائم رکھنے میں ہمیں نشاط عطا فرما۔ اس کی تلاوت کے دوران ہمیں خوف اور عمل کی قوت عطا فرما اور دن رات قرآن کے احکام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔

میرے معبود! جو آیات قرآن میں نازل کی ہیں۔ ان کے ذریعے ہمیں

منفعت دے اور اس میں بیان کی گئی مثالوں کو ہمارے لیے عبرت کا سامان بنا۔ اس کی تاویل کے ذریعے ہماری برائیوں کی تلافی فرما۔ اس کے وسیلے سے ہمارے درجات بلند فرما۔ اس کے ذریعے ہماری موت کے بعد بشارت فرما۔

میرے معبود! قیامت کے دن اسے ہمارے لیے شفاعت کرنے والا قرار دے اور کامیابی وارتقا کے دن اسے ہمارے لیے اسلحہ قرار دے۔ انصاف کے دن کامیابی کی دلیل بنا۔ اندھیروں کے لیے روشنی قرار دے۔ اس دن کے لیے جس دن نہ زمین ہوگی اور نہ آسمان۔ اس دن جب ہر کوشش کرنے والے کو اس کی کوششوں کی جزا ملے گی۔

میرے معبود! ہمیں شہیدوں کی منزلت عطا فرما۔ سعادت مندی کی زندگی اور پیغمبروں کی ہم نشینی عطا فرما۔ بے شک تو دعاؤں کا سننے والا ہے۔

چوتھا ادب

استعاذہ

(شیطان سے خدا کی پناہ مانگنا)

استعاذہ کے معنی

لغت میں استعاذہ کے معنی "پناہ لینے" کے ہیں اور اصطلاح کے مطابق "کسی بندے کا شیطان کی برائیوں سے بچنے کے لیے خدا کی پناہ مانگنا" ہے۔ قرآن کریم کی تلاوت سے پہلے قاری اپنے عظیم پروردگار سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اسے شیطان کے شر سے محفوظ رکھے تاکہ اس کی قرأت و تلاوت ریاکاری اور دکھاوا نہ بن سکے بلکہ قرآن کی تلاوت حضور قلب کے ساتھ ہو اور قرآن کی قرأت اس پر تاثیر پیدا کرے۔

استعاذہ کے الفاظ

استعاذہ کے لیے یہ عبارت پڑھنے کا حکم ہوا ہے:

"اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم"

میں شیطان مردود سے خدا کی پناہ چاہتا ہوں۔

جو شخص قرآن پڑھتا ہے چاہے قرآن کی ابتدا کسی بھی حصے سے ہو، درمیان اور آخر سورہ ہو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے پہلے استعاذہ کی عبارت پڑھنا

مستحب ہے۔

قرآن کریم کے بعض مفسرین اور علم تجوید کے علمانے استعاذہ کے لیے کچھ دوسری عبارت بھی ذکر کی ہیں لیکن ان تمام میں سے وہی عبارت بہترین اور افضل ہے جو یہاں بیان کی گئی ہے۔اس کی دو دلیلیں ہیں :

(۱) خداوند عالم نے سورۂ نحل، آیت ۹۸ میں ارشاد فرمایا :

فاذا قرات القرآن فاستعذ بالله من الشیطٰن الرجیم .

جب تم قرآن کی تلاوت کرنے لگو تو شیطان رجیم سے خداوند عالم کی پناہ مانگو۔پس اس طرح اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم کی عبارت مختصر اور اس قرآنی حکم کے قریب تر ہونے کی وجہ سے دوسری تمام عبارات سے افضل اور بہتر ہے۔

(۲) یہ عبارت تمام قرا یعنی ساتوں قرا کے نزدیک مستحب اور برگزیدہ ہے۔ ابن جذری اس عبارت کو استعاذہ کے لیے ساتوں قرا کا چنا ہوا جانتا ہے۔ عظیم شیعہ مفسر قرآن مرحوم طبری بھی اس عبارت کو اکثر قرا کا نظریہ قرار دیتا ہے۔

(مجمع البیان، ج اول، ص ۳۷)

حقیقی استعاذہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی ایک روایت ہے :

اغلقوا ابواب المعصیة بالاستعاذه وافتحوا ابواب الاطاعه بالتسمیة .

خدا کی نافرمانی کے دروازوں کو استعاذہ کے ذریعے بند کرو اور خدا کی اطاعت کے دروازوں کو بسم اللہ کے ذریعے کھولو۔ (سفینۃ البحار، ج ۲، ص ۲۱۷)

لیکن یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا صرف اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم کہنے سے پناہ حاصل ہوتی ہے؟ یعنی اگر ہم قرآن کی تلاوت کے وقت اس عبارت کو پڑھیں تو کیا حقیقت میں پناہ حاصل ہوگی؟ کیا اس سے واقعی شیطان ہمارے حریم تلاوت میں قدم نہیں رکھ سکے گا یا اس کے کہنے کے ساتھ ہمیں اپنے تمام وجود کے ساتھ پناہ کا طالب ہونا پڑے گا اور اس سے مدد مانگنی ہوگی؟ اس بارے میں عارف کامل حضرت امام خمینی اعلیٰ اللہ مقامہ فرماتے ہیں:

"تلاوت قرآن کے اہم آداب میں سے ایک ادب شیطان رجیم سے خدا کی پناہ طلب کرنا ہے۔ شیطان جو راہِ معرفت کا کانٹا بنا ہوا ہے اور سیر و سلوک الی اللہ کے لیے رکاوٹ بنا ہوا ہے اور یہ استعاذہ و پناہ صرف زبان کے گھمانے سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس کی مثال بغیر روح کے جسم جیسی ہے جیسا کہ ہمارے سامنے کی مثالوں میں ایسے افراد موجود ہیں جو چالیس پچاس سالوں سے "اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم" کہہ رہے ہیں مگر اس رہزن کے شر سے نجات نہیں پا سکے اور اپنے اخلاق و اعمال بلکہ دلی عقائد و نظریات میں بھی شیطان کی پیروی کر چکے ہیں۔

اگر ہم صحیح طریقے سے پناہ چاہیں گے تو ذات اقدس جو وسیع رحمتوں کا مالک ہے کب کا ہمیں پناہ دے چکا ہوتا اور ہمارے اعمال و اخلاق کی اصلاح ہو چکی ہوتی۔

(آداب الصلوٰۃ، ص ۲۲۱)

پانچواں ادب

بسملہ

بسملہ کا لفظ ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کا مخفف ہے۔ ''بسم'' اشارہ ہے ''بسم'' کی طرف جو ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کا جزو ہے اور ''لہ'' لفظ ''اللہ'' کی طرف اشارہ ہے۔ عربی میں ''بسمل'' کے معنی ہیں کہ کسی نے بسم اللہ پڑھی۔ جیسے کسی نے کہا، ''بسمل احمد'' یعنی احمد نے بسم اللہ پڑھی۔ اسی طرح ''بسملہ'' کے معنی کسی کا ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' پڑھنا ہے۔

بسم اللہ اسلام کا شعار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اسلام کا ایک مخصوص شعار ہے جو صرف مسلمانوں سے مختص ہے، اپنی باتوں اور کاموں کی ابتدا اسی شعار سے کرتے ہیں۔ کلمۂ طیبہ کی شہادت کے بعد یہ دوسرا بڑا شعار ہے پس جو بھی شخص اپنے کاموں کو بسم اللہ پڑھ کر شروع کرتا ہے تو گویا یہ اعتراف کرتا ہے کہ اگر خدا کی مدد نہ ہوتی تو میں یہ کام نہیں کر سکتا۔ لہٰذا میں اپنے کاموں کو اس کے نام، اس کی مدد، اس کے حکم اور اس کی دی ہوئی قوت کے بل بوتے پر انجام دے رہا ہوں۔ عالم ہستی میں بجا لائے جانے والے کاموں میں سے ایک بہترین اور مقدس کام قرآن کی تلاوت کرنا ہے۔ اس لیے ہر وہ مسلمان جو خدا کے کلام یعنی قرآن کی تلاوت کرتا ہے اسے چاہیے کہ خدا کے فرمان کے مطابق عمل کرے جیسا کہ نزول قرآن کے وقت

حضور اکرمؐ سے کہا گیا تھا" اقرأ باسم ربك" پڑھ اپنے رب کے نام۔ اس بنا پر ہم قرآن کریم کی تلاوت کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھتے ہیں اور اسی طرح اپنا ہر کام بسم اللہ سے شروع کرتے ہیں، لیکن یہاں پر اس نکتے کی طرف متوجہ ہونا بہت ضروری ہے کہ جو لوگ قرآن پڑھنا چاہتے ہیں تو ان کا صرف زبانی طور پر کہنا کافی نہیں بلکہ اپنے دل سے مکمل طور پر اس کی طرف متوجہ ہونا بھی ضروری ہے، صرف یہی نہیں بلکہ اس کام کی بجا آوری کے درمیان مکمل طور پر خداوند عالم کی طرف متوجہ رہا جائے اور قرآن کو اس کے نام سے اور صرف اس کی خاطر پڑھا جائے اور اسی وقت قرآن خود اس کی تلاوت کرنے والے اور دوسرے سننے والوں پر اثر پیدا کرے گا۔

قرآن کی تلاوت میں بسم اللہ کا حکم

سورتوں کی ابتدا میں: چونکہ قرآنی سورتوں کی ابتدا میں بسم اللہ ان کی آیت شمار ہوتی ہے، اس لیے کسی بھی سورت کو شروع کرتے وقت بسم اللہ کا پڑھنا واجب ہے سوائے سورۂ توبہ کے جسے سورۂ "براۃ" بھی کہتے ہیں۔ اس میں اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ہی پڑھا جاتا ہے کیونکہ اس میں بسم اللہ نازل ہی نہیں ہوئی ہے۔ اس لیے اس سورہ کے ابتدا میں بسم اللہ نہیں پڑھنی چاہیے۔

سورتوں کے درمیان میں: اگر قرآن کی تلاوت سورتوں کے درمیان سے کی جائے تو لازم نہیں کہ بسم اللہ پڑھی جائے، لیکن بسم اللہ کا پڑھنا ثواب کے زیادہ ملنے کا سبب ہے اور فضیلت بھی ہے، لیکن سورہ براۃ میں درمیان

بھی بسم اللہ نہیں پڑھا جائے صرف اعوذ باللہ پڑھا جائے اور سورہ کی تلاوت کی جائے جو اس بات کی نشانی ہے کہ اس سورہ کے ساتھ بسم اللہ نازل نہیں ہوئی ہے۔

چھٹا ادب

گھر اور مسجد میں تلاوت

قرآن کی تلاوت ہر جگہ اور مقام پر کی جا سکتی ہے مگر ایسے مقامات پر نہیں جہاں تلاوت کرنا قرآن کی توہین ہو۔ قرآن کی تلاوت کی جگہوں میں سے دو مقامات سب سے زیادہ افضل ہیں ایک مسجد اور دوسرے گھر۔ اس بارے میں احادیث موجود ہیں جن کی مدد سے اس موضوع کو بہتر طور پر سمجھا جا سکتا ہے۔ خصوصاً گھروں میں قرآن کریم کی تلاوت کرنے کے بارے میں زیادہ تاکید کی گئی ہے اور اس کے تعجب انگیز فوائد بیان کیے گئے ہیں۔

گھر میں تلاوت کی فضیلت

اسلام کے عظیم پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بارے میں فرمایا ہے:

نوروا بیوتکم بتلاوۃ القرآن ولا تتخذوھا قبورا کما فعلت الیھود و النصاری صلوا فی الکنائس والبیع و عطلوا بیوتھم فان البیت اذا اکثر فیہ تلاوۃ القرآن کثر خیرہ واتسع اھلہ و اضاء لاھل السماء کما یضیٔ نجوم السماء لاھل الدنیا .

"اپنے گھروں کو قرآن کی تلاوت سے منور کرو اور انہیں قبرستان کی طرح (خاموش) مت بناؤ کیونکہ یہود و نصاریٰ نے ایسا کیا (جو صرف نمازیں

پڑھتے تھے اور صرف معبدوں میں پڑھتے تھے) اور اپنے گھروں کو عبادت سے خالی رکھتے تھے۔ ہر وہ گھر جس میں تلاوت قرآن ہوتی ہے اس کی برکت اور بھلائی میں اضافہ ہوتا ہے اور اس کے باسیوں میں وسعت و فراخی پیدا ہوتی ہے اور وہ گھر آسمان والوں کے لیے نور افشانی کرتا ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے ستارے زمین والوں کو چمکتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

(اصول کافی، ج ۲، ص ۴۴۴)

حضور اکرمؐ کے اس فرمان سے یہ استفادہ ہوتا ہے کہ جن گھروں میں قرآن کی تلاوت نہیں ہوتی ہے وہ قبرستان کی مانند خاموش اور تاریک ہیں۔ جو شخص اہل قرآن نہیں اس کا دل مردہ ہے اور اس کا گھر قبرستان کی مانند ہے۔ اسی بنا پر تمام مسلمانوں کا فریضہ بنتا ہے کہ قرآن کی تلاوت کو ترک کر کے اپنے گھروں کو تاریک نہ کریں بلکہ حضور اکرمؐ کے فرمان کو یاد رکھیں اور قرآن کی تلاوت کے ذریعے انہیں منور کریں بلکہ اپنے آپ، اپنے خاندان اور جس گلی، گاؤں اور محلے میں رہتے ہیں اسے بھی منور کریں۔

حضور اکرمؐ فرماتے ہیں کہ یہ نورانیت صرف زمین اور اہل زمین تک محدود نہیں رہتی بلکہ اہل آسمان پر بھی اس کی نور افشانی ہوتی ہے جس سے وہ فیض پاتے ہیں جس طرح آسمان کے ستارے اہل زمین کو دمکتے نظر آتے ہیں اسی طرح روئے زمین پر وہ گھر جہاں قرآن کی تلاوت ہوتی ہے اہل آسمان کو چمکتے ہوئے نظر آتے ہیں اور اسی طرح اہل آسمان بھی تلاوت قرآن کے مراکز سے نور پاتے ہیں۔

ایک ایسا گھر جہاں سے چھوٹے بڑوں کی آوازوں میں قرآن کی تلاوت کی

آوازیں بلند رہتی ہیں ان کی دنیا بھی آباد رہتی ہے اور ایسے گھر میں خیر و برکت کا دور دورہ ہوتا ہے۔ مناسب ہے کہ ہم اپنے گھروں میں اگر گنجائش موجود ہو تو ایک کمرہ نماز اور قرآن کی تلاوت کے لیے مخصوص کریں اور اگر گھر چھوٹا ہونے کی وجہ سے ایسا ممکن نہ ہو تو کم از کم اس مقصد کے لیے کوئی جگہ مخصوص کی جائے کیونکہ ایسی جگہوں پر دعا کی قبولیت کا کچھ زیادہ امکان ہوتا ہے۔

گھر میں تلاوت کی فضیلت کے دلائل

(۱) گھر میں خلوت اختیار کر کے عبادات کے بجالانے سے دکھاوا اور ریاکاری کا موقع نہیں ہوتا اور عبادت بھی اخلاص کے ساتھ ہوتی ہیں۔ اس لیے اگر کسی شخص کو ریا اور دکھاوے کا خوف ہو تو بہتر ہے کہ خلوت کے ساتھ اپنے گھر میں قرآن کی تلاوت کرے۔

(۲) اولاد پر تاثیر: اگر قرآن کی تلاوت گھر میں کی جائے تو اس کے اثرات گھر کے تمام افراد پر اثرانداز ہوتے ہیں۔ وہ ماں باپ جن کی زندگی میں قرآن کی تلاوت بھی جزبن کر شامل ہو تو ان کی اولاد بھی قرآن پڑھنے اور سیکھنے کی طرف راغب ہوتی ہے بلکہ گھر کے علاوہ ان کے ہمسائے بھی اثر قبول کرتے ہیں۔

(۳) معاشرتی اثر: روئے زمین میں مسجد خدا کا گھر ہے۔ اس کرۂ خاکی میں کوئی گھر عزت و کرامت میں اس سے بڑھ کر نہیں۔ مسجد خدا کی یاد اور عبادت کرنے کی جگہ ہے۔ اس لیے قرآن کی تلاوت کرنے کے لیے سب سے بہترین جگہ ہے۔

ہم میں سے ہر مسلمان کے لیے اپنے وقت میں سے تھوڑا سا وقت مسجد میں بیٹھ کر تلاوت قرآن کے لیے مخصوص کرنا چاہیے۔ مساجد میں قرآن کی تلاوت کی قدر و قیمت سمجھنے کے لیے ایک تاریخی واقعہ جو قرآن کے نزول کا ہے ہم یہاں پر بیان کرتے ہیں:

ایک دفعہ حضور اکرمؐ مسجد میں تھے، ایک شخص آیا اور مسجد میں چند اشعار گنگنانے لگا۔ یہ دیکھ کر حضور اکرمؐ نے فرمایا:

انما بنیت المساجد للقرآن

مساجد قرآن کی تلاوت کے لیے بنائی گئی ہیں۔

(وسائل الشیعہ، حر عاملی، ج ۳، ص ۴۹۳)

حضور اکرم کا یہ فرمان مساجد میں قرآن کی تلاوت کی اہمیت کا پتہ دیتا ہے جو کتب حضور اکرم کی سیرت اور آپ کے اہلبیتؑ اور اصحاب کے بارے میں لکھی گئی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ یہ لوگ اپنے گھروں میں تلاوت قرآن کے علاوہ مساجد میں بھی تلاوت کرتے تھے اور اکثر اوقات یہ تلاوت قرآن گروہی صورت میں ہوتی ہے۔

ہماری رائے: یہ بہترین سنت کم یا زیادہ ہمارے ہاں رائج ہے اور ماہ رمضان میں اس کا رواج زیادہ سے زیادہ ہے اور قرآن کے ان جلسوں میں لوگوں کا شوق دیکھنے کے قابل ہوتا ہے جبکہ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ یہ شوق اور جذبہ ہر وقت قائم رہتا اور قرآن کی تلاوت کی محفلیں مساجد میں ہر وقت گرم رہتیں اور ایک خاص وقت اس مقصد کے لیے مقرر کیا جاتا۔ مثال کے طور پر اذان مغرب سے

پہلے یا عشا کی نماز کے بعد کا وقت مقرر کیا جائے جس میں قرآن، حدیث اور ذکر خدا کی زیادہ تاکید کی جاتی اور ہر رات ۱۵ منٹ یا آدھا گھنٹہ حلقۂ درس اور قرآن کی تلاوت کے لیے مقرر کر کے ہر ایک چند آیات کی تلاوت کریں، مگر صرف تلاوت ہی پر اکتفانہ کریں بلکہ ساتھ ہی آیات کے معنی بھی سنائے جائیں یا چند معارف اسلامی یا احکام شریعت بیان کیے جائیں تاکہ قرآن پر عمل کرنے کا مقدمہ فراہم ہو سکے۔

محفل قرآن کم از کم وقت پر ہو اور مستفید ہو۔ اگر ایسے جلسے تمام مساجد میں عام ہو جائیں اور مسلسل ہوتے رہیں تو معاشرے میں ایک عظیم تبدیلی آجائے گی۔

ہم قرآن کے چھٹے ادب کو پیغمبر اکرمؐ کے اس فرمان کے ساتھ ختم کرتے ہیں:

و من احب القرآن فلیحب المساجد.

جو شخص قرآن سے محبت رکھتا ہے وہ مساجد کو بھی پسند کرتا ہے۔

(مستدرک الوسائل، ج ۳، ص ۳۵۵)

قرآن خدا کا کلام اور مسجد خدا کا گھر ہے۔ دونوں خدا کے نور ہیں۔ اس بنا پر قرآن اور مسجد ایک غیبی پیوند ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ اس پیوند کو دنیا میں ہی مضبوط اور مستحکم بنائیں۔

ساتواں ادب

قرآن کی ناظرہ تلاوت

ہمارے رہنماؤں نے ہمیں قرآن کی تلاوت کے بارے میں جو احکام دیئے ہیں ان میں سے ایک قرآن کریم کا ناظرہ پڑھنا ہے اور اس بارے میں بہت تاکید کی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس تاکید کا مقصد یہ ہو کہ لوگ قرآن کی نورانیت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں اور قرآن کا نور اپنی تاثر ان میں پیدا کرے۔

قرآن کتابِ نور

خداوند عالم نے قرآن کے مختلف مقامات پر اپنی کتاب کو نور کہا ہے۔ جیسے کہ ارشاد ہوا:

یا ایہا الناس قد جآئکم برھان من ربك و انزلنا الیکم نوراً مبینا۔

اے لوگو! بتحقیق تمہارے پروردگار کی طرف سے محکم برہان اور آشکارا نور آیا ہے۔

نیز ارشاد ہوا کہ:

فامنوا باللّٰہ و رسولہٖ والنور الذی انزلنا۔

پس تم خدا، اس کے رسول اور اس کے نور پر ایمان لے آؤ جو نازل کیا گیا ہے اور صرف قرآن آخری کتاب ہی نور نہیں بلکہ تمام آسمانی کتابیں نور ہیں۔

قرآن کریم نے تورات اور انجیل کو بھی نور قرار دیا ہے۔ جیسا کہ (سورۃ

مائدہ کی آیت ۴۴ اور ۴۶) کیونکہ یہ کتابیں بھی دنیا اور آخرت کی سعادت کے لیے پروگرام پیش کرتی تھیں اور انسان جس قدر بھی کتب آسمانی کے قوانین پر عمل کرے گا، اسی قدر سعادت اور دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل ہو گی۔

قرآن کو دیکھنا عبادت ہے

اس بنا پر اگر کوئی ہم سے پوچھے کہ قرآن کریم کو ناظرہ پڑھنا بہتر ہے یا حفظ کر کے پڑھنا تو ہم کیا جواب دیتے؟ مگر اتفاق سے یہی سوال اسحاق بن عمار نامی ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے پوچھا تھا۔ اس کا کہنا ہے کہ میں نے امام علیہ السلام سے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ میں نے قرآن حفظ کیا ہے۔ اب اگر میں قرآن کی تلاوت زبانی کروں تو بہتر ہے یا قرآن کو دیکھتے ہوئے تلاوت کروں تو بہتر ہے۔ آپؑ نے ارشاد فرمایا کہ قرآن سے دیکھتے ہوئے تلاوت کرو کیونکہ ایسا کرنا بہتر ہے۔ کیا تمہیں نہیں معلوم کہ قرآن پر نظر کرنا بھی عبادت ہے۔

(اصول کافی، ج ۲، ص ۴۴۹)

امام کے اس کلام کی وضاحت میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ قرآن کی تلاوت کرنا اور قرآن پر نظر کرنا دو الگ الگ عبادتیں ہیں۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ اگر ایک شخص قرآن کو زبانی پڑھے تو گویا اس نے ایک عبادت کی جس کی جزا خداوند عالم اسے دے گا لیکن اگر یہی شخص قرآن سے دیکھ کر پڑھے تو گویا اس نے دو عبادتیں کیں ایک تو قرآن کی تلاوت کی اور دوسرے قرآن پر نگاہ کرنے کی عبادت۔ حضرت ابوذر نے پیغمبرؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

النظر فی مصحف یعنی صحیفة القرآن عبادہ .

مصحف یعنی قرآن پر نظر کرنا عبادت ہے۔

(بحار الانوار،ج ۸۹، ص ۱۹۹)

اگر اس حدیث شریف کے مضمون پر غور و فکر کریں تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قرآن ایک ایسا سمندر ہے جس کا کوئی کنارا نہیں اور تمام انسان اس سے فیض حاصل کرسکتے ہیں۔ کامل انسانوں جیسے پیغمبر اکرمؐ اور ائمہ معصومینؑ سے لے کر کم علم بلکہ ان پڑھ لوگ تک بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں بلکہ یوں کہا جاسکتا ہے کہ قرآن ایک ایمانی دستر خوان ہے جسے بچھایا گیا ہے اور ہر کوئی شخص اپنی حیثیت کے مطابق اس سے فائدہ اٹھاتا ہے۔

اس لیے وہ بہن بھائی بھی جو پڑھے لکھے نہ بھی ہوں وہ طہارت و وضو کے ساتھ قرآن کو کھولیں اور اس کے الفاظ پر نگاہ کریں تو بھی خداوند عالم ان کو اس عبادت کا اجر عطا کرے گا۔

اہم نوٹ: البتہ وہ ہمارے بہن بھائی جو قران کو حفظ کرنے میں مشغول ہوں وہ ان آیات کو یادداشت میں محفوظ رکھنے کے لیے اسے زبانی دہرائیں تو ایک دوسری صورت ہے لیکن یہی دوست اگر حفظ کرنے کے لیے نہیں دہرا رہے ہوں بلکہ تلاوت قرآن کی غرض سے پڑھ رہے ہوں تو مناسب یہ ہے کہ قرآن کھول کر دیکھتے ہوئے پڑھیں۔

قرآن کوناظرہ پڑھنے کے اثرات

(۱) آنکھوں کی عبادت کا حصہ : انسانی جسم کے تمام اجزا عبادت کے وقت ایک خاص حصے کے حقدار بنتے ہیں۔ مثال کے طور پر وضو کرتے وقت ہاتھ، چہرہ اور پاؤں اس عبادت کے حصے دار ہیں۔ اسی طرح صدقہ دیتے وقت عبادت ہاتھ کا حصہ بن جاتی ہے اور آنکھ کی عبادت کا بہترین حصہ قرآن کریم پر نظر کرنا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم قرآن پر نظر ڈالتے ہوئے آنکھ کو اس کی عبادت کا حصہ ادا کریں۔ حضور اکرمؐ نے اس بارے میں فرمایا :

اعطوا اعینکم حظها من العبادة قالو : وما حظها من العبادة یا رسول الله ؟ قال : النظر فی المصحف والتفکر فیه والاعتبار عند عجابیه .

اپنی آنکھوں کو عبادت سے اس کا حصہ دو۔ لوگوں نے پوچھا اے اللہ کے رسولؐ عبادت میں آنکھوں کا حصہ کیا ہے؟ فرمایا قرآن کریم پر نظر کرنا اور اس پر غور و فکر کرنا۔

(المحجۃ البیضاء، مولیٰ فیض کاشانی، ج ۲، ص ۲۳۱)

(۲) قرآن کے حق کی ادائیگی : قرآن کریم کے نسخے جو گھروں، مساجد اور دوسرے مقامات مقدسہ میں موجود ہیں۔ وہ تمام مسلمانوں کی گردن پر ایک حق رکھتے ہیں۔ ان کے حق کی ادائیگی یہ ہے کہ انہیں کھولا جائے۔ ان پر نظر ڈالی جائے اور انہیں پڑھا جائے۔ تمام گھروں میں کم از کم ایک جلد قرآن موجود ہوتا ہے اور اکثر خانہ دار خواتین اپنے سلیقے کا اظہار کرتی ہیں اور خوبصورت غلاف چڑھا

کر گھر کے کسی اونچے حصے میں رکھتے ہیں جو ایک پسندیدہ اور اچھا کام ہے مگر اس کام سے قرآن کا حق ادا نہیں ہو تا بلکہ قرآن کا حق قرآن کی تلاوت کرنے سے ادا ہوتا ہے۔

بعض گھروں میں متعدد قرآن مختلف خط اور مختلف سائز میں موجود ہوتے ہیں۔ ہم ایسے گھر والوں کو وصیت کرتے ہیں کہ وہ اپنے قرآن پڑھنے کا اس طرح پروگرام ترتیب دیں کہ ان تمام قرآنوں سے استفادہ کیا جاسکے تاکہ ایسا نہ ہو کہ یہ قرآن ان قرآنوں میں شامل ہو جائیں جو خدا کے حضور شکایت کرنے والے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ تین چیزیں خداوند عالم کے حضور شکایت کریں گی۔ وہ مسجد جس کے ہمسائے اس میں نماز نہیں پڑھتے ہوں اور وہ عالم جو جاہلوں کے درمیان ہو اور وہ قرآن جس پر غبار پڑا ہو اور اس کی تلاوت نہیں کی جاتی ہو۔

(اصول کافی، ج ۲، ص ۴۴۴)

(۳) والدین کے گناہوں میں تخفیف: جو شخص قرآن کریم کو دیکھ کر تلاوت کرتا ہے تو اس کی آنکھوں کو نور ملنے کے علاوہ اس کے ماں باپ کے گناہوں میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ چھٹے امامؑ فرماتے ہیں :

من قرأ القرآن من المصحف متعه اللّٰه ببصره و خفف عن والدیه و ان کانا کافرین ۔

جو شخص ناظرہ قرآن کی تلاوت کرے گا خداوند عالم اس کی بصارت کو فائدہ دے گا اور اس کے والدین کے گناہوں میں کمی کرے گا چاہے وہ دونوں کافر

ہی کیوں نہ ہوں۔

(مصباح الفقہی، ج۲، ص۵۳۱)

(۴) قرآن کی تعداد میں اضافہ ہونے کا سبب: اگر تمام افراد قرآن کریم کو ناظرہ پڑھنا شروع کریں تو یہ اس بات کا سبب بنے گا کہ قرآن کو زیادہ سے زیادہ لوگ خریدنے لگیں گے اور اس کے نتیجے میں قرآن تمام لوگوں کے ہاتھ میں پہنچ جائے گا اور قرآن کے بارے میں لوگوں کی رغبت بڑھ جائے گی۔

آٹھواں ادب

آہستہ اور اونچی آواز میں تلاوت قرآن

ہم قرآن کو آہستہ پڑھیں یا اونچی آواز میں۔ ان دونوں میں سے کون سا طریقہ بہتر ہے؟ ہم کسی بھی جواب سے پہلے آپ کی خدمت میں پانچویں امام حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی ایک حدیث بیان کرتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا ہے کہ "جو شخص سورۂ انا انزلنا کو اونچی آواز میں پڑھتا ہے تو وہ ایسا مجاہد ہے جو تلوار ہاتھ میں لیے کافروں سے جہاد میں مشغول ہو اور جو آہستہ پڑھتا ہے وہ ایسا ہے جیسے خدا کی راہ میں اپنے خون میں ڈوبا ہوا ہو۔" (وسائل الشیعہ، ج ۴، ص ۸۵۱)

امام علیہ السلام کے اس ارشاد سے یہ پتہ چلتا ہے کہ آہستہ پڑھنا اور اونچی آواز میں پڑھنا دونوں فضیلت کا سبب ہے۔ اس لیے قرآن کی تلاوت کرنے والے پر لازم ہے کہ اپنے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے لیے ان دونوں طریقوں میں سے ایک طریقہ منتخب کرے اور قرآن کی تلاوت کرے بعض اوقات ایسے اسباب سامنے آتے ہیں کہ قرآن کا اونچی آواز میں پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے تو بعض اوقات آہستہ پڑھنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ ہماری کوشش یہاں یہ ہے کہ ان دونوں مواقع کو روایات کی روشنی میں بیان کریں۔

قرآن کو اونچی آواز میں پڑھنا

امام صادق علیہ السلام نے معاویہ بن عمار نامی ایک شخص سے اس بارے

میں سوال پر فرمایا کہ اونچی آواز سے قرآن کی تلاوت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

امام زین العابدین علیہ السلام کی تلاوت کی آواز تمام لوگوں سے اچھی تھی۔ آپؑ اونچی آواز سے قرآن کی تلاوت کرتے تھے تاکہ گھر والے آپ کی تلاوت کی آواز سن سکیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام بھی تلاوت کے اعتبار سے بہت اچھی آواز کے مالک تھے۔ جب رات کے وقت آپ نماز شب پڑھ کر قرآن کی تلاوت کرتے تھے تو اونچی آواز سے تلاوت کرتے تھے۔ اس وقت راستے سے گزرنے والے لوگ رک رک کر آپ کی آواز سنتے تھے۔

(وسائل الشیعہ، ج ۴، ص ۸۵۸)

اونچی آواز سے تلاوت کا فائدہ

یہ حدیث اور اس جیسی دوسری احادیث ہمیں یہ بتاتی ہیں کہ اگر اونچی آواز سے تلاوت قرآن کی جائے تو اس کے بڑے فوائد اور مثبت اثرات ہوتے ہیں۔ اگر یہ فوائد اور مواقع تلاوت کرنے والے کے مدنظر ہوں تو قرآن کا اونچی آواز سے پڑھنا آہستہ پڑھنے کی نسبت زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ اس حصے میں اجمالی طور پر ہم اونچی آواز میں تلاوت کرنے کے موارد کی طرف اشارہ کریں گے:

(۱) گھر میں ماں اور باپ اونچی آواز میں تلاوت کرتے ہیں تو اس کا تربیتی اثر ان کی اولاد کے خمیر میں داخل ہو جاتا ہے اور ان میں قرآن سے لگاؤ پیدا کرتا ہے۔

(۲) قرآن کریم کی تلاوت اونچی آواز میں کرنے سے انسان کا ذہن مکمل طور پر توجہ اور حضور قلب پیدا کرتا ہے اور اس حالت میں تلاوتِ قرآن کرنے والا زیادہ سے زیادہ قرآن کے معنی پر توجہ دے سکتا ہے۔

(۳) تلاوت کرنے والے سے تھکن اور سستی کو دور کرتا ہے اور انھیں زیادہ سے زیادہ لذت اور نشاط کی سوغات عطا کرتا ہے۔

(۴) جس وقت تلاوت کرنے والے کی ملکوتی آواز دوسروں تک پہنچتی ہے تو ان کی روح کی گہرائیوں اور ذہن پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ اکثر اوقات ان کا جذبہ ابھارتی ہے اور انھیں قرآن کی طرف کھینچ لاتی ہے اگر وہ قرآن نہیں پڑھنا چاہتے ہوں تو پڑھنے کی کوشش کرنے لگتے ہیں یا اگر قرآن کی تلاوت سے مانوس نہ ہوں تو تلاوت کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ ان تمام سے بڑھ کر قرآن کی تلاوت کرنے والے کی تلاوت غافل اور گنہگار انسان کے لیے ہدایت کا سبب بنتی ہے اور اسے راہِ ہدایت کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔

تاریخ میں ایسے بہت سے افراد گزرے ہیں جنھوں نے آیات الٰہی میں سے کسی آیت کو سن کر پلٹا کھایا اور ایک ہی لمحے میں تمام گناہوں کو چھوڑ دیا۔ ایسے ہی لوگوں میں سے ایک فضیل بن عیاض ہیں جو امام صادقؑ کے اصحاب راوی کی حیثیت سے شہرت پا چکے ہیں۔ یہ اپنے زمانے کے مشہور عابد اور عارف گزرے ہیں۔ فضیل نے اپنی عمر کے لمحات خانۂ کعبہ کے سائے میں گزارے اور وہیں پر عاشورا کے دن وفات پائی۔ وہ اپنی زندگی کے ابتدائی زمانے میں ایک خطرناک ڈاکو تھے اور تمام لوگ ان کے نام سے خوف کھاتے تھے۔

فضیل ایک رات غلط ارادے سے ایک گھر میں داخل ہونا چاہتا تھا اور وہ دیوار پر چڑھا تھا کہ اسی دوران قریب کے کسی گھر سے رات کی تاریکی میں تلاوت قرآن کی آواز آ رہی تھی۔ قاری اس وقت اس آیت تک پہنچا تھا:

الم یان للذین آمنو ان تخشع قلوبھم لذکر اللّٰہ و ما نزل من الحق ۔

کیا وہ وقت نہیں آپہنچا کہ مومنوں کے دل خدا کے ذکر کے سامنے جھک جائیں اور اس چیز کے سامنے جو حق کے ساتھ نازل ہیں۔

فضیل نے دیوار کے اوپر ہی یہ آیت سنی تو گویا تیر کی طرح اس کے دل میں لگا۔ اس کے ذہن نے پلٹا کھایا اور اپنے آپ سے کہنے لگا کہ یہ کون ہے جو ایسی بات کر رہا ہے ؟ یہ کس کو پیغام دے رہا ہے ؟ ساتھ ہی جواب میں کہا اے فضیل قرآن تجھ سے مخاطب ہے اور تجھے کہہ رہا ہے۔ ساتھ ہی کھڑے ہو کر کہنے لگا خدا کی قسم وہ وقت آچکا ہے اور آسمان کی طرف رخ کر کے بڑے محکم انداز میں توبہ کرتے ہوئے یوں کہا خداوندا میں تیری طرف لوٹ رہا ہوں اور اپنی توبہ کی یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ آئندہ خانہ کعبہ کے اطراف میں ہی زندگی گزاروں گا۔

(تفسیر نمونہ، ج ۲۳، ص ۳۴۴)

قرآن کو آہستہ پڑھنا

اہل سنت اور شیعہ احادیث کی کتب میں موجود احادیث سے یہ نتیجہ لیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل صورتوں میں قرآن کی تلاوت آہستہ کی جائے :

(۱) اگر انسان کو خوف ہو کہ قرآن کی تلاوت اونچی آواز سے کرے تو ریا اور دکھاوے کا باعث بن جائے کیونکہ ریا ایک ایسی چیز ہے جو کسی بھی عبادت کو نہ صرف بے قیمت کرتی ہے بلکہ انسان کو خدا سے بھی دور رکھتی ہے۔

(۲) جس وقت قرآن کی تلاوت اونچی آواز میں کرنا دوسرے کی اذیت کا سبب بنے جیسے رات کے آرام کے وقت اور ہمسائیوں کے سونے کے وقت یا بلند آواز

سے تلاوت کرنے سے دوسروں کی عبادت میں خلل پیدا ہوتا ہو۔ مثال کے طور پر مسجد میں نمازیوں کا ایک گروہ نماز اور دوسری عبادتوں میں مشغول ہو اور تلاوت قرآن کی آواز اونچی کرنے سے ان کی مشغولیت میں خلل پڑتا ہو تو ایسی صورت میں اونچی آواز میں تلاوت کرنے سے پرہیز کیا جائے۔

(۳) اونچی آواز سے تلاوت کرنا انسان کے جسم کے لیے ضرر کا باعث نہ ہو بلکہ ایسی صورت میں ایسا کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ بدن کو ضرر پہنچانا حرام ہے اور تلاوت قرآن کرنا مستحب ہے اور کسی بھی مستحب کام کو جالانے کے لیے حرام کام کا ارتکاب نہیں کیا جاسکتا۔

نواں ادب

خوبصورت آواز میں تلاوت

خوبصورت آواز ایک خداداد نعمت ہے اور انسان فطری طور پر خوبصورتی کو پسند کرتا ہے اور اس کے لیے ہر وہ چیز جو خوبصورت ہو خوشی کا باعث بنتی ہے۔ خداداد نعمتوں میں سے ایک نعمت خوبصورت اور اچھی آواز ہے جسے خدا نے بعض انسانوں کو عطا کیا ہے۔ اچھی آواز تمام خوبصورتیوں میں سرفہرست ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا:

ان من اجمل الجمال الشعرا الحسن و نغمة الصوت الحسن .

تمام خوبصورتیوں میں سے بڑھ کر خوبصورتی بالوں اور خوبصورت آواز میں نغمے کی ہے۔

(اصول کافی، ج ۲، ص ۳۵۰)

اس لیے خداوند عالم نے یہ عظیم عطیہ اپنے برگزیدہ انسانوں یعنی تمام انبیا کو عام فرمائی تھی تاکہ ان کی دعوت میں زیادہ سے زیادہ اثر پیدا ہو جائے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

ما بعث الله عز و جل نبیاً الا حسنا الصوت .

خداوند عالم نے کسی پیغمبر کو نہیں بھیجا جب تک کہ اسے اچھی آواز نہ عطا فرمائی۔

(اصول کافی، ج ۲، ص ۳۵۰، ۳۵۱)

خوبصورت آواز کا قرآن کے بارے میں فریضہ

اب جب کہ خوبصورت آواز خدا کی نعمتوں میں سے ایک ہے اور جو بھی مسلمان اس عظیم نعمت سے بہرہ مند ہے اسے چاہیے کہ اس عظیم نعمت کا شکر ادا کرے اور اس خوبصورت آواز میں قرآن کی تلاوت کرنا اس نعمت کا شکر ہے تا کہ خود بھی اس سے بہرہ مند ہو جائے اور معاشرے کے دوسرے افراد کو بھی اپنی پرکشش آواز اور رقت انگیز تلاوت سے قرآن کی طرف کھینچے۔

اچھی آواز قرآن کی زینت

مطلق خوبصورتی خدا کے لیے ہے اور تمام خوبصورتیاں اس منبع سے نکلتی ہیں۔ وہ تمام خوبصورتیوں کا پیدا کرنے والا ہے۔ اس وجہ سے اس کا کلام بھی تمام کلاموں سے خوبصورت ترین کلام ہے اور کوئی بھی بات خوبصورتی میں قرآن کے پائے تک نہیں پہنچی۔ وہ بھی اس طرح کہ قرآن کے بدترین دشمن بھی اس کا اعتراف کرتے ہیں مثلاً ولید بن مغیرہ قریش کے سرداروں میں سے ایک تھا اور اسلام کے بدترین دشمنوں میں سے تھا اور خود بھی عرب کا ایک عظیم خطیب شمار ہوتا تھا۔ وہ قرآن کے بارے میں یوں کہتا ہے:

لقد سمعت من محمد انفا کلاما ما ھو من کلام الانس ولا من کلام الجن ان له لحلاوة و ان علیه لطلاوة.

میں نے محمدؐ سے ابھی ابھی ایسا کلام سنا ہے جو نہ تو کسی انسان کا کلام ہو سکتا ہے اور نہ جن کا کیونکہ اس کی مٹھاس بیان سے باہر اور اس کی خوبصورتی حیران

کرنے والی ہے۔

(بحارالانوار، ج ۸، ص ۱۶۸)

اگرچہ قرآن کی آیات مکمل طور پر حسن ہیں اور اگر یہی آیات قاری کی خوبصورت آواز کے ساتھ پڑھی جائیں تو ان کے حسن میں دگنا اضافہ ہو جاتا ہے اور وہ دل میں اترتی ہے۔ قرآن کو اچھی آواز میں پڑھنا اس قدر عظمت رکھتا ہے کہ پیغمبر اکرمؐ نے اسے قرآن کی زینت قرار دیا اور فرمایا:

ان حسن الصوت زینت القرآن ۔

بے شک اچھی آواز قرآن کے لیے زینت ہے۔

(بحارالانوار، ج ۸۹، ص ۱۹۰)

قرآن کو خوبصورتی کے ساتھ پڑھنے کی تاکید

شاید آپ میں سے کوئی یہ پوچھے کہ قرآن کریم کو خوبصورت آواز میں پڑھنے کی اتنی تاکید کیوں کی گئی ہے۔ اگرچہ اہم یہ ہے کہ قرآن کا احترام کیا جائے۔ جلدی جلدی نہ پڑھا جائے اور رک رک کر پڑھا جائے۔ اس کے جواب میں کہا جا سکتا ہے۔ عرب کے ادیب اور زبان شناس یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اگرچہ قرآن شعر نہیں لیکن آہنگ قبول کرتا ہے اور وہ اس کا اپنا ایک مخصوص آہنگ ہے اور عربی زبان میں کوئی نثر اس خصوصیت کی حامل نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ جب خوبصورت آواز میں قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے تو ایک عجیب معنوی اثر سننے والوں پر پیدا کرتی ہے۔ چاہے وہ مسلم ہوں یا غیر مسلم۔ ہم نے مشہور قاریوں کے حالات زندگی میں پڑھا ہے کہ قرآن کی تلاوت میں مسلمانوں کے علاوہ غیر

مسلموں پر بھی بڑے گہرے اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ وہ بھی اس طرح کہ وہ لوگ ہدایت پاکر مسلمان ہو گئے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کو خوبصورت آواز میں پڑھنے کی عمیق تاثیر شہید استاد مطہری کی زبان سے سنیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ "میں خود حقیقت میں قرآن کی تلاوت سنتے ہوئے بڑی لذت پاتا ہوں اور قرآن کی حقیقی خوبصورتی کو محسوس کرتا ہوں۔ خصوصاً اس وقت جب اسے مخصوص لطیف آہنگ کے ساتھ پڑھا جائے۔ عبدالباسط کا قرآن پڑھنا کہ جنہوں نے بعض آیات کے لیے پہلے مخصوص آہنگ کو تیار کیا جو اس کے موضوع سے مشابہت رکھتا ہے اور اس کی بڑی عجیب تاثیر ہے جیسے یا ایها النفس المطمئنه یا و اذ الشمس کورت غالباً جو بھی آدمی ان آیات کو پڑھے گا ایسے ہی پڑھ جائے گا لیکن باسط نے ان آیات کے معنی کے ساتھ جو مناسب آہنگ اختیار کیا ہے جب میں اس آہنگ کے ساتھ سنتا ہوں تو مجھے بہت لذت ملتی ہے۔"

قرآن کی یہ مٹھاس اور لذت جتنی بار تکرار کی جائے اس میں کوئی کمی نہیں ہوتی بلکہ بڑھتی جاتی ہے بلکہ یہ قرآن کے معجزے کی بنا پر ہے۔

(نبوت استاد مطہری، ص ۲۳۶،۲۳۵)

اچھی آواز میں قرآن کی تلاوت کرنے والے

عزیز دوستو! آپ اس وقت کتاب کی ان سطور کو پڑھ رہے ہیں خصوصاً قرآن کے قاری حضرت ہمارے ساتھ ہوں تاکہ ہم یہ جان سکیں کہ قرآن کے قاری حضرات میں سے سب سے اچھی آواز والا قاری کون ہے؟ اتفاق سے

حضور اکرمؐ سے کسی نے اس بارے میں سوال کیا تھا۔اس کی تفصیل یوں ہے :

سئل النبی صلی اللّٰہ علیه و آله ای الناس احسن صوتا بالقرآن

قالؐ : من اذا سمعت قرأته رایت انه یخشی اللّٰہ .

حضور اکرمؐ سے پوچھا گیا کہ ان لوگوں میں سے کون سا شخص قرآن کی تلاوت کے لیے اچھی آواز رکھتا ہے ؟

آپؐ نے فرمایا جب اس کی تلاوت کو سنو تو یہ تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ وہ خوف خدا رکھتا ہے۔

(بحار الانوار، ج ۸۹، ص ۱۹۵)

قرآن کے قاری کے لیے خوف خدا ایک بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔وہ قاری جو اپنی اچھی آواز سے قرآن کو زینت دیتا ہے لہذا اچھا قاری وہ ہے جس کے گفتار اور کردار سے خوف الٰہی ظاہر ہو۔اس کا ظاہر اسلامی، اس کی باتیں قرآن، اس کے کام اور اعمال اسلامی اور قرآنی موازین کے مطابق اور واجبات کے ادا کرنے اور محرمات سے بچنے میں سب سے آگے ہو اور معاشرتی ذمے داریوں کو پورا کرنے کے لیے لوگوں کی رہنمائی کرے اگر کوئی قاری اس درجے تک پہنچے تو اس کے لیے خوشخبری اور سعادت ہے۔

دسواں ادب

عربی لہجے میں تلاوت

تلاوت قرآن کے آداب میں سے ایک اہم ادب قرآن کو عربی میں پڑھنا ہے۔ یعنی ہر مسلمان پر چاہے اس کی مادری زبان عربی نہ ہو لازم ہے کہ وہ کوشش کرے کہ قرآن کو عربی لہجے میں پڑھے اور اس کا حکم اسلام کے رہنماؤں نے دیا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

اعرب القرآن فانه عربی.

قرآن کو عربی لہجے میں پڑھو کیونکہ قرآن عربی میں ہی ہے۔

شاید بعض لوگ فوراً یہ کہہ دیں پس ان غیر عربوں کا کیا فریضہ ہے جو عربی کو مکمل عربی لہجے میں نہیں پڑھ سکتے؟ کیا وہ قرآن کی تلاوت نہ کریں؟

ہم ایسا نہیں کہتے کہ قرآن کی تلاوت کرنا چھوڑ دیں بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ تلاوت نہ کر سکنے اور کوشش نہ کرنے میں فرق ہے۔ امیر المومنین علی علیہ السلام نے اپنے گوہربار کلمات میں یہ فرمایا:

قدر الرجل علی قدر همة.

انسان کی قدر و قیمت اس کی ہمت کے بقدر ہوتی ہے۔

(نہج البلاغہ، حکمت نمبر ۴۷)

ہم مسلمانوں میں سے بعض لوگ اپنے دنیاوی کاموں کے لیے یہاں تک کہ بعض غیر فروعی کاموں پر بھی اتنا زیادہ وقت اور زیادہ دولت صرف کرتے ہیں

لیکن اپنے معنوی اور روحانی امور جو دنیا و آخرت کی سعادت کا باعث ہیں ان کے لیے تھوڑی زحمت اٹھانے پر آمادہ نہیں ہیں۔ اگر واقعاً ہم قرآن سے لگاؤ رکھتے ہوں۔ خدا کے کلام کو دوست رکھتے ہوں اور اس کی تلاوت کے زیرِ سایہ ہم بے حساب اجر پاداش تک پہنچانا چاہیں تو کیا انصاف کا تقاضا یہ نہیں کہ ہم تھوڑی سی کوشش کریں اور قرآن کو اس کے آداب کے ساتھ عربی لہجے میں پڑھیں۔

بعض افراد قرآن کی تلاوت کرتے وقت سستی اور کاہلی برتتے ہیں اور منتشر فکر کے ساتھ قرآن پڑھنا شروع کر دیتے ہیں جب کہ دوسرے دنیاوی کاموں میں ایسا نہیں کرتے اور اسی طرح زیادہ سے زیادہ مقدار میں قرآن کی تلاوت کر کے زیادہ سے زیادہ ثواب اٹھانا چاہتے ہیں۔

ایسے لوگوں کی کوئی اہمیت نہیں جو قرآن کو صحیح یا غلط پڑھیں زیر و زبر کو غلط پڑھیں، تشدید کو نہ پڑھیں یہاں تک کہ بعض الفاظ کو نہ پڑھیں اگر کسی کی حالت ایسی ہے تو ہم یہ کہیں گے کہ ایسا کرنا قرآن کی توہین ہے۔ اس طرح قرآن پڑھنے سے نہ صرف ثواب نہیں ملتا بلکہ سعدی کے مطابق مسلمان کی رونق ختم ہو جاتی ہے۔ سعدی نے یوں لکھا ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص بری آواز کے ساتھ قرآن پڑھ رہا تھا۔ اہل دل میں سے کوئی وہاں سے گزرا۔ اس کو اس طرح قرآن پڑھتے ہوئے سن کر پوچھا تمہیں اس طرح قرآن پڑھنے کی کتنی اجرت ملتی ہے۔ اس نے کہا کچھ بھی نہیں۔ اس نے پھر پوچھا تو آپ کیوں پڑھتے ہیں۔ اس نے جواب دیا میں تو خدا کی خاطر پڑھ رہا ہوں۔ اس شخص نے جواب میں کہا میں درخواست کرتا ہوں تم خدا کے لیے نہ پڑھنا:

گر تو قرآن بدین نمط خوانی ببری رونق مسلمانی

ترجمہ :اگر تو اس آواز کے ساتھ قرآن کی تلاوت کرتا ہے گا تو اسلام اور مسلمانوں کی رونق ختم ہو جائے گی۔

(گلستان سعدی باب پنجم)

ہاں اگر کوئی شخص کوشش کرے اور وقت صرف کرے تا کہ عربی پڑھنے کے ضروری قواعد کو سیکھے مگر وہ نہ سیکھ سکے تو اب اس وقت تکلیف نہیں اور خداوند عالم غیر عربی کو بھی اس کی تلاوت کرنے کا اتنا ہی ثواب دے گا جتنا صحیح عربی میں تلاوت کرنے والے کو ملتا ہے۔ یہی بات امام جعفر صادق علیہ السلام نے بھی بیان فرمائی ہے۔ لیکن کیا یہ ممکن ہے کہ "ہم نہیں کرسکتے" کہہ کر ہمارے دینی رہبروں کے حکم پر عمل نہ کریں۔ اس کا جواب ہمارے پاس یوں ہے ایسا کہنا انصاف سے بعید ہے بلکہ قرآن کے بارے میں توفیق نہ ملنے کی نشانی ہے۔ لہذا ایک مسلمان کو چاہیے کہ تھوڑا سا وقت صرف کرتے ہوئے اپنی استطاعت کے مطابق قرآن کی تلاوت کے آداب کا لحاظ رکھے۔

قرآن کے عربی پڑھنے کے مراحل

قرآن کے عربی پڑھنے کے چند مراحل ہیں۔ ان مراحل کو خلاصے کی صورت میں بیان کیا جائے گا تا کہ ہر کوئی اپنی کوشش اور صلاحیت کے مطابق سیکھے اور قرآن کو عربی میں پڑھنے کی فضیلت حاصل کر سکے۔

پہلا مرحلہ : اس مرحلہ میں قرآن سیکھنے والا چند حروف کے تلفظ کے سلسلے

میں فرق رکھنے کی کوشش کرے کیونکہ اردو اور عربی کے تلفظ ایک دوسرے سے بہت مختلف ہیں اور وہ حروف یہ ہیں: ث، ح، ض، ذ، ص، ط، ظ، ع، غ، و۔

اس مرحلے کا مخارج میں تبدیلی یہ ہے کہ قرآن کی صحیح تلاوت کرنا چاہیے اور وہ بھی اس طرح کہ قرآن کے الفاظ کے معنی اور مفاہیم میں کوئی تبدیلی واقع نہ ہو کیونکہ بہت ساری جگہوں میں الفاظ کے تلفظ میں تبدیلی کرنے سے جملے کے معنی تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کریں:

صحیح	غلط
صراط = راہ	صراد = موچی کا سندان
ضالّین = گمراہان	زالین = چھپانے ہوئے
عظیم = بزرگ	عزیم = سخت دشمن

دوسرا مرحلہ: علم تجوید کے قواعد کا خلاصہ سیکھنا ہے البتہ یہ عملی مشق کے ساتھ ہونا چاہیے اور قرآن کریم کو عربی لہجے میں پڑھنے کی زیادہ سے زیادہ مشق کرنی چاہیے۔ اس طرح سیکھنا امام صادق علیہ السلام کے قول پر عمل کرنا ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ قرآن کو فصاحت کے ساتھ عربی لہجے میں پڑھا جائے۔

تیسرا مرحلہ: اس مرحلے میں قرآن کریم کو مکمل عربی لہجے میں پڑھا جائے گا جبکہ ساتھ ساتھ آیات کے معنی اور مفہوم پر بھی توجہ دی جائے یعنی قرآن کریم کی تلاوت کرنے ولے پر لازم ہے کہ ممکنہ حد تک عربی قواعد کے زیر سایہ پڑھی جانے والی آیت کے پیغام کو بھی سمجھے اور اپنے لہجے کو قرآنی آیات کے معنی کے

ساتھ ہم آہنگ کرے۔

دوسرے الفاظ میں ہر آیت کو اس کے معنی ذہن میں رکھ کر اسی کے مناسب لہجے میں پڑھے۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس طرح قرآن کی تلاوت کرنا رسول اکرمؐ کے ارشاد کو مجسم کرنا ہے جیسے کہ آپ کے استاد نے فرمایا "اقر والقرآن بالحان العرب و اصواتها و ایاکم و لحون اهل الفسق و اهل الکبائر"۔

قرآن کو عربوں کی آواز اور عرب لہجے میں پڑھو۔ خبردار فسق وفجور کرنے والے اور گناہانِ کبیرہ انجام دینے والوں کے لہجے میں مت پڑھو۔

قرآن کی موسیقیت

عرب زبان دانوں میں سے بعض کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن ایک خاص آہنگ اور موسیقی کا حامل ہے۔ اس بارے میں استاد مطہری یوں فرماتے ہیں ایک اور مسئلہ جو قران کے اسلوب سے مربوط ہے اور جو پہلے زمانے سے ہی قابلِ توجہ رہا ہے، قرآن کی موسیقیت ہے۔ یہ تعجب کا مقام ہے اور یہاں تک بتایا گیا ہے کہ تمام زبانوں میں سوائے شعر کے اور کوئی عبارت موسیقی قبول نہیں کرتی اور حقیقی موسیقی کو ایک موسیقار ہی جان سکتا ہے اور ترتیب دے سکتا ہے۔ صرف شعر ہی ہے جو لحن اور موسیقی کو تسلیم کرتا ہے جبکہ قران کو ہم دیکھتے ہیں کہ شعر نہیں اور قرآن وہ منفرد نثر ہے جو موسیقی اور لحن کو تسلیم کرتا ہے اور یہ نقطہ صدر اسلام سے ابھی تک قابلِ توجہ رہا ہے۔

(کتاب نبوت، استاد مرتضیٰ مطہری، ص ۲۲۹۔ ۲۳۶)

اس قسم کی تلاوت کرنے کے نتیجے میں تلاوت کرنے والے اور سننے والے شامل حال ہوتے ہیں جس وقت تلاوت کرنے والا اس طرح قرآن پڑھتا ہے تو محسوس کرتا ہے کہ ان آیات الٰہی کا مخاطب وہ خود ہے۔ قرآن وہ تعجب انگیز حالت تلاوت کرنے والے میں پیدا کرتا ہے جسے تلاوت کے بعد بھی کئی گھنٹوں تک اپنے وجود میں اس کو محسوس کرتا ہے اور وہ سننے والے بھی جو آیات قرآن کے معنوں سے واقف ہوں اس حالت کو اپنے اندر محسوس کرتے ہیں۔ یعنی وہ بھی یہی تصور کرنے لگتے ہیں کہ کلامِ خدا میں انہی کو مخاطب کیا گیا ہے اور یہ حالت تلاوت سننے والوں کے اعمال، کردار میں عملی تاثیر کا سبب بنتی ہے۔

اس قسم کی تلاوت قرآن کے عربی میں پڑھنے کا مکمل مصداق قرار پاتی ہے۔ امید ہے کہ قرآن کریم کے تمام تلاوت کرنے والے اس منزل پر پہنچ جائیں گے جس کے لامتناہی اثرات پورے معاشرے کے لیے باعثِ برکت قرار پائیں گے۔

گیارہواں ادب

قرآن کریم کی روزانہ تلاوت

قابل قدر عبادتوں میں سے ایک عبادت قرآن کریم کی تلاوت کرنا ہے۔
قرآن کریم کی تلاوت کی اہمیت کا اندازہ اس ایک آیت سے کیا جاسکتا ہے جیسے کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوا:

فاقرؤا ماتیسر من القرآن.

جس قدر تمہیں میسر آئے قرآن کی تلاوت کرو۔

ہر حالت میں قرآن کی تلاوت

جس چیز کی عام طور پر نصیحت اور سفارش کی جاتی ہے وہ انسانی زندگی کے لیے بہت اہمیت رکھتی ہے۔ حضور اکرمؐ نے امیر المومنینؑ کو مسلسل اور ہر وقت قرآن کی تلاوت کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔

و علیك تلاوت القرآن علی کل حال ،

ہر حالت میں قرآن کی تلاوت کرنا تم پر لازم ہے۔

(وسائل الشیعہ، ج ۴، ص ۸۳۹)

بہت ساری عبادتیں ایسی ہیں جو سفر اور بیماری کے دوران انسان پر ساقط ہو جاتی ہیں یا ان میں کمی واقع ہو جاتی ہیں لیکن خداوند عالم نے ایسے موارد میں بھی قرآن کی تلاوت کی تاکید فرمائی جیسے کہ ارشاد ہوا کہ عنقریب تم میں سے ایک

گروہ بیمار ہوگا اور دوسرا گروہ کسب معاش کے لیے سفر پر جائے گا اور ایک گروہ خدا کی راہ میں جہاد کے لیے نکلے گا پس تم لوگوں سے جس قدر ہو سکے اس قدر قرآن کی تلاوت کرو۔

(سورہ مزمل، آیت ۲۰)

آخر اس کا راز کیا ہے کہ روزانہ قرآن کریم کی مسلسل تلاوت کرنے کی اتنی تاکید کی گئی ہے۔ شاید اس کا فلسفہ یہ ہو کہ قرآن انسان کی سعادت مندی کا پروگرام پیش کرتا ہے۔ اس لیے ایک مسلمان پر لازم ہے کہ وہ ہر روز اس کی تلاوت کرے۔ اس سے زندگی کا سبق حاصل کرے اور اس پر عمل کرے۔

بالکل اسی طرح جیسے ایک شخص روزانہ کے امور کی انجام دہی کے لیے پروگرام اور نظام الاوقات بناتا ہے اور ہر صبح اپنے اس پروگرام پر نگاہ ڈال کر یہ جان لیتا ہے کہ کن کن امور کو کب اور کیسے بجا لانا ہے۔ ہر وہ مسلمان جو قرآن پر عمل کرنا چاہتا ہے۔ اس پر لازم ہے کہ وہ روزانہ قرآن پڑھے تاکہ اس کے احکام اور رہنمائیوں کے زیر سایہ دنیا و آخرت کے امور انجام دے سکے۔

امام خمینی اور قرآن کی تلاوت

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم یہاں امام خمینی کی زندگی میں ان کی عبادتوں خصوصاً تلاوت قرآن کریم کی اہمیت کے بارے میں دو یادداشتیں بیان کریں۔

امام کے قریبی رشتہ داروں کا کہنا ہے کہ ایک دفعہ ہم امام کے ساتھ نجف میں تھے۔ امام کی آنکھیں دکھ رہی تھیں۔ ڈاکٹر نے امام سے کہا آنکھ کے ٹھیک

ہونے تک آپ قرآن نہ پڑھیں اور آنکھوں کے ٹھیک ہونے کا انتظار کریں۔ امام نے مسکرا کر جواب دیا میں آنکھیں صرف قرآن پڑھنے کے لیے چاہتا ہوں۔ ان آنکھوں کا کیا فائدہ کہ موجود تو ہوں مگر قرآن نہ پڑھ سکیں بلکہ آپ ایسا علاج بتائیں جس کی مدد سے میں قرآن پڑھ سکوں۔

(پابا پائے آفتاب، ص ۱۸۱)

حضرت آیت اللہ توسلی امام خمینی کے قریب ترین ساتھیوں میں سے ایک ہیں۔ امام خمینی کی تلاوت قرآن کے بارے میں ان کا کہنا ہے کہ امام اپنی تمام مصروفیات کے باوجود قرآن کی تلاوت کرنے، دعا مانگنے اور اول وقت میں نماز پڑھنے کو بہت اہمیت دیتے تھے۔ امام ایک دن میں کم از کم تین مرتبہ قرآن کی تلاوت کرتے تھے اور ماہ مبارک رمضان میں تین مرتبہ قرآن ختم کرتے تھے۔

روزانہ تلاوت کی مقدار

شاید بعض لوگ یہ پوچھنے لگیں کہ روزانہ قرآن کی کتنی مقدار تلاوت کی جائے اور روزانہ قرآن کی کتنی آیات کی تلاوت کی جائے۔ ان کا جواب احادیث مبارکہ میں موجود ہے اور ان میں سے دو احادیث کو یہاں بیان کرتے ہیں۔

ایک حدیث میں امام محمد باقرؑ نے ارشاد فرمایا کہ اگر ایک مسلمان جاہلوں اور غافلوں میں شامل نہیں ہونا چاہتا ہے تو کم از کم قرآن کریم کی دس آیات پڑھے۔ امامؑ نے یہ روایت رسول خداؐ سے نقل کی ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

من قرأء عشره آیات فی لیلة لم یکتب من الغافلین.

جس کسی نے ہر رات دس آیات قرآنی کی تلاوت کی تو اس کا شمار غافلوں

میں نہیں ہوگا۔

(اصول کافی، ج ۲، ص ۴۴۸)

البتہ تلاوت کی یہ مقدار ان آیات کے علاوہ ہے جنہیں نماز میں پڑھنا ہے کیونکہ یہ آیات نماز کا حصہ ہیں جس کا پڑھنا ہر مسلمان مکلف پر واجب ہے۔

پچاس آیتوں کی تلاوت

سابقہ حدیث کے تسلسل میں بیان ہوا ہے جو شخص روزانہ پچاس آیتیں پڑھے گا اس کا شمار خدا کو یاد کرنے والوں میں ہوگا:

و من قراء خمسین آیۃ کتب من الذاکرین .

جو شخص روزانہ پچاس آیتوں کی تلاوت کرے گا اس کا شمار ہمیشہ خدا کو یاد کرنے والوں میں کیا جائے گا۔

(اصول کافی، ج ۲، ص ۴۴۹)

مرحوم فیض کاشانی جو شیعہ عرفا، مفسرین اور فقہا میں ایک نمایاں شخصیت ہیں۔ انہوں نے اپنی کتاب المحجۃ البیضاء میں اس بارے میں یوں لکھا ہے:

اگر قرآن کی تلاوت کرنے والے قرآن کے معنوں پر غور و فکر کرنے والے ہیں تو انہیں چاہیے کہ اس روایت پر عمل کریں جیسے امام صادقؑ نے روایت کیا ہے جس میں پچاس آیتوں کے پڑھنے کی تاکید کی ہے۔ ارشاد ہوا:

القرآن عهد الله الی خلقه لقد ینبغی عن ینظر فی عهده و من یقرء من هو فی کل یوم خمسین آیة .

قرآن خداوند عالم کا اپنے بندوں کے ساتھ عہد نامہ ہے۔ پس ایک

مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اس عہد نامے پر نظر ڈالے اور اس میں سے ہمیشہ پچاس آیتیں پڑھے۔

(اصول کافی، ج ۲، ص ۴۴۶)

قرآن کی تلاوت کرنے والوں کو چاہیے کہ روزانہ کم از کم پچاس آیتوں کی تلاوت ضرور کریں جیسا کہ ایک مسلمان ہونے کے ناطے کرنا چاہیے کیونکہ قرآن کی یہ مقدار تلاوت کرنے والے کو خدا کا پیغام پہنچاتی ہے اور اس کا خدا کے عہد نامے کے ساتھ واسطہ رہتا ہے۔ خدا کی رحمت اور فضل سے ہم یہ امید رکھتے ہیں کہ تمام مسلمانوں کو قرآن کی تلاوت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تجارت اور کام کرنے والوں کے لیے قرآن کی تلاوت کی مقدار

بازاروں میں کام کرنے والے اور دوسرے کارکن لوگوں کو بھی چاہیے کہ وہ اس قدر قرآن کی تلاوت کریں جس قدر خدا کو پسند ہے۔ اس لیے ہمارے آج کے تاجروں اور کارکنوں کو چاہیے کہ وہ اپنے اسلاف کی پیروی کریں۔ قدیم زمانے ہی سے دکان دار حضرات اور دوسرے کارکن قرآن اور اہل بیتؑ سے وابستہ رہے ہیں بلکہ یہاں تک کہا جا سکتا ہے کہ قرآن کی محفلیں، شعائر اسلامی کی حفاظت کرنے اور عزاداری کی مجالس قائم کرنے میں معاشرے کے دوسرے تمام طبقوں سے بڑھ کر تھے۔ تمام لوگوں نے سنا یا پڑھا ہوگا کہ پہلے زمانے کے دکاندار نماز کے وقت اپنی دکانیں بند کرتے تھے۔ اپنی نماز باجماعت پڑھتے تھے۔

اپنے روزانہ کے کام خدا کی یاد اور اس کے نام سے شروع کرتے تھے۔ اکثر تجارت پیشہ لوگ یا دکاندار اپنے کام کی ابتدا خدا کے کلام سے کرتے ہیں۔ یہ اچھی روایت اس بات کا سبب بنتی ہے کہ یہ لوگ روزانہ اپنی مصروفیات میں خدا کی یاد پر قائم رہتے ہیں اور شیطان کے شر سے محفوظ رہتے ہیں اور کسی بھی قسم کی حرام کمائی سے محفوظ رہتے ہیں۔ نتیجہ کے طور پر یہ لوگ ان کمانے والوں کے گروہ میں شامل ہو جاتے ہیں جن سے خدا محبت کرتا ہے اور ساتھ ہی ان کے کاروبار میں برکت ہوتی ہے۔

ہمارے مذہب کے سید و سالار امام جعفر صادقؑ نے تمام کاروبار کرنے والوں اور ہنر مندوں سے یوں فرمایا ہے کہ ان لوگوں کے لیے جو بازار میں کام کرتے ہیں، کیا چیز مانع ہے کہ جب وہ اپنے گھر پہنچیں تو سونے سے پہلے قرآن کی ایک آیت کی تلاوت کریں کیونکہ تلاوت کی ہوئی ہر آیت کے بدلے دس نیکیاں لکھی جائیں گی ہر برائی کا عذاب ان پر سے ختم کیا جائے گا۔

(ثواب الاعمال، شیخ صدوق، ص ۱۲۷)

قرآن کی تلاوت کے اوقات

قرآن کریم اور احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ تمام وقتوں میں تلاوت کرنا اچھا ہے لیکن ان اوقات میں تلاوت کی زیادہ سفارش کی گئی ہے صبح کے وقت یعنی نماز صبح کے بعد، رات کو سونے سے پہلے، نصف رات اور سحر کے وقت اس بنا پر ہر شخص کے لیے مناسب ہے کہ اپنے فارغ وقت یا ان معینہ اوقات میں قرآن کریم کی تلاوت کرے۔

بارہواں ادب

قرآن کے معنی پر توجہ دینا اور غور و فکر کرنا

قرآن کریم نے تمام مسلمانوں کو قرآن کریم کی تلاوت کرنے کی دعوت دی ہے اور اس کا ثواب اور فضیلت قرار دی ہے۔ لہذا ہر مسلمان پر واجب ہے کہ اپنے وقت میں سے کچھ وقت قرآن کی تلاوت کے لیے مخصوص کرے، لیکن قرآن کی تلاوت کے لیے ہمارا فریضہ یہاں ختم نہیں ہوتا اگر کوئی شخص تلاوت قران سے مانوس ہو جائے تو اس کا ایک اور فریضہ بھی ہے جس کا قرآن میں ذکر کیا ہے۔

قرآن میں غور و فکر کی اہمیت

خداوند عالم نے سورۂ صاد، آیت ۲۹ میں مسلمانوں کا ایک اور فریضہ یوں بیان کیا ہے:

کتاب انزلنه الیك مبارك لیدبر و ایاته و لیتذکر اولو الالباب.

قرآن ایک بابرکت کتاب ہے جسے تم پر نازل کیا گیا ہے تاکہ لوگ اس میں غور و فکر کریں اور صاحبان عقل کے لیے اس میں نصیحت ہے۔

یہ آیت تمام مسلمانوں کو یاد دلاتی ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت کے آداب میں سے ایک ادب اس کے معنوں پر توجہ دینا اور اس کی آیات پر غور و فکر

کرنا ہے۔اس معنی میں جب بھی ایک مسلمان قرآن کی تلاوت کرتا ہے تواس پر لازم ہے کہ آیت کے معنوں پر توجہ دے۔ آیت کے پیغام کو سمجھے اور اپنے آپ کو خدا کے کلام کا مخاطب سمجھے تا کہ اس کو قرآن کریم پر عمل کرنے کا موقع فراہم ہو جائے۔

اس لیے لازم ہے کہ تلاوت شروع کرنے سے لے کر ختم کرنے تک اپنے افکار کو قرآن پر مرکوز رکھیں اور قرآن کے مفہوم کے علاوہ کسی اور کے بارے میں نہ سوچیں۔

اگر کوئی بنیادی طور پر قرآن کی آیتوں پر غور کیے بغیر قرآن کی تلاوت کرے تو وہ قابلِ توجہ اور قدروقیمت کا حامل نہیں کیونکہ قرآن کے نازل ہونے کا مقصداس کی آیات پر عمل کرنا ہے۔اس کے معنوں پر توجہ دینا ہے اور اس کی آیات پر غوروفکر کرنااس پر عمل کرنے کا مقدمہ بن جاتا ہے۔امام علیؑ نے فرمایا:

الا لا خير في قراة ليس فيها تدبر .

خبردار جس تلاوت میں غوروفکر نہ ہواس میں کوئی بھلائی نہیں۔

(بحارالانوار، ج ۸۹، ص ۲۲۱)

قرآن میں غوروفکر کرنے کی کنجی

جو لوگ عربی زبان سے آشنا نہیں ہیں، وہ آیات کے معانی سمجھنے کے لیے ترجمے والے قرآن سے استفادہ حاصل کر سکتے ہیں۔ایسے ترجموں سے مدد لیں جن کی عبارتیں سادہ، سلیس اور رواں ہوں۔ ترجمہ کیا ہوا قرآن حاصل کرنے کے بعد آیات کے معنوں میں غوروفکر کرنے کے لیے دو اسلوب اختیار کیے جا سکتے

ہیں :

الف : قرآن کی تلاوت کرنے سے پہلے آیت کے ترجمے کو پڑھیں اور ان پر غور و فکر کریں۔اس کے بعد آیت کی تلاوت کریں اور اس طرح آخر قرأت تک عمل کریں۔

ب : جب بھی قرآن کی تلاوت کرنا چاہیں تو قرآن کی کچھ مقدار مثال کے طور پر ایک یا دو صفحے معین کریں اور اس کی تلاوت کرنے سے پہلے ان آیات کا ترجمہ بہت غور و خوص کے ساتھ پڑھیں۔جب آیات کا مفہوم سمجھ میں آجائے تب قرآن کی تلاوت کریں۔

ترتیل کے ساتھ پڑھنا

ترتیل سے قران پڑھنے سے مراد قرآن کا درست اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا ہے جبکہ ساتھ ساتھ معنوں پر توجہ رکھے۔ قرآن کی آیتوں پر غور و فکر کرنے کا ایک طریقہ قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا ہے۔اسی کو ترتیل کی روش کہا جاتا ہے۔ لیکن ایسے افراد بھی کم نہیں جو قرآن کی تلاوت کے وقت جلد از جلد سورۃ کے آخر میں پہنچنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں سوائے اس کے کوئی فکر نہیں رہتی۔اس طرح تلاوت کرنے کی کوئی فضیلت نہیں بلکہ علمانے اسے ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔امام علیؑ نے کہا ہے کہ جب ترتیل کی آیت نازل ہوئی اور لوگوں نے رسولؐ سے پوچھا تو رسول اکرمؐ نے فرمایا:

بینه تبیینا و لا تهذه هذ الشعر قفوا عند عجائبه و جرحوا به القلوب

ولا یکن هم احدکم آخر السورة .

قرآن کی آیات کو واضح کر کے تلاوت کرو اور اس کو شعر کی طرح نہ پڑھو۔ اس کے عجائبات کے سامنے رک جاؤ اور قرآن کے ذریعے اپنے دلوں کو صاف کرو اور اس کوشش میں نہ لگے رہو کہ جلد از جلد سورہ کو ختم کرو۔

(کنز العمال، ج ۲، ص ۲۰۵)

گناہوں سے دوری

قرآن کریم حق کی کتاب ہے اور تمام انسانوں کی ہدایت کے لیے نازل ہوئی ہے۔ ہدایت کے اسباب میں سے ایک سبب غور و فکر کے ساتھ تلاوت کرنا ہے لیکن بعض لوگوں کے دلوں پر ان کے گناہوں کی وجہ سے قفل لگے ہوتے ہیں۔ قرآن کریم کی تلاوت کے وقت غور و فکر کرنے کی توفیق نہیں ہوتی۔

خداوند عالم اس بارے میں ارشاد فرماتا ہے :

افلا یتدبرون القرآن ام علیٰ قلوب اقفالها .

کیا یہ لوگ قرآن میں تدبر نہیں کرتے یا ان کے دلوں میں قفل لگے ہوئے ہیں۔

گناہوں کا بجالانا اور دنیا کی محبت کو اپنے دل میں جگہ دینے سے قرآن میں غور و فکر کرنے کے لیے قفل لگ جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے دروازے پر قفل لگ جاتا ہے۔ اگر دل کھلا ہوا ہو تو غور و فکر کرنے کی توفیق عطا ہوتی ہے۔ خداوند عالم سے دعا ہے کہ ہم لوگوں کو قرآن میں غور و فکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس میں جو بھی رکاوٹیں ہیں، ان کو دور فرمائے۔ (آمین)

تیرھواں ادب

قرآن کی تلاوت کے وقت خاموش رہ کر سننا

قرآن کریم کی تلاوت کے آداب میں سے ایک ادب یہ ہے کہ جب قرآن کی تلاوت کی جا رہی ہو تو خاموش رہ کر اسے سننا چاہیے۔ جب کوئی قرآن کی تلاوت کرے یا ریڈیو یا ٹیپ ریکارڈ سے قرآن کی تلاوت سنائی دے تو ضروری ہے کہ قرآن کو سنیں اور خاموشی اختیار کریں کیونکہ خدا کا حکم ہے:

و إذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتو لعلكم ترحمون.

جب قرآن کی تلاوت کی جا رہی ہو تو خاموش رہو اور کان لگا کر سنو تاکہ تم پر خدا کی رحمت نازل ہو۔

استماع اور انصات کے معنی

اس آیت میں خداوند عالم تلاوت قرآن کے درمیان دو چیزوں کو حکم دیا ہے:

الف: استماع کے معنی سننے کے ہیں اور اس طرح سننا کہ اس کے معنی و مفہوم کی طرف توجہ دے یعنی اپنی دلی خواہش کے تحت توجہ سے سنے۔

ب: انصات یعنی خدا کے کلام پر توجہ دیتے ہوئے مکمل سکوت اختیار کریں۔

لہذا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے کہ قرآن کی تلاوت کرتے وقت مکمل توجہ دیں اور

خاموش رہیں ساتھ ہی آیات کے معنوں پر توجہ دیں۔ اگر ایسا کریں گے تو ان پر خدا کی رحمت نازل ہو گی اور ان کا ایمان بھی زیادہ ہو جائے گا۔

ہم اپنے قارئین کو اس طرف متوجہ کرتے ہیں کہ بعض اوقات قرآن کی تلاوت ہو رہی ہوتی ہے جسے سنتے ہوئے لوگ باتیں کرتے ہیں یا دوسرے قرآنی جلسوں میں دوسرے کاموں میں مشغول ہوتے ہیں۔ ایسا کرنا قرآنی آداب کے خلاف ہے۔ ایسے موقعوں پر دو میں سے کوئی ایک کام کرنا چاہیے یا تو قرآن کے معنوں پر توجہ دینا چاہیے یا دوسرے کام کی طرف چلے جانا چاہیے۔

قرآن کی تلاوت سننے کی فضیلت

بعض عبادتوں کی توفیق تمام انسانوں کو حاصل نہیں ہوتی کیونکہ ان لوگوں کو ان عبادتوں کے عظیم اجر کا پتہ نہیں ہوتا۔ اس طرح کی عبادتوں میں سے ایک عبادت قرآن کریم کی تلاوت سننا ہے۔ قرآن کریم کو توجہ سے سننے کے بارے میں ہمارے چوتھے امامؑ سے ایک روایت ہے :

من استمع حرفا من كتاب الله عز و جل من غير قراته كتب الله له حسنة و محاعنه سيئة و رفع له درجة .

جو شخص خود تلاوت کیے بغیر کتاب خدا کی تلاوت کا کوئی ایک حرف سن لے تو خدا اس حرف کے بدلے اس کے ایک گناہ کو ختم کرتا ہے۔ اس کی ایک نیکی میں اضافہ کرتا ہے اور اس کے مقام کو ایک درجہ بلند کرتا ہے۔

(اصول کافی ج ۲، ص ۱۳۸)

جب قرآن کو سننے کا اتنا ثواب ہے تو ہم میں سے بعض اپنے آپ کو اس سے

محروم کیوں رکھتے ہیں اور غفلت میں پڑے رہتے ہیں کیونکہ قرآن کا سننا ایک عبادت ہے بلکہ انسان کو روحانی نشاط سے سرشار کرتا ہے۔ آپ غور کریں اگر کوئی اولاد گھر میں قرآن کی تلاوت کرے یا ماں باپ نماز کے بعد قرآن پڑھنے لگیں یا کسی کے ایصال ثواب کے لیے قرآن پڑھا جائے یا اسکول کی کلاس میں قرآن کی آیتوں کی تلاوت کی جائے جو لوگ اس کو سن رہے ہوں گے انہیں ہر حرف کے بدلے ایک اجر ملتا ہے اور وہ اجر یوں ہے کہ اس کا ایک گناہ مٹ جاتا ہے اور ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور اس کے درجات میں ایک درجہ بڑھ جاتا ہے البتہ اس کے لیے ضروری ہے کہ قرآن کو مکمل توجہ سے سنے۔

قرآن کو سننے اور خاموش رہنے کا نتیجہ

سورۂ اعراف کی ۲۰۴ آیت میں قرآن کو سننے اور خاموشی اختیار کرنے کو رحمت الٰہی کا حقدار بتایا گیا ہے کیونکہ قرآن کو سننے کے اثرات میں سے ایک یہ ہے کہ ایمان میں اضافہ ہوتا ہے جیسا کہ ایمان کی نگہداری میں بھی قرآن کے سننے کا زیادہ حصہ ہے۔ جب ایک آدمی توجہ سے قران کی تلاوت سنتا ہے تو اس کے معنی سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ اس طرح قرآن کے احکام پر عمل کرنے کا موقع ملتا ہے جس کے نتیجے میں انسان کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔ اسی لیے خداوند عالم نے حقیقی مومنوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:

و اذا تلیت علیھم آیاتہ زادتھم ایمانا .

جب ان کے سامنے خدا کی آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو ان کے ایمان

میں اضافہ ہوتا ہے۔

(سورۂ انفال، آیت ۲)

ایک اہم نکتہ

عام طور پر مشہور قاریوں کی تلاوت کے وقت مجلس میں موجود افراد زبان پر کچھ اذکار جاری کرتے ہیں۔ تکبیر، تھلیل، تحمید اور تنزیہ۔ یہ اذکار تلاوت قرآن کے رد عمل کے طور پر سامعین کی زبانوں پر جاری ہوتے ہیں اور یہ دو چیزوں کے سر چشمہ ہوتے ہیں:

(۱) سننے والے پر آیت کا اثر: جس وقت ایک قاری قرآن کی تلاوت کرتا ہے تو سننے والے پر اس قدر اثر انداز ہوتا ہے کہ لاشعوری طور پر اس آیت کی مناسبت سے ایک ذکر اس کی زبان سے جاری ہو جاتا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ سننے والا اس پیغام پر مکمل طور پر متوجہ تھا۔

(۲) تلاوت کی خصوصیات: بعض اوقات قرآن کے قاری جب قرآن کی تلاوت کرتے ہیں تو ایک خاص مہارت کے ساتھ جیسے خوبصورت آواز، فصیح لہجے یا غمگین لہجہ یا آیات کے معنوں کی توجہ کے حامل ہوتے ہیں تو سننے والا ان خصوصیات سے متاثر ہو جاتا ہے اور قاری کو آفرین یا مرحبا کہتا ہے۔

لیکن یہ بات یاد رکھنا چاہیے کہ ذکر یا تکبیر کا کہنا بھی خاموشی اور تلاوت کرنے کے آداب کے لیے موزوں ہو، یعنی تلاوت قرآن کے سننے والے ایسے اذکار کو جاری رکھیں اور کسی قسم کی بناوٹ یا دکھاوا اس میں موجود نہ ہو۔ دوسرے

یہ کہ زیادہ اونچی آواز سے یہ اذکار نہ کہیں بلکہ وقار اور طمانیت کے ساتھ ہوں۔ اگر ان اذکار کے کہنے میں ان خصوصیات کی رعایت نہ رکھی جائے تو حاضرین کی توجہ تلاوت سے ہٹ سکتی ہے اور وہ مکمل طور پر آیت قرآنی سے سبق حاصل نہیں کرسکتے۔ ساتھ ہی قرآن کی بے احترامی کا سبب بن جاتا ہے کیونکہ اس نے قرآن کی تلاوت سنتے وقت خاموشی اور توجہ سے سننے کا لحاظ نہیں رکھا۔

چودھواں ادب

آیات سجدہ کے وقت سجدہ کرنا

قرآن کریم میں پندرہ آیات ایسی ہیں جنہیں آیات سجدہ کہتے ہیں۔ قرآن کریم میں ان آیات میں سے جو بھی کوئی شخص پڑھے اس پر لازم ہے کہ وہ سجدہ کرے۔ چار آیات پر سجدہ لازم ہے اور جن سورتوں میں یہ آیات ہیں انہیں عزائم سورتیں کہتے ہیں۔ عزمیت کے معنی لغت میں عزم وارادہ کے ہیں۔ وہ سورتیں جن میں واجب سجدے ہیں جن کے پڑھنے اور سننے کے وقت سجدے کرنے کا ارادہ کیا جاتا ہے۔ اسی مناسبت سے انہیں عزم کہا گیا ہے یعنی خداوند عالم نے ان سورتوں میں سجدہ کا عزم لازمی حکم فرمایا ہے۔ ان کے علاوہ گیارہ دوسری جگہوں پر سجدہ کرنا مستحب ہے۔ مستحب سجدہ کو سجدہ مندوبہ بھی کہتے ہیں۔ قرآن کے واجب سجدے ان سورتوں میں ہیں:

(۱) سورہ حٰم سجدہ، نمبر ۳۲، آیت نمبر ۱۵ (۲) سورہ فصلت، نمبر ۴۱، آیت نمبر ۳۷ (۳) سورۂ والنجم، نمبر ۵۳، آخری آیت (۴) سورہ علق، نمبر ۹۶ کی آخری آیت۔

مستحب سجدے مندرجہ ذیل سورتوں میں ہیں:

(۱) سورہ نمبر ۷، اعراف، آخری آیت (۲) سورہ نمبر ۱۳، رعد، آیت ۱۵ (۳) سورہ نمبر ۱۶، نحل، آیت ۵۰ (۴) سورہ نمبر ۱۷، بنی اسرائیل، آیت ۱۰۹

(۵) سورہ نمبر ۱۹، مریم، آیت ۵۸ (۶) سورہ نمبر ۲۲، حج، آیت ۱۸ (۷) سورہ نمبر ۲۲، حج، آیت ۷۷ (۸) سورہ نمبر ۲۵، فرقان، آیت ۶۰ (۹) سورۂ نمبر ۲۷، نمل، آیت ۲۶ (۱۰) سورہ نمبر ۳۸، ص، آیت ۲۴ (۱۱) سورہ نمبر ۸۴، انشقاق، آیت ۲۱۔

آیات سجدہ کے احکام

کوئی شخص جب ایسی آیت کو پڑھے یا سنے جس میں واجب سجدہ ہو تو آیت کے تمام ہونے کے بعد فوراً سجدہ کرے۔ یاد رہے کہ سجدہ واجب ہونے کا سبب پوری آیت کا پڑھنا یا سننا ہے۔ اس لیے جب کسی آیت کا ایک حصہ پڑھا یا سنا جائے تو اس پر سجدہ واجب نہیں ہوتا اور اگر سجدہ کرنا بھول جائے تو جب بھی یاد آئے سجدہ کرے۔ یہ سجدہ کسی بھی چیز پر کیا جا سکتا ہے۔ چاہے وہ کھانے پینے کی چیزیں ہی کیوں نہ ہوں۔ اسی طرح اس سجدے میں قبلہ رو ہونا بھی ضروری نہیں سجدہ کی آیت کو ٹیپ ریکارڈ یا ریڈیو یا ٹیلی ویژن سے سنے تو شرط یہ کہ قاری براہ راست آیت سجدہ کی تلاوت کر رہا ہو تو سننے والے پر واجب ہے کہ سجدہ کرے لیکن اگر آیت سجدہ براہ راست نشر کی جا رہی ہو تو سننے والے پر سجدہ واجب ہو جاتا ہے جیسے ٹیلی ویژن، ریڈیو، اسپیکر سے آواز سنے تو سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ یہی فتویٰ اکثر مراجع کا ہے۔ جو کوئی واجب سجدہ بجالاتا ہے اسے چاہیے کہ سجدہ کے ارادے سے پیشانی زمین پر رکھے چاہے کوئی ذکر نہ پڑھے۔ اس میں ذکر پڑھنا مستحب ہے اور کوئی بھی ذکر پڑھ سکتا ہے لیکن بہتر ہے کہ یہ ذکر پڑھے جو امیر المومنینؑ سے

روایت کیا گیا ہے :

لا اله الا الله حقا حقا ، لا اله الا الله ایمانا و تصدیقا لا اله الا الله عبودیة ورقا سجدت لك یا رب تعبدا ورقا لا مستکبرا ولا مستنکفا بل انا عبد ذلیل خائف مستجیر .

یقیناً اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں میں اس پر ایمان رکھتا ہوں اور تصدیق کرتا ہوں اور اپنی بندگی کی رو سے اس کی وحدانیت کا اقرار کرتا ہوں۔ اپنی بندگی سے تیری عبودیت میں سر رکھا ہے مجھے تیری بندگی سے تکبر نہیں۔ میں ایک ذلیل بندہ ہوں، خوف زدہ ہیں اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔

سجدہ والی آیات نہ پڑھنے کی مذمت

جن آیات میں سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، قرآن پڑھنے والوں پر لازم ہے کہ جب وہ انہیں پڑھیں تو سجدہ کریں۔ بعض محافل میں یہ بات دیکھنے میں آتی ہے کہ قاری جب سجدہ والی آیت پر پہنچ جاتا ہے تو وہ سجدہ والی آیت نہیں پڑھتا۔ ایسا کرنا درست نہیں بلکہ یہ ناپسندیدہ طریقہ ہے۔ ہم قرآن پڑھنے والے کو یہ ہدایت کرتے ہیں کہ جب واجب یا مستحب سجدے کی آیت پر پہنچیں تو فوراً سجدہ کریں خصوصاً ایسا کرنے کی شرائط آسانی سے فراہم ہوں جسے شارع مقدس نے لازم قرار دیا ہے جسے ہم نے سجدہ کے احکام میں بیان کیا۔ آیات سجدہ اس لیے نازل ہوئی ہیں کہ مسلمان اسے دوسری آیات کی طرح پڑھیں اور خدا کی یاد میں اس کے حضور سجدہ کریں کیونکہ خدا کے حضور سجدہ کرنا سب سے بڑی اور بہترین عبادت ہے۔ حدیث میں ارشاد ہوا ہے کہ سجدہ کی مانند اور کوئی عبادت

نہیں۔

(تحریر الوسیلہ، امام خمینیؒ)

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا ہے کہ انسان جب سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے تو خدا کے تقرب میں ہوتا ہے۔

(تحریر الوسیلہ)

کیا یہ افسوس کا مقام نہیں کہ ایک آدمی سجدہ کرنے کے بجائے سجدہ والی آیات کو ترک کرے اور خدا کی طرف سے ملنے والے عظیم مرتبہ سے محروم ہو جائے۔ اس لیے تاکید کی جاتی ہے کہ تربیت کے ذمہ دار اور محترم اساتذہ قرآنی محافل میں اس مسئلے کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کریں۔ آیات سجدہ واجب ہوں یا مستحب ہوں پڑھی جائیں اور سننے والے بھی سجدہ کریں۔

خداوند عالم سے دعا کرتے ہیں کہ آیات سجدہ پڑھنے والوں کو خدا کے حضور سجدہ کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں میں شامل کرے۔

پندرھواں ادب

ختمِ قرآن

ختمِ قرآن بہترین اعمال میں سے ایک ہے۔ اکثر ایسے افراد جو قرآن کی تلاوت سے آگاہ ہیں روزانہ تھوڑی سی مقدار میں قرآن پڑھتے ہیں یا ہفتے میں ایک دفعہ اپنا وقت قرآن کی تلاوت کے لیے مخصوص کرتے ہیں۔ اگر چند لوگ ایسا نہیں کرتے ہیں تو کوشش کریں کہ اپنے پورے دن میں سے چند لمحوں کے لیے قرآن کی تلاوت کریں جو ایک قابلِ قدر کام ہے اور عام طور پر لوگ قرآن کی تلاوت کرتے وقت مختلف حصوں سے تلاوت کرتے ہیں اس لیے دونوں کو ہماری یہ نصیحت ہے کہ قرآن کی تلاوت کی ابتدا شروع سے کرنی چاہیے اور ترتیب سے کرنی چاہیے تاکہ قرآن مکمل طور پر پڑھ سکیں البتہ یہ بات اس کے منافی نہیں بعض مخصوص جگہوں پر مخصوص اوقات میں مخصوص سورتوں کے پڑھنے کی سفارش کی ہے۔ اس طرح تلاوت کرنے سے ایک کام کے دو اجر ملتے ہیں۔ ایک قرآن کی تلاوت کرنے کا دوسرا قرآن ختم کرنے کا۔

ائمہ معصومینؑ نے قرآن ختم کرنے کو بہترین عبادت قرار دیا ہے۔ ایک شخص نے جس کا نام زیری تھا امام سجادؑ سے پوچھا کہ عبادات کے اعمال میں سے کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ امامؑ نے فرمایا:

الحال المرتحل ، قلت وما الحال المرتحل ؟ قال : فتح القرآن و

ختمه كلما حل فی اوله ارتحل فی آخره .

وہ عمل جو آتا اور چلا جاتا ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ آکر جانے والا عمل کون سا ہے؟ فرمایا، قرآن پڑھنے کو شروع کرنا اور ختم کرنا یہ وقت جب قرآن شروع کر کے آخر تک پہنچائے۔

(بحارالانوار، ج ۸۹، ص ۲۰۴)

قرآن ختم کرنے والے کے لئے ایک مستجاب دعا

امام صادقؑ نے رسول خداؐ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

الفاتح الخاتم الذی یفتح القرآن و یختمه ، فله عند الله دعوة مستجابة

قرآن کی تلاوت شروع کر کے ختم کرنے والے کے لیے خدا کے نزدیک ایک مستجاب دعا ہے۔

(ہمان مدرک، ص ۲۰۵)

مکہ میں قرآن ختم کرنے کی فضیلت

خانۂ خدا اور مکہ معظمہ کے سفر کے دوران قرآن ختم کرنے کی زیادہ سے زیادہ تاکید کی گئی ہے۔ خدا کرے تمام مسلمان بیت اللہ کی زیارت سے مشرف ہوں۔ اپنے سفر کی قدر و قیمت جان لیں اور وہاں گزرنے والے لمحات کی قدر و قیمت کا احساس کریں اور باہر سڑکوں پر گھوم کر خریداری کرنے کے بجائے اپنے لیے آخرت کا توشہ حاصل کریں۔

اس سلسلے میں ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ پانچویں امام محمد باقرؑ نے

فرمایا:

من ختم القرآن بمکۃ لم یمت حتیٰ یریٰ رسول اللہ ﷺ و یریٰ منزلہ من الجنۃ.

جو کوئی شخص مکہ معظمہ میں قرآن کریم ختم کرلے تو وہ دنیا میں رسول اکرم کی زیارت کرے گا اور بہشت میں اپنی جگہ دیکھنے کے بعد مرے گا۔

(بحارالانوار، ج ۸۹، ص ۲۰۴)

خداوندا ہمیں اپنے گھر کی زیارت کی توفیق عطا فرما اور وہاں جاکر تمام مسلمانوں کو یہ اعمال بجالانے کی توفیق عطا فرما اور ہمیں ان میں سے قرار دے جو تیرے گھر کی ہمسائیگی میں نورانی کتاب کو شروع سے آخر تک پڑھیں تاکہ تیرے پیغمبر کے جمال کا دیدار کریں اور ہم تمام کو اہل بہشت میں سے قرار دے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم دنیا میں اپنے آخرت کے مقام کو دیکھ لیں۔

قرآن کریم ختم کرنے کے بعد ہدیہ کرنے کا ثواب

عبادات جسے ایک انسان انجام دیتا ہے دو قسموں میں ہیں:

(۱) واجب (۲) مستحب۔

(۱) واجب: عمل کا انجام دینا ہر مکلّف پر واجب ہے لیکن مستحب عمل کو انجام دینے میں انسان کو اختیار ہے اگر کوئی مستحب عمل کو بجالائے تو ثواب ملے گا اور معنوی طور پر اس کے درجات میں بلندی ہوگی لیکن اگر اس عمل کے بجالانے کی توفیق نہیں ہوئی تو پوچھ گچھ نہیں ہوگی۔ بعض لوگ جب مستحب عمل بجالاتے ہیں تو اس فکر میں رہتے ہیں کہ انہیں ثواب ملے لیکن اگر ہم دور اندیشی اختیار

کریں تو اپنے مستحب اعمال کا دگنا ثواب لے سکتے ہیں۔ ان مستحب اعمال کو ایسے لوگوں کے لیے ہدیہ کرنا جن کا حق ہم پر ہو، جیسے پیغمبر، ائمہ معصومینؑ، ماں باپ، اساتذہ و اقربا۔

ہم ان کے حقوق کو اس طرح ادا کر سکتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ اجر حاصل کر سکتے ہیں۔ اس طرح اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں کئی مرتبہ قرآن ختم کرتا ہے تو اس پر لازم ہے کہ ان کو ایسے لوگوں کے لیے ہدیہ کرے جن کے حقوق اس کے گردن پر ہوں جیسے پیغمبرؐ، اس کے ماں باپ۔

ایک شخص نے جس کا نام علی بن مغیرہ تھا۔ امام موسیٰ بن جعفرؑ کی خدمت میں پہنچ کر عرض کیا کہ میں ماہ رمضان میں کئی مرتبہ قرآن ختم کرتا ہوں۔ جب عید فطر کا دن آتا ہے تو ان میں سے ایک پیغمبر اکرمؐ کے نام، ایک حضرت علیؑ کے نام، ایک جناب فاطمہؑ کے نام یہاں تک کہ تمام ائمہؑ کے نام اور ایک آپؑ کے نام کیا۔ کیا میرے اس عمل میں کوئی اجر ہے؟

امامؑ نے فرمایا کہ تمہارے لیے اس کی جزا یہ ہے کہ تم ان لوگوں کے ساتھ محشور ہو گے۔

میں نے کہا، اللہ اکبر کیا مجھے اتنا اجر ملے گا۔

امامؑ نے تین مرتبہ کہا، ہاں۔

(بحار الانوار، ج ۹۵، ص ۵)

سولھواں ادب

قرآن حفظ کرنا

قرآن کے ادب میں سے قرآن کا حفظ کرنا ایک خصوصی منزلت رکھتا ہے۔ وہ بھی اس حد تک کہ امام جعفر صادقؑ نے دعا کرتے وقت فرمایا کہ خدا ان کے لیے قرآن کا ختم کرنا پسندیدہ قرار دے۔

اللّٰھم فحبب الینا حسن تلاوتہ و حفظ آیاتہ .

بار خدایا قرآن کی اچھی طرح تلاوت کرنا اور اس کا حفظ کرنا ہمارے لیے محبوب قرار کر دے۔

(اصول کافی، ج ۲، ص ۱۷ ۳)

انقلاب اسلامی کی برکتوں میں سے ایک نعمت ملت ایران کو یہ نصیب ہوئی ہے کہ قرآن کریم حفظ کرنے کا رواج مختلف طبقات زندگی میں رائج ہو گیا ہے۔ انقلاب اسلامی سے قبل حافظ قرآن کی تعداد انگلیوں پر گنی جا سکتی تھی۔ جمہوری اسلامی انقلاب کے بعد نوجوانوں کے درمیان حفظ قرآن زیادہ سے زیادہ رائج ہوا ہے۔ پوری مملکت ایران میں ادارے اور تنظیمیں قرآن حفظ کرنے کے لیے وجود میں آئی ہیں اور قرآن کی خدمت میں مشغول ہیں۔ ان کوششوں کے زیر سایہ ہزاروں افراد قرآن کے حفظ کرنے میں مشغول ہیں۔ قرآن کے عاشقوں میں سے ایسے حافظ پائے جاتے ہیں جن کی مثال کم ملتی ہے یا جن کی مثال نہیں ملتی ہم تمام اداروں اور تنظیموں کے لیے زیادہ سے زیادہ اجر و ثواب کی زیادہ

سے زیادہ دعا کرتے ہیں۔ اس کے لیے ادارہ کی کتاب ''عصر حاضر کا معجزہ'' پڑھیں جس میں قرآنی نونہالوں صادق وزیری، زہرا وزیری اور فاطمہ وزیری کے حالات کی تفصیل ہے۔

قرآن کے حفظ کرنے کا اہتمام

باوجود ان تمام کوششوں کے حفظ قرآن کا مرحلہ ہماری مملکت میں قابل قبول حد تک نہیں پہنچا کیونکہ قرآن کی ثقافت کی ترویج کے لیے اور اسلام دشمن ثقافتوں کے حملوں سے اسے محفوظ رکھنے کے لیے زیادہ سے زیادہ قرآنی پروگراموں کو اجراء کرنا اور قرآن کو حفظ کرنا ضروری ہے۔ مملکت کے قرآنی اور ثقافتی ذمے داروں پر لازم ہے کہ وہ ایسے پروگرام تشکیل دیں اور مادی اور معنوی پروگرام مرتب کریں تاکہ قرآن کریم حفظ کرنے کے لیے مناسب ماحول فراہم ہو اور ساتھ ہی قرآن کو حفظ کرنے والوں کا مقام بھی معاشرے میں معین کریں تاکہ تمام لوگوں کو قرآن کو حفظ کرنے کا شوق پیدا ہو۔ خصوصاً نئی نسل کے اندر جو اس مملکت اسلامی کا حصہ ہیں۔ ساتھ ہی قرآن کریم کے حفاظ کرام بھی خداوند عالم سے مدد لیتے ہوئے اس قرآنی جہاد کی چوٹی تک پہنچنے کے لیے حافظان قرآن کی تربیت کا اہتمام کریں۔ کیا ہی اچھا ہو تاکہ ہم مسلمانوں میں سے ہر ایک اپنی جگہ اپنے وقت میں سے تھوڑا وقت قرآن کی چند آیات، چند سورتوں کو حفظ کرنے کے لیے مخصوص کرے اور اسے اپنی زندگی میں ہمیشہ کے لیے زادِ راہ بنائے۔

قرآن کے حفاظ عذابِ الٰہی سے دور ہیں

جو افراد قرآن کا کچھ حصہ یا پورا قرآن کریں حفظ کر چکے ہیں حقیقت میں انہوں نے اپنے دل و جان کو قرآن کے نور کا مستقر قرار دیا ہے اور ایسا دل قیامت کے دن کبھی بھی عذاب میں گرفتار نہیں ہو گا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا:

لا یعذب اللّٰہ قلبا و عی القرآن .

خداوند عالم کسی ایسے دل پر عذاب نازل نہیں کرے گا جس نے قرآن کی حفاظت کی ہو۔

(وسائل الشیعہ، ج ۴، ص ۸۲۵)

حافظ قرآن ہر حال میں اور اکثر اوقات اپنے دل سمیت قرآن میں مشغول رہتا ہے اور آیات الٰہی کو یاد رکھنے کے لیے ہر وقت اس کی زبان پر کلام خدا رہتا ہے اور وہ کلام خدا کی تلاوت کرتا ہے۔ اس کی زبان گناہ کے گرد نہیں گھومتی۔ ایک ایسا حافظ جہاں آیات قرآنی ہوں کسی گناہ کے خیال کو جگہ نہیں دیتا۔ لہذا اس قسم کا انسان آہستہ آہستہ الٰہی انسان بن جاتا ہے اور اسے استحقاق پیدا ہوتا ہے کہ وہ اپنی خصوصیات سے بہرہ مند ہو جائے۔

حفظ قرآن کے محصولات

قرآن کا حفظ کرنے والا خدا سے مغفرت حاصل کرتا ہے۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

من قراء القرآن عن حفظہ ثم ظن ان اللّٰہ تعالٰی لا یغفرلہ فھو ممن

استهزء بآیات اللّٰہ .

جو کوئی شخص، قرآن کو منہ زبانی پڑھے اور اس کے بعد یہ گمان کرے کہ خدا نے اس کی بخشش نہیں کرے گا تو ایسا شخص ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے خدا کی آیات کی توہین کی ہے۔

(مستدرک الوسائل، ج ٦، ص ٢٦٩)

لہذا قرآن کے حافظ کو چاہیے کہ وہ خدا کی مغفرت اور بخشش کا امیدوار رہے اور کوشش اور عمل کے ذریعے قرآن کے احکام پر عمل کرتے ہوئے خود کو اہل جنت میں سے قرار دے۔

الٰہی سفیروں کے ہمراہ

حضرت صادقؑ نے ارشاد فرمایا:

الحافظ اللقرآن الحامل به مع السفر اکرام .

قرآن کا وہ حافظ جو قرآن پر عمل کرتا ہے وہ الٰہی سفیروں کے ہمراہ ہو گا جو بڑے بزرگ اور نیکوکار ہیں۔

(اصول کافی، ج ٢، ص ٣٣١)

الٰہی سفیروں کے ساتھ ہم نشینی سے بڑھ کر اور کون سی نعمت ہو سکتی ہے خوشحال ہو ان لوگوں کا جو قرآن کے حافظ ہیں اور ا پر عمل کرتے ہیں۔

بہشت میں حافظ قرآن کے درجات

پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا:

عدد درج الجنة عدد آی القرآن ، فاذا دخل صاحب القرآن الجنة

قیل له ارق واقرا لکل آیة درجة ، فلا تکون فوق حافظ القرآن درجة .

بہشت کے درجات کی تعداد قرآن کی آیات کے برابر ہیں جب ایک حامل قرآن بہشت میں داخل ہوگا تو اس سے کہا جائے گا کہ قرآن کی ایک آیت پڑھتے جاؤ اور آگے بڑھتے جاؤ کیونکہ حافظ قرآن کے درجہ سے بڑھ کر بہشت میں اور کوئی درجہ نہیں ہے۔

(بحارالانوار، ج۸۹، ص۲۲)

ایک مومن اور مسلمان کی انتہائی تمنا بہشت تک رسائی ہے جس کے درجات کی تعداد قرآن کریم کی آیات کے برابر ہیں جو لوگ حامل قرآن ہوں گے ان سے کہا جائے گا کہ پڑھتے چلے جاؤ اور درجات میں بڑھتے چلے جاؤ۔

اس لیے دنیا میں حافظ قرآن جس کی قرآنی آیت خمیر بن چکی ہوگی اور اس کی آیات پر عمل کرنے کے زیر سایہ قرآن کے درجات تک پہنچ جائے گا۔ اس قسم کا حافظ جب بہشت میں پہنچ جائے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ پڑھتے جاؤ اور بہشت میں بڑھتے جاؤ۔ ادھر وہ لب کھولے گا اور پڑھے گا ادھر درجات میں اضافہ ہوتا جائے گا۔

قرآن کے حفظ کرنے میں مشقت برداشت کرنے کا اجر

بعض لوگ قرآن کو حفظ کرنا چاہتے ہیں لیکن خیال کرتے ہیں کہ قرآن کو حفظ کرنا مشکل اور باعث مشقت کام ہے یا یہ گمان کرتے ہیں کہ ان کا حافظہ کمزور

ہے اور ان کے لیے قرآن کا حفظ کرنا مشکل ہے۔ اس سلسلے میں امام صادقؑ نے ایسے افراد کے لیے دو اجر کا وعدہ کیا ہے۔ آپؑ نے فرمایا:

ان الذی یعالج القرآن و یحفظه نمشقة منه و قلة حفظ له اجران .

جو شخص قرآن حفظ کرنے لگے اور حافظ کی کمی کی وجہ سے اسے زیادہ مشقت کرنی پڑے تو ایسے حافظ کے لیے خدا نے دو اجر رکھے ہیں۔ ایک تو قرآن حفظ کرنے کی اور دوسرے حافظے کی کمی کی وجہ سے اسے زیادہ مشقت کرنی پڑی ہے۔

قرآن فراموش نہ کرنے کی دعا

رسول خداؐ نے فرمایا، کیا تم چاہتے ہو میں تمہیں ایسی دعا سکھاؤں کہ جس کو پڑھنے سے تم قرآن نہ بھول سکو اور حضور اکرمؐ نے یہ دعا پڑھی:

اللهم ارحمنی بترك معاصیك ابدا ما ابقیتنی وارحمنی من تکلف ما لا یعنینی وارزقنی حسن المنظر فیما یرضیك عنی والزم قلبی حفظ کتابك کما علمتنی وارزقنی ان اتلوه علی النحو الذی یرضیك عنی .

اللهم نور بکتابك بصری ، واشرح به صدری ، و فرح به قلبی ، اطلق به لسانی ، استعمل به بدنی ، وقونی علی ذلك واعنی علیه انه لا معین علیه الا انت لا اله الا انت .

خدایا جب تک میری زندگی ہے مجھے توفیق دے کہ میں تیری نافرمانی نہیں کروں۔ مجھ پر رحم فرما کہ میں ایسی مشقت برداشت کروں جو میرے لیے ضروری نہیں اور مجھے ایسے کاموں میں اچھائی دکھا جس میں تیری خوشنودی ہو اور

میرے دل کو قرآن کی تلاوت میں مشغول رکھ اور جس طرح تو نے مجھے سکھایا ہے مجھے توفیق عطا فرما کہ میں اچھے طریقے سے اس کی تلاوت کروں۔

خدایا قرآن کو میری آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دے اور دل کو کھول دے اور شاد فرما اور زبان کی گرہ کھول دے اور اس کے ذریعے میرے بدن سے کام لے۔ اس کے ذریعے مجھے قوت عطا فرما اس کے ذریعے میری مدد فرما کیونکہ مدد تیری ذات کے سوا اور کسی سے نہیں ہو سکتی اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔

(اصول کافی، ج۲، ص ۴۲۰)

سترھواں ادب

قرآن کی عظمت اور اس کا احترام

قرآن کے احترام اور عظمت کے عنوان کے تحت جو مسائل بیان ہو جائیں گے ایسے احکام پر مبنی ہیں جو قرآن کے ظاہری احترام پر مبنی ہیں۔ ان پر عمل کر کے قرآن کی عظمت اور اس کے تقدس کی حفاظت کی جا سکتی ہے۔ قرآن کے بارے میں مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیے:

(۱) قرآن کو کسی مناسب جگہ پر رکھا جائے:

قرآن کے احترام کے مظاہر میں سے ایک یہ ہے کہ قرآن کو ایسی جگہ رکھا جائے جہاں اس کی بے ادبی نہ ہو۔ اس بارے میں مندرجہ ذیل باتوں پر عمل کیا جائے:

۱) قرآن پر غلاف چڑھایا جائے اور جلد بنائی جائے کہ پڑھنے کے دوران اور دوسرے وقتوں میں گرد و غبار سے محفوظ رہے۔

۲) قرآن کو بلند جگہ پر رکھا جائے اور بچوں کی پہنچ سے دور رکھا جائے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ بچے قرآن سے کھیلیں اور اسے گرا دیں۔ قرآن کو پڑھنے کے علاوہ بلند مقام پر رکھیں۔

۳) جس جگہ قرآن رکھا جائے وہ بلند ہو اور پھر قرآن پر کوئی دوسری کتاب بھی نہ رکھی جائے۔

(۲) قرآن کے سامنے مؤدب ہو کر بیٹھنا چاہیے:

بعض قرآنی محفلوں اور مجلسوں میں دیکھا جاسکتا ہے کہ ان محافل میں بیٹھے ہوئے افراد مؤدب نظر نہیں آتے جیسے قرآن زمین پر رکھ کر بیٹھ جاتے ہیں یا اس کی طرف دیکھتے نہیں یا پاؤں کو اس کے سامنے کی طرف پھیلا کر بیٹھتے ہیں یا قرآن کو ہاتھ میں لے کر تسبیح سے کھیلتے رہتے ہیں یا ان کا بیٹھنا قرآن کے ادب کے خلاف ہوتا ہے۔

اس سلسلے میں ہم نے بہتر سمجھا کہ عارف اور مفسر مولی فیض کاشانی کی باتوں کو نقل کریں۔ اس بارے میں انہوں نے لکھا ہے کہ قاری قرآن کو چاہیے کہ قاریٔ قرآن کے چہرے سے بھی قرآن کی محفل میں ادب کا اظہار ہو۔ تلاوت کرتے وقت مناسب ہے کہ قبلہ رخ ہو کر اپنے سر کو جھکا کر دو زانو ہو کر بیٹھے اور کسی چیز پر تکیہ نہ کرے اور اس کے بیٹھنے کے انداز میں چہرے سے متکبرانہ انداز ظاہر نہ ہو۔ خواہ وہ اکیلا ہی کیوں نہ بیٹھا۔ وہ یوں محسوس کرے کہ یا تو وہ خدا کے سامنے ہے یا پھر اپنے استاد کے سامنے۔

(المحجۃ البیضاء، ج ۲، ص ۲۱۹)

زمانۂ قدیم سے یہ ایک اچھا طریقہ چلا آرہا ہے کہ وہ لوگ جو قرآن کی تلاوت کرتے ہیں رحل سے استفادہ حاصل کرتے ہیں۔ اس طرح اپنی اولاد کو بھی قرآن کا احترام کرنے کا حکم دیں۔

(۳) قبلہ رخ ہو کر بیٹھنا:

بہتر ہے کہ قرآن کی تلاوت کے وقت انسان قبلہ رخ ہو کر بیٹھے۔ بالکل

اس طرح جیسے نماز میں قبلہ رخ ہوتے ہیں۔ قرآن کی تلاوت کے وقت بھی قبلہ رخ ہونے سے انسانی افکار ایک نکتہ پر مرکوز ہو جاتے ہیں اور تلاوت کرنے والے پر اس کا زیادہ سے زیادہ اثر ہوتا ہے۔

بنیادی طور پر ایک انسان جب قرآن پڑھنے لگتا ہے چاہے وہ بیٹھا ہو یا کھڑا ہو ہر حالت میں کسی نہ کسی طرف اس کا رخ ہوگا، لیکن سب سے بہتر یہ ہے کہ اس جگہ کی طرف رخ کرے جو تمام روئے زمین میں مقدس مقام ہے اور خداوند عالم نے تمام مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ اپنی نماز اور تمام عبادتوں میں اس کی طرف رخ کرلیں۔ شاید اس کا راز یہ ہو کہ ایک انسان جب قبلہ کی طرف رخ کرتا ہے تو خدا کے حضور اس کے دل میں انکساری پیدا ہوتی ہے۔ اس لیے قرآن کی تلاوت کے وقت قبلہ رخ ہونے میں انسان پر زیادہ سے زیادہ اثر ہوتا ہے اور تلاوت کرنے والے کے دل وجان پر اثر انداز ہوتی ہے۔

(۴) قرآن کی تلاوت مسلسل کرنا:

ایک چیز جو تمام مسلمانوں کے گھر میں پائی جاتی ہے وہ آسمانی کتاب قرآن ہے۔ یہ کتاب انسانی زندگی کے لیے ایک کتاب اور آسمانی پیغام ہے۔ ہر مسلمان گھرانہ اسے متبرک سمجھتا ہے اور اس سے مدد حاصل کرتا ہے۔ کم از کم ایک نسخہ قرآن کا ضرور رکھتا ہے۔ قرآن کو گھروں میں رکھنے کے بہت سے فائدے ہیں۔ ان میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ جس گھر میں قرآن ہوتا ہے شیطان وہاں سے بھاگ جاتا ہے۔ لیکن اس بات کا خیال رکھا جائے کہ قرآن کی تلاوت ضرور کی جائے۔ کیونکہ قرآن گھر میں رکھنا اور اس کا تلاوت نہ کرنا اس کی بے حرمتی ہے۔

ہمارے چھٹے امام، امام محمد باقرؑ سے نقل کرتے ہیں :

· انه ليعجبني ان يكون في البيت مصحف يطرد الله عز و جل به الشياطين .

مجھے یہ بات پسند ہے کہ کسی گھر میں قرآن موجود ہو تا کہ خدا اس گھر سے شیطان کو دور کرے۔

(وسائل الشیعہ، ج ۴، ص ۸۵۵)

ایک اور روایت میں امام صادقؑ فرماتے ہیں : تین چیزیں خدا کے حضور انسان کی شکایت کریں گی۔ ان میں سے ایک قرآن ہے۔

و مصحف معلق قد وقع عليه الغبار لا يقرأ فيه .

اور وہ قرآن جس کی تلاوت نہیں کی جائے اور اس پر گرد و غبار جمی رہے۔

(اصول کافی، ج ۲، ص ۴۴۹)

(۵) وہ مواقع جہاں تلاوت کرنا مناسب نہیں :

سات جگہوں پر تلاوت قرآن کرنا منع ہے۔ امام علیؑ نے ایک روایت میں فرمایا :

سبعة لا يقرؤون القرآن : الراكع والساجد و في الكنيف و في الحمام و الجنب ونفساء والحائض .

سات افراد کو قران نہیں پڑھنا چاہیے : (۱) رکوع کی حالت میں (۲) سجدے کی حالت میں (۳) رفعِ حاجت کی حالت میں (۴) غسل کی حالت میں (۵) جنابت کی حالت میں (۶) نفاس کی حالت میں (۷) حیض کی حالت میں۔

(وسائل الشیعہ، ج ۴، ص ۸۸۵)

امیر المومنینؑ کے اس کلام کی روشنی میں شیعہ فقہانے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ ان موارد میں قرآن پڑھنا مکروہ ہے اور صرف تین موارد میں سات آیتوں سے زیادہ پڑھنا مکروہ ہے لیکن ان سے کم پڑھنے میں کوئی ممانعت نہیں البتہ ان سورتوں کو نہیں پڑھ سکتے جس میں سجدہ واجب ہو۔ اس کا ایک حرف بھی پڑھنا حرام ہے۔

(عروۃالوثقیٰ، ج ۱، ص ۲۰۳)

اٹھارواں ادب

تلاوت تمام کرنے کا طریقہ

جب تلاوت قرآن ختم کی جارہی ہو تو کیا کہنا چاہیے اس سلسلے میں کوئی روایت یا حدیث موجود ہے؟

یہ وہ سوال ہے جو اکثر قرآنی محفلوں اور مجلسوں میں پوچھا جاتا ہے یا بعض قرآن کی تلاوت پر کام کرنے والوں کے ذہن میں یہ پیدا ہوتا ہے۔ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اس بارے میں روایات موجود ہیں۔ ان میں سے دو روایات نقل کرتے ہیں جو حدیث کی شیعہ کتب میں پائی جاتی ہیں۔

"صدق اللّٰہ العلی العظیم"

علامہ مجلسی نے اپنی کتاب بحار الانوار، ج ۷۵، ص ۴۳ پر ایک روایت نقل کی ہے جس کا مقدمہ یوں ہے کہ جس وقت پیغمبر اکرمؐ مبعوث بہ رسالت ہوئے تو حضرت علیؑ کو حکم دیا کہ ایک خط لکھ کر کافروں، عیسائیوں اور یہودیوں کو دین اسلام کی دعوت دیں اور اس خط کا متن جبرائیل امین نے حضور اکرمؐ پر وحی کی۔ جس وقت یہ خط یہودیوں کے پاس پہنچا تو انہوں نے اپنے عالم سماویل (ابن سلام) کو دکھایا۔ اس نے خط پڑھنے کے بعد چند سوالات جمع کیے تا کہ پیغمبر اکرم کو بھیجے جائیں۔ ساتھ ہی کہا کہ اگر ان سوالات کے صحیح جواب دیئے تو میں یہودیت کو ترک کر کے مسلمان بن جاؤں گا۔ ان سوالات میں سے ایک سوال یہ بھی پوچھا

تھا:

فاخبرنی ما ابتداء القرآن و ما ختمه ؟ قال : یا ابن سلام ، ابتداؤه "بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم" و ختمه " صدق اللّٰه العلی العظیم".

اے محمدؐ مجھے بتائیں کہ قرآن کی ابتدا اور انتہا کیسے کریں؟

پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: اے ابن سلام قرآن کی ابتدا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور اسے صدق اللہ العلی العظیم پڑھ کر ختم کرتے ہیں۔

علامہ مجلسیؒ نے یہ روایت کئی جگھوں پر دیکھی ہے۔ ایک جگہ پر صدق اللہ العلی العظیم کی جگہ صدق اللہ العظیم بھی ہے لہذا ان دو عبارتوں میں سے کوئی بھی قرآن ختم کرتے وقت کہنا بہتر ہے لیکن پہلی روایت بہتر و برتر ہے۔

پہلی روایت عمل ام داؤد سے مربوط ہے جسے امام جعفر صادقؑ سے نقل کیا ہے جو پندرہ رجب کو بجالایا جاتا ہے۔ ان اعمال کا بعض حصہ قرآن کی بعض سورتوں کا پڑھنا ہے۔ امام جعفر صادقؑ نے ام داؤد سے فرمایا کہ قرآن کی تلاوت ختم ہونے کے بعد صدق اللہ العلی العظیم قبلہ رو ہو کر پڑھا کرو۔

(امامؑ کی باتوں کا سلسلہ جاری ہے لیکن ہم اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔)

(بحار الانوار، ج ۹۵، ص ۴۰۰)

اس روایت سے بھی استفادہ ہوتا ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت کو "صدق اللہ العلی العظیم" کے ساتھ اختتام تک پہنچایا جائے۔

انیسواں ادب

قرآن کی تلاوت کے بعد کی دعا

قرآن کی تلاوت کے بعد دعا کی ضرورت

ہم نے تیسرے ادب کے ذیل میں لکھا تھا کہ تلاوت قرآن شروع کرنے سے پہلے دعا پڑھنا قرآن کی تلاوت کے آداب میں سے ایک ہے۔ دعا کی اکثر جگھوں میں سے ایک جگہ قرآن کی تلاوت کے بعد ہے۔

جو شخص اکیلے میں تلاوت کے آداب کی رعایت کرتے ہوئے قرآن کی تلاوت کرتا ہے تو اس بات کی امید ہے کہ اس کی دعا کی قبولیت کی امید زیادہ ہے کیونکہ قرآن کی نورانیت اس کی زبان و مکان کو بھی نورانی بنا دیتی ہے اور اکثر اوقات اسی نورانیت کے زیر سایہ قرآن کی تلاوت کرنے والے کی حالت بھی روحانی اور معنوی طور پر بدل جاتی ہے۔ اس کے نتیجے میں دعا کی قبولیت کے لیے فضا سازگار ہو جاتی ہے۔ قرآنی جلسوں میں دو اسباب کی بنا پر ان عادات کی رعایت کرنا زیادہ مناسب ہے۔ اس قسم کی مجالس عام طور پر مساجد اور مقدس مقامات پر منعقد ہوتی ہیں جن کی شرافت و تقدس پورے محفل کے تقدس کو دوگنا کرتی ہے اور یہاں دعا کی قبولیت یقینی ہو جاتی ہے۔ قرآنی جلسوں اور محفلوں میں دین دار اور صالح افراد جمع ہوتے ہیں۔ خصوصاً نوجوان زیادہ ہوتے ہیں۔ ایسی محفلوں میں ایسے نوجوان زیادہ آجاتے ہیں جو گناہ و معصیت میں مبتلا نہیں ہوتے اور ساتھ ہی

اجتماعی محافل میں زیادہ دعائیں قبول ہوتی ہیں۔اس لیے اکثر قرآنی محافل کا اہتمام ہوتا ہے۔

دعا کسی بھی زبان میں ہو بہتر ہے۔یہ تاکید کی گئی ہے کہ ائمہ معصومینؑ کی دعاؤں سے استفادہ کیا جائے۔ہم قرآن دوست، بھائی بہنوں سے استدعا کرتے ہیں کہ قرآنی محفلوں کے آخر میں ائمہ معصومینؑ سے مروی دعاؤں سے استفادہ کریں اور یہاں پر ہم دو مخصوص دعائیں ذکر کریں گے جو قرآن کی تلاوت کے بعد کے لیے ذکر کی گئی ہیں۔

پہلی دعا

حدیث کی کتب میں یہ ہے کہ جب امام جعفر صادقؑ قرآن کی تلاوت سے فارغ ہوتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے :

اللھم انی قد قرات ما قضیت من کتابك الذی انزلت علی نبیك الصادق فلك الحمد ربنا .

اللھم اجعلنی ممن یحل حلاله و یحرم حرامه ، و یؤمن بمحکمه و متشابهه ، واجعله لی انسا فی قبری ، و انسا فی حشری ، واجعلنی ممن ترقیه بکل ایة قراھا درجة فی اعلا علیین امین یا رب العالمین .

خداوندا میں تیری اس کتاب کی تلاوت کرتا ہوں جسے تو نے اپنے سچے پیغمبرؐ پر نازل فرمائی ہے۔پروردگار تمام تعریفیں تیرے لیے مناسب ہیں۔
میرے پروردگار مجھے ان لوگوں میں سے قرار دے جو اس کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام سمجھیں اور محکم اور متشابہ پر ایمان لانے والے ہوں۔

خداوندا قرآن کو میری قبر میں ہمدم اور ہم نشین قرار دے۔ مجھے ان لوگوں میں سے قرار دے جو قرآن کی تلاوت کرتے ہیں تو ایک درجہ بلند ہو جاتا ہے اور میری دعا کو قبول فرما۔

(بحارالانوار، ج۸۹، ص۲۰۲)

دوسری دعا

پیغمبر اکرمؐ کے صحابہ میں سے ایک صحابی حذیفہ کہتے ہیں کہ وہ رسول اکرمؐ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے تو آپؐ نے سورہ بقرہ کی تلاوت کی۔ جب آپؐ اس کی تلاوت سے فارغ ہوئے تو وہی دعا پڑھی جسے ختم قرآن میں پڑھتے تھے۔ وہ دعا یوں ہے:

اللهم ارحمني بالقرآن واجعله لي اماما و نورا و هدى و رحمة، اللهم ذكرني منه ما نسيت، و علمني منه ما جهلت، وارزقني تلاوته آناء الليل والنهار، واجعله حجة لي يا رب العالمين.

میرے پروردگار! قرآن کے وسیلے سے مجھ پر رحم فرما۔ قرآن کو میرا امام اور رہنما، نور و ہدایت و رحمت کا باعث بنا۔ خداوندا میں نے اس میں سے جو کچھ بھلا دیا ہے اسے یاد دلا اور جو کچھ میں نہیں جانتا اسے سکھا۔ دن رات اس کی تلاوت کی توفیق عطا فرما۔ اے میرے پروردگار قرآن کو میرے لیے دلیل و رحمت قرار دے۔

(المحجۃ البیضاء، ج۲، ص۲۴۷)

بیسواں ادب

قرآن ختم کرنے کی دعا

قرآن کا ختم کرنا مسلمانوں کے درمیان مروجہ مراسم میں سے ایک ہے اور ائمہ معصومینؑ نے اکثر مواقع پر اس کا ذکر کیا ہے۔ قرآن ختم کرنا ایک توفیق ہے جو اس کے نیک بندوں کو ملتی ہے۔ اس طرح قرآن کو ختم کرنے والے اس عظیم نعمت کی قدر و قیمت کو جان لیں کیونکہ ختم قرآن توفیقات الٰہی کے دروازوں میں سے ایک ہے جو انسان کے لیے کھول دیا گیا ہے۔ انھیں چاہیے کہ اس موقعیت سے استفادہ کریں اور خداوند عالم سے دعا مانگتے ہوئے ہمیشہ کے لیے اس توفیق کے طلب گار رہیں۔ درحقیقت دعا قران کے معارف میں سے خوشہ چینی کرنا اور زیادہ سے زیادہ اس کی توفیق کے طلب گار رہ کر معارف قرآنی سے آگاہی حاصل کرنا ہے۔

ختم قرآن کے وقت دعا سنت ہے

ختم قرآن کے وقت کوئی بھی دعا پڑھی جا سکتی ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ خدا سے حاجت طلب کرنا اور دعا کرنا ائمہ معصومینؑ سے سیکھا جائے۔ یہاں ہم ائمہ معصومینؑ سے قرآن ختم کرنے کی تین دعائیں نقل کرتے ہیں:

پہلی دعا:

عاصم قرأ سبعہ میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے زر بن جوشن سے نقل کیا ہے

کہ میں نے کوفہ کی مسجد میں شروع سے آخر تک قران پڑھ کر امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کو سنایا۔ آخر میں آپؑ نے مجھ سے فرمایا اے زر جس وقت تم قرآن کو ختم کرو تو یہ دعا پڑھنا کیونکہ میرے حبیب رسولؐ نے حکم دیا ہے کہ قرآن ختم کرتے وقت اپنے خالق ومالک کو اس طرح پکاریں :

اللهم انی اسئلك اخبات المخبتين ، و اخلاص الموقنين، و مرافقة الابرار ، و استحقاق حقائق الايمان ، والغنيمة من كل بر، والسلامة من كل اثم و وجوب رحمتك و عزائم مغفرتك ، والفوز بالجنة والنجاة من النار .

میرے پروردگار ! میں تجھ سے خاشعین کی فروتنی ، صاحبان یقین کا اخلاص چاہتا ہوں نیکو کاروں کی دوستی کا سوال کرتا ہوں۔ ایمان کے حقائق تک پہنچنے کا طلب گار ہوں۔ ہر سلامتی ونیکی کے کام کو غنیمت جانتا ہوں۔ ہر گناہ سے نجات مانگتا ہوں۔ تیری رحمت سے امیدوار ہوں۔ گناہوں کی بخشش کا امیدوار ہوں۔ جہنم سے رہائی، جنت کی درخواست کرتا ہوں۔

(بحار الانوار، ج ۸۹، ص ۲۰۷)

دوسری دعا :

مرحوم علامہ مجلسی نے اپنی کتاب بحار الانوار میں نقل کیا ہے۔ امام علیؑ قرآن ختم کرتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے :

اللهم اشرح بالقرآن صدری ، واستعمل بالقرآن بدنی و نور بالقرآن بصری ، واطلق بالقرآن لسانی، واعنی علیه ما ابقیتنی فانه لا حول

ولا قوة الا بك .

میرے پروردگار میرے سینے کو قران کے ذریعے کھول دے۔ میرے بدن سے قران کے لیے کام لے۔ میری آنکھوں کو قرآن کے ذریعے نور عطا فرما۔ میری زبان کو قرآن کے لیے خالص کردے۔ جب تک زندہ ہوں قرآن کی راہ میں میری مدد فرما کوئی قدرت وطاقت سوائے تیرے نہیں۔

تیسری دعا:

ختم قران کی جامع اور کامل دعا وہ ہے جسے سید الساجدین حضرت امام زین العابدینؑ نے فرمایا جو یوں ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَعَنْتَنِىْ عَلٰى خَتْمِ كِتَابِكَ الَّذِىْ اَنْزَلْتَهُ نُوْرًا جَعَلْتَهُ مُهَيْمِنًا عَلٰى كُلِّ كِتَابٍ اَنْزَلْتَهُ وَ فَضَّلْتَهُ عَلٰى كُلِّ حَدِيْثٍ قَصَصْتَهُ وَ فُرْقَانًا فَرَقْتَ بِهٖ بَيْنَ حَلَالِكَ وَ حَرَامِكَ وَقُرْاٰنًا اَعْرَبْتَ بِهٖ عَنْ شَرَايِعِ اَحْكَامِكَ وَ كِتَابًا فَصَّلْتَهُ لِعِبَادِكَ تَفْصِيْلًا وَ وَحْيًا اَنْزَلْتَهُ عَلٰى نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَوٰتُكَ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ تَنْزِيْلًا وَ جَعَلْتَهُ نُوْرًا نَهْتَدِىْ بِهٖ مِنْ ظُلَمِ الضَّلَالَةِ وَ الْجَهَالَةِ بِاتِّبَاعِهٖ وَ شِفَاۤءً لِمَنْ اَنْصَتَ بِفَهْمِ التَّصْدِيْقِ اِلٰى اسْتِمَاعِهٖ وَ مِيْزَانَ قِسْطٍ لَا يَحِيْفُ عَنِ الْحَقِّ لِسَانُهٗ وَ نُوْرَ هُدًى لَا يُطْفَا عَنِ الشَّاهِدِيْنَ بُرْهَانُهٗ وَ عَلَمَ نَجَاةٍ لَا يَضِلُّ مَنْ اَمَّ قَصْدَ سُنَّتِهٖ وَ لَا تَنَالُ اَيْدِى الْهَلَكَاتِ مَنْ تَعَلَّقَ بِعُرْوَةِ عِصْمَتِهِ اَللّٰهُمَّ فَاِذَا اَفَدْتَنَا الْمَعُوْنَةَ عَلٰى تِلَاوَتِهٖ وَ سَهَّلْتَ جَوَاسِىَ اَلْسِنَتِنَا بِحُسْنِ عِبَارَتِهٖ فَاجْعَلْنَا مِمَّنْ يَرْعَاهُ حَقَّ رِعَايَتِهٖ وَ يَدِيْنُ لَكَ بِاعْتِقَادِ التَّسْلِيْمِ الْمُحْكَمِ اٰيَاتِهٖ وَ يَفْزَعُ اِلَى الْاِقْرَارِ بِمُتَشَابِهِهٖ وَ مُوْضِحَاتِ بَيِّنَاتِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَنْزَلْتَهُ عَلٰى نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ مُجْمَلاً وَ اَلْهَمْتَهٗ عِلْمَ عَجَائِبِهٖ مُكَمَّلاً وَ وَرَّثْتَنَا عِلْمَهٗ
مُفَسَّرًا وَ فَضَّلْتَهٗ عَلٰى مَنْ جَهِلَ عِلْمَهٗ وَ قَوَّيْتَنَا عَلَيْهِ لِتَرْفَعَنَا فَوْقَ مَنْ لَمْ يُطِقْ
حَمْلَهٗ اَللّٰهُمَّ فَكَمَا جَعَلْتَ قُلُوْبَنَا لَهٗ حَمَلَةً وَ عَرَّفْتَنَا بِرَحْمَتِكَ شَرَفَهٗ وَ فَضْلَهٗ
فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ الْخَطِيْبِ بِهٖ وَ عَلٰى اٰلِهِ الْخُزَّانِ لَهٗ وَ اجْعَلْنَا مِمَّنْ يَعْتَرِفُ
بِاَنَّهٗ مِنْ عِنْدِكَ حَتّٰى لَا يُعَارِضَنَا الشَّكُّ فِيْ تَصْدِيْقِهٖ وَ لَا يَخْتَلِجَنَا الزَّيْغُ عَنْ
قَصْدِ طَرِيْقِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهٖ وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ يَعْتَصِمُ بِحَبْلِهٖ وَ يَأْوِيْ
مِنَ الْمُتَشَابِهَاتِ اِلٰى حِرْزِ مَعْقِلِهٖ وَ يَسْكُنُ فِيْ ظِلِّ جَنَاحِهٖ وَ يَهْتَدِيْ بِضَوْءِ
صَبَاحِهٖ وَ يَقْتَدِيْ بِتَبَلُّجِ اَسْفَارِهٖ وَ يَسْتَصْبِحُ بِمِصْبَاحِهٖ وَ لَا يَلْتَمِسُ الْهُدٰى فِيْ
غَيْرِهٖ اَللّٰهُمَّ وَ كَمَا نَصَبْتَ بِهٖ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ عَلَمًا لِلدَّلَالَةِ عَلَيْكَ
وَ اَنْهَجْتَ بِاٰلِهٖ لَنَا اِلٰى اَشْرَفِ مَنَازِلِ الْكَرَامَةِ وَ سُلَّمًا نَعْرُجُ فِيْهِ اِلٰى مَحَلِّ
السَّلَامَةِ وَ سَبَبًا نُجْزٰى بِهِ النَّجَاةَ فِيْ عَرْصَةِ الْقِيٰمَةِ وَ ذَرِيْعَةً نَقْدَمُ بِهَا عَلٰى
نَعِيْمِ دَارِالْمُقَامَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهٖ وَاحْطُطْ بِالْقُرْاٰنِ عَنَّا ثِقْلَ
الْاَوْزَارِ وَ هَبْ لَنَا حُسْنَ شَمَائِلِ الْاَبْرَارِ وَاقْفُ بِنَا اٰثَارَ الَّذِيْنَ قَامُوْا لَكَ بِهٖ اٰنَاۤءَ
اللَّيْلِ وَ اَطْرَافَ النَّهَارِ حَتّٰى تُطَهِّرَنَا مِنْ كُلِّ دَنَسٍ بِتَطْهِيْرِهٖ وَ تَقْفُوْبِنَا اٰثَارَ
الَّذِيْنَ اسْتَضَاۤءُ وَابِنُوْرِهٖ وَلَمْ يُلْهِهِمُ الْاَمَلُ عَنِ الْعَمَلِ فَيَقْطَعَهُمْ بِخُدَعِ غُرُوْرِهٖ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهٖ وَاجْعَلِ الْقُرْاٰنَ لَنَا فِيْ ظُلَمِ اللَّيَالِيْ مُوْنِسًا وَ مِنْ
نَزَغَاتِ الشَّيْطَانِ وَ خَطَرَاتِ الْوَسَاوِسِ حَارِسًا وَلِاَقْدَامِنَا عَنْ نَقْلِهَا اِلَى
الْمَعَاصِيْ حَابِسًا وَلِاَلْسِنَتِنَا عَنِ الْخَوْضِ فِى الْبَاطِلِ مِنْ غَيْرِ مَا اٰفَةٍ مُخْرِسًا
وَلِجَوَارِحِنَا عَنِ اقْتِرَافِ الْاٰثَامِ زَاجِرًا وَ لِمَا طَوَتِ الْغَفْلَةُ عَنَّا مِنْ تَصَفُّحِ
الْاِعْتِبَارِ نَاشِرًا حَتّٰى تُوْصِلَ اِلٰى قُلُوْبِنَا فَهْمَ عَجَآئِبِهٖ وَ زَوَاجِرَ اَمْثَالِهِ الَّتِىْ

ضَعُفَتِ الجِبَالُ الرَّوَاسِیُ عَلٰی صَلَابَتِهَا عَنِ احْتِمَالِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَ اٰلِهٖ وَ اَدِمْ بِالْقُرْاٰنِ صَلَاحَ ظَاهِرِنَا وَاحْجُبْ بِهٖ خَطَرَاتِ الْوَسَاوِسِ عَنْ صِحَّةِ
ضَمَائِرِنَا وَاغْسِلْ بِهٖ دَرَنَ قُلُوْبِنَا وَ عَلَائِقَ اَوْزَارِنَا وَ اجْمَعْ بِهٖ مُنْتَشَرَ اُمُوْرِنَا وَ
اَرْوِ بِهٖ فِیْ مَوْقِفِ الْعَرْضِ عَلَیْكَ ظَمَاَ هَوَاجِرِنَا وَاكْسُنَا بِهٖ حُلَلَ الْاَمَانِ یَوْمَ
الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ فِیْ نُشُوْرِنَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهٖ وَاجْبُرْ بِالْقُرْاٰنِ خَلَّتَنَا
مِنْ عَدَمِ الْاِمْلَاقِ وَ سُقْ اِلَیْنَا بِهٖ رَغَدَ الْعَیْشِ وَ خِصْبَ سَعَةِ الْاَرْزَاقِ وَ جَنِّبْنَا بِهٖ
الضَّرَائِبَ الْمَذْمُوْمَةَ وَ مَدَانِیَ الْاَخْلَاقِ وَاعْصِمْنَا بِهٖ مِنْ هُوَّةِ الْكُفْرِ وَ دَوَاعِی
النِّفَاقِ حَتّٰی یَكُوْنَ لَنَا فِی الْقِیٰمَةِ اِلٰی رِضْوَانِكَ وَ جِنَانِكَ قَائِدًا وَلَنَا فِی الدُّنْیَا
عَنْ سَخَطِكَ وَ تَعَدِّیْ حُدُوْدِكَ ذَائِدًا وَلِمَا عِنْدَكَ بِتَحْلِیْلِ حَلَالِهٖ وَ تَحْرِیْمِ
حَرَامِهٖ شَاهِدًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهٖ وَ هَوِّنْ بِالْقُرْاٰنِ عِنْدَ الْمَوْتِ عَلٰی
اَنْفُسِنَا كَرْبَ السِّیَاقِ وَ جَهْدَ الْاَنِیْنِ وَ تَرَادُفَ الْحَشَارِجِ اِذَا بَلَغَتِ النُّفُوْسُ
التَّرَاقِیَ وَ قِیْلَ مَنْ رَاقٍ وَ تَجَلّٰی مَلَكُ الْمَوْتِ لِقَبْضِهَا مِنْ حُجُبِ الْغُیُوْبِ وَ
رَمَاهَا عَنْ قَوْسِ الْمَنَایَا بِاَسْهُمِ وَحْشَةِ الْفِرَاقِ وَ دَافَ لَهَا مِنْ ذُعَافِ الْمَوْتِ
كَاْسًا مَسْمُوْمَةَ الْمَذَاقِ وَ دَنَا مِنَّا اِلَی الْاٰخِرَةِ رَحِیْلٌ وَ انْطِلَاقٌ وَ صَارَتِ
الْاَعْمَالُ قَلَائِدَ فِی الْاَعْنَاقِ وَ كَانَتِ الْقُبُوْرُ هِیَ الْمَاْوٰی اِلٰی یَوْمِ التَّلَاقِ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ بَارِكْ لَنَا فِیْ حُلُوْلِ دَارِ الْبِلٰی وَ طُوْلِ الْمُقَامَةِ بَیْنَ
اَطْبَاقِ الثَّرٰی وَاجْعَلِ الْقُبُوْرَ بَعْدَ فِرَاقِ الدُّنْیَا خَیْرَ مَنَازِلِنَا وَافْسَحْ لَنَا
بِرَحْمَتِكَ فِیْ ضِیْقِ مَلَاحِدِنَا وَ لَا تَفْضَحْنَا فِیْ حَاضِرِی الْقِیٰمَةِ بِمُوْبِقَاتِ
اٰثَامِنَا وَارْحَمْ بِالْقُرْاٰنِ فِی الْعَرْضِ عَلَیْكَ ذُلَّ مَقَامِنَا وَ ثَبِّتْ بِهٖ عِنْدَ اضْطِرَابِ
جِسْرِ جَهَنَّمَ یَوْمَ الْمَجَازِ عَلَیْهَا زَلَلَ اَقْدَامِنَا وَ نَجِّنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ كَرْبٍ یَوْمَ

الْقِيمَةِ وَ شَدَآئِدِ اَحْوَالِ يَوْمِ الطَّآمَّةِ وَ بَيِّضْ وُجُوْهَنَا يَوْمَ تَسْوَدُّ وُجُوْهُ الظَّلَمَةِ فِيْ يَوْمِ الْحَسْرَةِ وَ النَّدَامَةِ وَاجْعَلْ لَنَا فِيْ صُدُوْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وُدًّا وَلاَ تَجْعَلِ الْحَيٰوةَ عَلَيْنَا نَكْدًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ كَمَا بَلَّغَ رِسَالَتَكَ وَ صَدَعَ بِاَمْرِكَ وَ نَصَحَ لِعِبَادِكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ نَبِيَّنَا صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ يَوْمَ الْقِيمَةِ اَقْرَبَ النَّبِيِّيْنَ مِنْكَ مَجْلِسًا وَ اَمْكَنَهُمْ مِنْكَ شَفَاعَةً وَ اَجَلَّهُمْ عِنْدَكَ قَدْرًا وَ اَوْجَهَهُمْ عِنْدَكَ جَاهًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ شَرِّفْ بُنْيَانَهُ وَ عَظِّمْ بُرْهَانَهُ وَ ثَقِّلْ مِيْزَانَهُ وَ تَقَبَّلْ شَفَاعَتَهُ وَ قَرِّبْ وَسِيْلَتَهُ وَ بَيِّضْ وَجْهَهُ وَ اَتِمَّ نُوْرَهُ وَ ارْفَعْ دَرَجَتَهُ وَ اَحْيِنَا عَلٰى سُنَّتِهٖ وَ تَوَفَّنَا عَلٰى مِلَّتِهٖ وَ خُذْبِنَا مِنْهَاجَهُ وَ اسْلُكْ بِنَاسَبِيْلَهُ وَاجْعَلْنَا لَهُ مِنْ اَهْلِ طَاعَتِهٖ وَاحْشُرْنَا فِيْ زُمْرَتِهٖ وَ اَوْرِدْنَا حَوْضَهُ وَ اسْقِنَا بِكَاْسِهٖ وَ صَلِّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ صَلٰوةً تُبَلِّغُهُ بِهَا اَفْضَلَ مَا يَاْمُرُ مِنْ خَيْرِكَ وَ فَضْلِكَ وَ كَرَامَتِكَ اِنَّكَ ذُوْ رَحْمَةٍ وَاسِعَةٍ وَ فَضْلٍ كَرِيْمٍ اَللّٰهُمَّ اجْزِهٖ بِمَا بَلَّغَ مِنْ رِسَالَاتِكَ وَ اَدّٰى مِنْ اٰيَاتِكَ وَ نَصَحَ لِعِبَادِكَ وَ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِكَ اَفْضَلَ مَا جَزَيْتَ اَحَدًا مِنْ مَلاَئِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَ اَنْبِيَآئِكَ الْمُرْسَلِيْنَ الْمُصْطَفَيْنَ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ ط

اے اللہ تو نے ہی اپنی اس کتاب کے ختم کرنے میں میری مدد کی جسے تو نے نور بنا کر اتارا ہے۔ اور (جسے) تو نے ہر اس کتاب کا گواہ بنایا ہے جو (اس سے پہلے) نازل کی تھی۔ اور (جسے) فضیلت دی ہے تو نے ہر اس کلام پر جو تو نے بیان کیا۔ اور (جسے) ایسا فرق کرنے والا بنایا ہے جس کے ذریعے اس حلال و حرام میں فرق کر دیا اور ایسا مجموعہ (بنایا ہے) جس سے اپنے احکام کے طریقوں کو ظاہر

کردیا۔ اور ایسی کتاب (بنایا ہے) جسے مفصل کیا ہے تو نے اپنے بندوں کے لیے پوری طرح۔ اور جو ایسی وحی ہے جسے تو نے نازل کیا کامل طور پر اپنے رسول محمدؐ پر۔ تیری رحمت نازل ہو ان پر اور ان کی اولاد پر۔ اور تو نے اسے ایسا نور بنایا ہے کہ اس کی پیروی کر کے ہم گمراہی اور جہالت کی تاریکیوں سے نکل کر ہدایت پاتے ہیں۔ اور شفا (بنایا ہے) اس شخص کے لیے جو کہ خاموشی کے ساتھ کان لگائے (اسے) سچ جاننے کی سمجھ کے ساتھ اس کو سننے کے لیے۔ اور انصاف کا ایسا ترازو (بنایا ہے) کہ حق سے نہیں پھرتا جس کی زبان۔ اور ایسا نور ہدایت (بنایا ہے) کہ گواہوں سے اس کی روشن دلیل پھیکی نہیں پڑتی۔ اور ایسا نجات کا نشان (بنایا ہے) کہ جو اس کے بتائے ہوئے راستے کا عزم کرلے وہ گمراہ نہیں ہوتا۔ اور نہیں پاسکتے ہلاکتوں کے ہاتھ اس شخص کو جو اس کی حفاظت کی رسی میں لٹک جائے۔ اے اللہ! پس جبکہ تو نے مدد دی ہم کو، اس کے پڑھنے میں۔ اور اس کے اچھی طرح ادا کرنے کو ہماری زبان کی سختی پر آسان کردیا۔ تو پھر ہمیں قرار دے ان لوگوں میں سے جو اس کی رعایت کے حق کو ملحوظ رکھتے ہیں اور اس کی محکم آیات کے مان لینے کے اعتقاد کے ساتھ تیری بندگی کرتے ہیں اور اس کی متشابہ آیتوں اور اس کی واضح دلیلوں کے اقرار کے لیے بے چین رہتے ہیں۔ اے اللہ! بے شک تو نے اس (قرآن) کو اپنے نبی محمدؐ (ان پر اور ان کی اولاد پر رحمت نازل ہو) پر نازل کیا۔ بالاجمال اور اس کی عجیب نکتوں کا علم مکمل طور پر ان کے دل میں ڈالا۔ اور ہمیں وارث قرار دیا ان کے علم کا جو تفسیر پر مشتمل تھا۔ اور ان لوگوں پر جو اس کے علم سے جاہل ہیں ہمیں فضیلت دی۔ اور ہمیں اس (قرآن) پر قابو عطا کیا

تاکہ ہمیں بلند کرے اس شخص پر جو اس (قرآن) کے اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا۔اے اللہ! پس جس طرح کہ تو نے قرار دیا ہے ہمارے دلوں کو اس کا حامل اور بوجھ اٹھانے والا اور ہمیں اپنی رحمت سے اس کا شرف اور اس کا فضل پہچنوا دیا ہے اسی طرح محمدؐ پر رحمت نازل کر جو اس کے بیان کرنے والے تھے۔اور ان کی آل پر رحمت نازل کر جو اس کے خزانچی ہیں۔اور ہمیں ان لوگوں میں سے قرار دے جو اعتراف کرتے ہیں اس بات کا کہ وہ تیری طرف سے (آیا) ہے۔تاکہ ہمیں اس کی تصدیق میں شک عارض نہ ہو۔اور نہ خلجان میں ڈالے ہم کو کج روی اس کے راستے (پر چلنے) کے ارادے سے۔اے اللہ! تو محمدؐ پر اور ان کی اولاد پر رحمت نازل کر اور ہمیں ان لوگوں میں سے قرار دے جو اس (قرآن) کی رسی کو مظبوط پکڑتے ہیں اور متشابہات سے پناہ ڈھونڈتے ہیں اس (قرآن) کی محفوظ جائے پناہ کی طرف۔اور اس (قرآن) کی حمایت کے سایہ میں ساکن ہوتے ہیں اور راہ پاتے ہیں جلوے سے اس کی صبح کے اور اس کی روشنیوں کی چمک کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں۔اور اس کے چراغ سے روشنی کے طالب ہوتے ہیں اور نہیں ہدایت پاتے اس کے غیر سے۔اے اللہ! جس طرح بنادیا ہے تو نے اس (قرآن) کے ساتھ محمدؐ کو۔رحمت نازل کرے اللہ ان پر اور ان کی اولاد پر۔اپنی طرف راستے دکھانے کا نشان اور (جس طرح) ظاہر کیے ہیں ان کی اولاد کے ذریعے سے ،راستے اپنی خوشنودی کے۔پس اسی طرح محمدؐ پر اور ان کی آل پر رحمت نازل کر اور بنادے قرآن کو ذریعے ہمارے لیے بزرگی کی اعلیٰ ترین منزل کا۔اور (بنادے اس کو) ایسی سیڑھی کہ چڑھ جائیں ہم جس کے ذریعے مقام سلامتی تک۔اور

(بنادے اس کو) ایسا وسیلہ جس سے ہم میدان قیامت میں نجات پائیں۔ اور (بنادے اس کو) ایسا ذریعہ کہ ہم جس سے (ہمیشہ) رہنے کے گھر (جنت) کی نعمتوں تک جاسکیں۔ اے اللہ! رحمت نازل کر تو محمدؐ پر اور ان کی اولاد پر اور قرآن کے صدقے میں ہم پر سے گناہ کا بوجھ اتار دے اور عطا کر ہم کو نیکوکاروں کی عمدہ خصلتیں اور ہمیں ان لوگوں کے قدم بقدم چلا جنھوں نے تیری خوشنودی کے لیے اس (قرآن) کے ساتھ کام کیا راتوں کے درمیان اور دن کے اطراف میں تاکہ پاک کردے تو ہم کو ہر گندگی (باطن) سے قرآن کے پاک کردینے کے ذریعہ۔ اور (تاکہ) چلائے تو ہم کو ان لوگوں کے نقش قدم پر جنھوں نے اس کے نور سے روشنی حاصل کی۔ اور نہ غافل بنایا ان کو امید نے عمل سے تاکہ انھیں وہ (امید) اپنے دھوکے سے (تجھ سے) منقطع کرسکے۔ اے اللہ! رحمت نازل کر تو محمدؐ پر اور ان کی اولاد پر۔ اور بنادے قرآن کو ہمارے لیے رات کی تاریکیوں میں مونس۔ اور بنادے اسے شیطان کے فسادات اور توہمات اور وسوسوں سے نگہبان۔ اور (بنادے اسے) فضول (لغو) باتوں میں دخل دینے سے ہماری زبانوں کو بند کردینے والا (مگر) بغیر کسی آفت کے۔ اور (بنادے اسے) ہمارے اعضا کے لیے گناہوں کے ارتکاب سے منع کرنے والا۔ اور غفلت نے جو عبرتوں کی تلاش ہمارے سامنے سے تہ کردی ہے اس کا پھیلانے والا (بنادے) تاآنکہ ارادے تو ہمارے دلوں میں اس کے نکتوں کو۔ اور ان جھڑکنے والی مثالوں کا مفہوم کہ عاجز ہیں محکم و مستحکم پہاڑ بھی باوجود اپنی سختی کے ان کا بوجھ اٹھانے سے۔ اے اللہ! رحمت نازل کر محمدؐ پر اور ان کی اولاد پر۔ اور ہمیشہ جاری رکھ قرآن کے ذریعہ

ہمارے ظاہر کے اصلاح اور روک اس (قرآن) کے ذریعہ وسوسوں کے دل میں گزرنے کو ہمارے باطن کو صحت دے کر۔ اور اس کے ذریعے ہمارے دلوں کا میل اور ہمارے گناہوں کے نشانات دھودے۔ اور ہمارے پراگندہ کاموں کو اس کے ذریعے جمع کر۔ اور بجھادے اس کے ذریعے سے اپنے سامنے پیش ہونے کے موقع پر ہماری سخت گرمی کی پیاس کو۔ اور ہمیں اس کے ذریعے امن وامان کا لباس پہنادے سب سے بڑے خوف کے دن ہمارے (قبروں سے) اٹھنے کے وقت۔ اے اللہ! تو محمدؐ پر اور ان کی اولاد پر رحمت نازل فرما۔ اور قرآن کے ذریعے سے ہماری احتیاج کا تدارک کر، عدم احتیاج سے۔ اور ہنکادے ہماری طرف اس کی برکت سے فراخی عیش کو اور رفاہیت زیادتی رزق کو اور ہمیں اس کے ذریعے بری عادتوں سے اور پست اخلاق سے محفوظ رکھ اور اس کے ذریعے کفر کے گڑھے سے۔ اور انفاق کے اسباب سے ہماری حفاظت کر تاکہ وہ ہمارے لیے بن جائے قیامت میں تیری خوشنودی۔ اور تیری جنت کی طرف لے جانے والا رہبر اور (بن جائے) ہمارے لیے دنیا میں تیرے عذاب سے اور تیرے احکام کو نہ ماننے سے روکنے والا۔ اور جس طرح (نفس الامر) میں تیرے نزدیک ہے (اس طرح) تیرے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھنے کا گواہ (بن جائے)۔ اے اللہ! تو محمدؐ پر اور ان کی اولاد پر رحمت نازل کر۔ اور آسان کردے قرآن کے ذریعے ہمارے نفسوں پر موت کے وقت کوچ کرنے کی تکلیف کو اور کراہنے کے کرب کو۔ اور پے درپے ہچکیوں کو جبکہ ساری جان کھینچ کر حلق تک آجائے اور کہا جائے کہ (اب) کون ہے جو جادو کرسکے۔ اور موت کا فرشتہ غیب کے پردوں سے قبض

روح کے لیے نازل ہو اور موت کی کمان سے جدائی کی وحشت کے تیر اس (نفس) کی طرف پھینکے اور مخلوط کرے۔اس (نفس) کے لیے موت کی تلخی سے ایک ایسا پیالہ جس میں زہر کا مزہ ہو اور قریب ہو جائے ہم سے آخرت کی طرف کوچ اور روانگی اور اعمال گردنوں کا ہار بن جائیں اور قبریں روز قیامت کے دن تک کے لیے ہماری آرام گاہ بنیں۔اے اللہ رحمت نازل کر تو محمدؐ پر اور ان کی اولاد پر۔ اور مبارک بنا دے ہمارے لیے بوسیدہ مکان (قبر) میں اترنے کو۔اور زمین کے طبقوں میں طویل مدت تک رہنے کو۔ اور قرار دے قبروں کو دنیا کے چھوڑنے کے بعد ہماری بہترین منزل۔ اور اپنی رحمت سے ہمارے لیے ہماری قبروں کی تنگی میں وسعت دے اور مت رسوا کر ہم کو قیامت کے مجمع میں ہمارے مہلک گناہوں کے سبب اور رحم کر قرآن کے صدقہ میں اپنے سامنے پیشی کے موقع پر ہمیں پست جگہ ملنے سے۔اور روک دے اس (قرآن) کی بدولت پل صراط کے ڈگمگانے کے وقت (یعنی) اس روز جبکہ اس پر چلنا ہوگا۔ہمارے قدموں کی لغزش کو۔اور نجات دے ہمیں اس کے ذریعے ہر اندوہ سے قیامت کے دن۔اور نجات دے یوم حوادث کے خوف کی سختیوں سے۔ اور ہمیں سرخرو کر اس دن جبکہ ظالموں کے چہرے حسرت اور شرمندگی کے روز سیاہ ہو جائیں گے اور مومنوں کے دلوں میں ہماری محبت ڈال اور زندگی کو ہم پر تنگ نہ بنا۔اے اللہ! محمدؐ پر جو کہ تیرے بندے اور رسول ہیں رحمت نازل کر۔جس طرح انہوں نے تیرا پیغام پہنچایا اور تیرے امر کو ظاہر کیا اور تیرے بندوں کو نصیحت کی۔اے اللہ! قرار دے ہمارے نبی کو (تیری رحمت ہو ان پر اور ان کی اولاد پر) قیامت کے دن سب

نبیوں سے زیادہ قریب مقام میں اپنے آپ سے اور قرار دے انہیں سب سے زیادہ مؤثر اپنی بارگاہ میں شفاعت کے موقع پر۔ اور سب سے زیادہ وقیع اپنے نزدیک قدر و منزلت میں۔ اور ان سب سے زیادہ وجیہ اپنے نزدیک جاہ و منزلت میں۔

اے اللہ! رحمت نازل کر تو محمدؐ پر اور ان کی اولاد پر۔ اور بلند کر ان کی بنیاد کو اور ان کی دلیل کو عظمت دے اور ان کے ترازو کو بھاری کر اور ان کی سفارش کو (روزِ قیامت) قبول کر اور ان کے وسیلے کو نزدیک کر اور انہیں سرخرو فرما اور ان کے نور کو کامل کر اور ان کے درجہ کو بلند کر۔ اور ہمیں ان کی سنت و شریعت پر زندہ رکھ۔ اور ان ہی کی ملت پر موت دے اور ہمیں ان کی راہ پر قائم رکھ۔ اور ہمیں ان کے راستے پر چلا اور ہمیں ان کے فرمانبرداروں میں سے قرار دے۔ اور ہمیں ان کے گروہ میں محشور کر اور ہمیں ان کے حوض پر وارد کر اور ہمیں (حوض) کے پیالے سے سیراب فرما۔ اور رحمت نازل کر اے اللہ محمدؐ پر اور ان کی اولاد پر۔ ایسی رحمت جس سے پہنچادے تو انہیں اس سے (بھی) افضل چیز اور فضل اور کرامت پر جس کی وہ تجھ سے امید رکھتے ہیں۔ بے شک تو وسیع رحمت والا اور اچھے فضل والا ہے۔

اے اللہ! جزا دے ان کو اس بات کی کہ انہوں نے تیرے پیغامات پہنچائے اور تیری آیتیں پہنچائیں (یعنی سنائیں) اور تیرے بندوں کو نصیحت کی اور تیری راہ میں جہاد کیا۔ وہ بہترین جزا جو تو نے اپنے ملائکہ و مقربین اور اپنے انبیائے مرسلین میں سے کسی کو بھی دی ہو (ایسے انبیاء) جو کہ منتخب ہیں اور سلام ہو ان پر اور ان کی اولاد پر جو کہ پاک و پاکیزہ ہیں اور خدا کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔

آمین یا رب العالمین

قرآنی سورتوں کے خواص

ترتیب و ترجمہ

سید ذوالفقار علی زیدی

الحرمین پبلشرز پاکستان کراچی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عرض ناشر

قرآن کریم ہمارے دکھوں اور تکلیفوں کی دوا ہے چاہے وہ درد اور دکھ روحانی ہوں یا جسمانی ہوں کیونکہ قرآن کا ارشاد ہے: وَلَا رَطْبٍ وَلَا یَابِسٍ اِلَّا فِی کِتَابٍ مُبِیْن ۔ کوئی خشک وتر ایسا نہیں جو قرآن میں مذکور نہیں اور خصوصیت کے ساتھ بیماریوں کے شفا اور علاج کے لیے وضاحت فرمائی گئی۔

وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ وَ رَحْمَۃٌ لِلْمُؤْمِنِیْنَ ۔

ہم نے قرآن میں وہی کچھ نازل کیا ہے جو مومنوں کے لیے شفا اور رحمت ہے۔ حضرات معصومین علیہم السلام نے قرآنی آیات اور سورتوں کی خصوصیات بیان فرمائی ہیں جنہیں اگر ان کے طریقہ کار کے مطابق پڑھیں تو دین و دنیا دونوں میں بغیر کسی کی مدد کے بے انتہا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

خداوند عالم نے قرآن میں ہر مشکل اور ہر مسئلے کا حل دیا ہے۔ ہر بات ہر رشتہ ہر تعلق کے متعلق صراحت و وضاحت کے ساتھ حکم بیان فرمایا ہے۔ اگر ہم قرآن کو اس کے مفہوم و مطلب کو سمجھتے ہوئے پڑھتے ہیں تو اپنی مشکلات کا حل نکال سکتے ہیں یعنی قرآن کریم کو مشکل بنا کر نازل نہیں کیا گیا جیسے کہ بعض خود غرض علما نما لوگ کہتے ہیں۔ بلکہ قرآن پکار کر کہتا ہے:

وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّکْرِ فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ

بے شک ہم نے قرآن کو آسان کر دیا ہے کوئی ہے جو اس سے نصیحت

حاصل کرے۔

قرآن کریم ایک مکمل کتاب ہے۔ مکمل علم ہے جس میں ہماری مشکلات کا حل پوشیدہ ہے لیکن اسی وقت جب ہم اس سے استفادہ کریں۔ کتنے نادان ہیں ہم کہ اپنے پاس قرآن جیسا نور رکھتے ہوئے غفلت اور جہالت کے اندھیروں میں بھٹکے ہوئے ہیں۔ نتیجے کے طور پر ہماری بے نور آنکھیں قرآن کے نور کی روشنی سے محروم ہو گئی ہیں۔

قرآن کو سمجھ کر پڑھنے میں ہماری ہی بھلائی ہے کیونکہ خدا کی طرف سے قرآن ہی ہمارا رہنما ہے اور ہماری مشکلات کا حقیقی حل اور ہمارے دکھوں اور دردوں کی دوا ہے۔

لیکن اس کے لیے جو سب سے زیادہ اہم اور سخت شرط ہے۔ وہ اکل حلال، اخلاص اور سچائی کی زبان ہے اگر ان کے ساتھ قرآن پڑھا جائے تو صرف بیمار ہی شفایاب نہیں ہو سکتا بلکہ مردہ بھی زندہ ہو سکتا ہے۔ جیسے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے: ''اگر میں کسی مردے پر سورۂ فاتحہ پڑھوں اور وہ زندہ ہو جائے تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہوگی''۔

قرآن کے حقیقی رموز اور اسرار سے اہل قرآن ہی واقف ہیں جو راسخون فی العلم ہیں اور انہی کے خوان کرم کی خوشہ چینی کرتے ہوئے صاحبانِ ایمان اپنے ظرف کے بقدر حقائق و اسرار سے آگاہی حاصل کر سکتے ہیں۔

مومنین کو علاج بالقرآن کی طرف متوجہ کرنے کے لیے ہم نے مختلف تفاسیر اور کتب سے جن کا حوالہ دیا گیا ہے قرآنی سورتوں کے خواص جمع کیے ہیں

جو حضرات ائمہ معصومین علیہم السلام سے روایت ہیں جو ترجمان وحی ہیں جن کی زبان کی سچائی کے بارے میں کوئی مومن شک نہیں کر سکتا۔ خداوند عالم ہماری اس کوشش کو شرف قبولیت بخشے اور مومنین کے لیے فائدہ مند قرار دے۔

آمین

ادارہ

الحرمین پبلشرز پاکستان، کراچی

﴿۱﴾

سورۂ فاتحہ

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرے گا خداوند عالم اسے تمام آسمانی کتابوں کی تلاوت کرنے کا ثواب عطا کرے گا۔

(الاختصاص، شیخ مفید، ص ۳۹)

☆ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ اگر کسی بیمار پر سورۂ حمد ستر بار پڑھا جائے تو یقیناً اسے سکون حاصل ہو گا۔

(نور الثقلین، ج اول، ص ۴۴)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص ستر مرتبہ سورۂ فاتحہ کسی مردے پر پڑھے اور اس کی روح واپس لوٹ آئے تو یہ تعجب کا مقام نہیں۔

(نور الثقلین، ج اول، ص ۴۳، برہان، ج اول، ص ۴۴)

﴿۲﴾

سورۂ بقرہ

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ہر چیز کی ایک چوٹی (بلندی، انتہا) ہوتی ہے اور قرآن کی چوٹی سورۂ بقرہ ہے۔ اگر کسی بھی گھر میں دن کے وقت پڑھی جائے تو تین دن تک شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوگا اور اگر رات کے وقت پڑھی

جائے تو تین راتوں تک شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوگا۔

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کی تلاوت کرے گا خداوند عالم اسے قیامت کے دن سایہ فراہم کرے گا۔ (تفسیر نور الثقلین، ص۲۶)

☆ حضرت امام سجادؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ بقرہ کی پہلی چار آیتیں، آیت الکرسی اور اس کے بعد کی دو آیتیں اور اسی سورۃ کی آخری تین آیتیں پڑھے گا تو اس کی جان و مال کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا اور شیطان ایسے شخص کے پاس نہیں آسکے گا نہ ہی یہ شخص قرآن بھول سکے گا۔

"آیت الکرسی"

☆ جو شخص آیت الکرسی کو پڑھے گا اس کے لیے مختلف قسم کے ثواب کا ذکر کیا گیا ہے جن میں سے بعض یہ ہیں:

(۱) دنیاوی ہزار بلاؤں سے نجات ملے گی جس میں سب سے آسان مصیبت فقر ہے۔

(۲) آخرت کی ہزار بلاؤں سے نجات ملے گی جس میں آسان عذاب قبر ہے۔

(۳) اگر سونے سے قبل پڑھی جائے تو سکتہ (ہارٹ اٹیک) سے نجات پائے گا۔

(۴) جہنم کی آگ سے بری الذمہ ہو جائے گا۔

(۵) حافظہ قوی ہو جائے گا۔

(۶) اس کے پڑھنے والے سے شیطان دور ہو جائے گا۔

(۷) جو کچھ یاد کیا ہے اسے نہیں بھولے گا۔

(۸) انسان کی حاجتیں پوری ہوں گی۔

(۹) انسان کی جان ومال، عزت وآبرو کی حفاظت ہو گی۔

﴿۳﴾

سورۂ آلِ عمران

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو کوئی سورۂ آل عمران کی تلاوت کرے گا خداوند عالم اسے اس کی ہر آیت کے بدلے پل صراط سے گزرتے ہوئے ایک ایک امان دے گا۔

(تفسیر مجمع البیان، ج اول، ص ۳۲)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ آل عمران کی تلاوت کرے گا، قیامت کے دن اس کے سر پر سایہ ہو گا۔

(تفسیر مجمع البیان، ج اول، ص ۲۶)

☆ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص سورۂ آل عمران کو زعفران سے لکھ کر کسی کی گردن میں ڈالے تو اسے اولاد کی نعمت دے گا۔ اگر کسی کی اولاد سختی سے ہوتی ہو تو خدا اس کی سختی کو برطرف کر دے گا۔

(تفسیر برہان، ج اول، ص ۲۷۹)

﴿۴﴾

سورۂ نساء

☆ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ نساء کو ہر جمعہ کے دن پڑھے گا خدا اسے قبر کی سختی اور عذاب سے امان دے گا۔

(تفسیر برہان، ج اول، ص ۵۱۵)

☆ حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ جو کوئی سورۂ نساء کی تلاوت کرے گا اس کے لیے اتنا ثواب ہوگا کہ اپنے ہر وارث کی وراثت کے برابر صدقہ دیا ہو اور شرک سے نجات پائے گا اور مشیت الٰہی کے زیر سایہ ہوگا اور ظالموں سے بھی نجات پائے گا۔

(تفسیر برہان اور نور الثقلین)

﴿۵﴾

سورۂ مائدہ

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص سورۂ مائدہ کی تلاوت کرے گا تو خداوند عالم اسے روئے زمین میں بسنے والے یہودیوں اور مسیحوں کی تعداد کے برابر اجر دے گا اور اس کے لیے دس نیکیاں لکھے گا اور دس گناہوں کو مٹا دے گا اور اس کے دس درجات بلند کرے گا۔

(تفسیر مجمع البیان، ج ۲، ص ۱۵۰)

☆ امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جو شخص ہر جمعرات کو اس سورہ کی تلاوت کرے گا اس کا ایمان ظلم و شرک سے آلودہ نہیں ہو گا۔

(تفسیر برہان و نور الثقلین)

﴿۶﴾

سورۂ انعام

☆ حضرت امام صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص ہر رات سورۂ انعام پڑھے گا عذاب الٰہی پانے والوں میں شامل نہیں ہو گا اور ایک لمحے کے لیے بھی جہنم کی آگ نہیں دیکھے گا۔

(تفسیر مجمع البیان، ثواب الاعمال)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ انعام کو زعفران سے لکھ کر چھ دن پی لے تو اس کی روزی میں اضافہ ہو گا اور سودا کی بیماری میں مبتلا نہیں ہو گا۔ خدا کے حکم سے کسی بھی مصیبت میں مبتلا نہیں ہو گا۔

(تفسیر مجمع البیان، ثواب الاعمال)

☆ حضرت امام رضاؑ نے فرمایا کہ سورۂ انعام وہ سورہ ہے جو ایک دفعہ میں ہی نازل ہوا۔ جسے ستر ہزار فرشتے لے کر آئے تھے اور یہ تمام فرشتے تسبیح و تحلیل اور تکبیر کہہ رہے تھے۔ پس جو کوئی اس کی تلاوت کرتا ہے تو وہ فرشتے اس کے لیے قیامت کے دن تک تسبیح پڑھتے ہیں۔

(تسبیح = سبحان اللہ، تہلیل = لا الہ الا اللہ، تکبیر = اللہ اکبر)

(تفسیر قمی علی ابراہیم قمی، ج اول، ص ۹۳)

﴿۷﴾

سورۂ اعراف

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ اعراف کو ہر مہینے میں ایک بار پڑھے تو قیامت کے دن یہ ان لوگوں میں شامل ہو گا جن کے بارے میں خدا نے فرمایا: "لا خوف علیهم ولا هم یحزنون"، ان کے لیے کوئی خوف و حزن نہیں ہو گا اور اگر ہفتہ میں ایک بار پڑھے گا تو یہ اس گروہ میں شامل ہو گا جن سے حساب آسانی کے ساتھ لیا جائے گا۔ اس کے بعد امامؑ نے فرمایا کہ جن سورتوں میں آیات محکمہ ہوتے ہیں۔ ان کی تلاوت ترک مت کرو بلکہ پابندی سے ان کی تلاوت کرو کیونکہ قیامت کے دن یہ آیات اپنی تلاوت کرنے والے کی گواہی دیں گے۔

(تفسیر عیاشی، ج ۲، ص ۲)

﴿۸﴾

سورۂ انفال

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ انفال کی تلاوت کرے گا میں قیامت کے دن اس کا شفیع بن جاؤں گا اور گواہی دوں گا کہ یہ شخص نفاق سے دور ہے اور اس شخص کے لیے منافقوں کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھی جائیں گی۔

(ثواب الاعمال و اعقابها، ص ۱۹۲)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو کوئی شخص سورۂ انفعال اور برائت کو ہر مہینے پڑھے گا اس کی روح میں نفاق داخل نہ ہو سکے گی ایسا شخص امیر المومنینؑ کے پیروکاروں میں شامل ہوگا اور قیامت کے دن بہشتی دستر خوان سے شکم سیر ہوگا یہاں تک کہ لوگ اپنے حساب و کتاب سے فارغ ہو جائیں۔

(تفسیر مجمع البیان)

﴿۹﴾

سورۂ توبہ

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص اس آیت کی تلاوت کرے گا خداوند عالم اسے قیامت کے دن اس طرح محشور فرمائے گا کہ وہ نفاق سے بری الذمہ ہوگا۔

(البرہان کی تفسیر القرآن، ج ۲، ص ۹۹)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ توبہ و انفال کو ہر مہینے پڑھے گا اس میں نفاق کی روح داخل نہیں ہوگی اور وہ امام علیؑ کے سچے پیروکاروں میں سے ایک ہوگا۔

(تفسیر مجمع البیان)

﴿۱۰﴾

سورۂ یونس

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ یونس کی تلاوت کرے گا۔ خداوند

عالم اسے ان لوگوں کی تعداد کے برابر اجر دے گا جنہوں نے حضرت یونس کی تصدیق کی اور ان کی تعداد کے برابر ثواب دے گا جنہوں نے انہیں جھٹلایا اور ان لوگوں کی تعداد کے برابر اجر دے گا جو فرعون کے ساتھ غرق ہو چکے ہیں اور اس کی تلاوت کرنے والے کو دس نیکیاں عطا کی جائیں گی۔

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو کوئی سورۂ یونس کو ہر دوسرے یا تیسرے مہینے میں ایک بار پڑھے تو اسے یہ خوف نہیں ہوگا کہ جاہلوں اور نادانوں میں شامل ہو جائے اور قیامت کے دن وہ خدا کے مقرب بندوں میں شمار ہوگا۔

(تفسیر مجمع البیان)

۱۱

سورۂ ہود

☆ حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ ہود کی تلاوت کرے گا خداوند عالم اس شخص کو ان لوگوں کی تعداد کے برابر ثواب اور اجر عطا کرے گا جو حضرت ہودؑ اور دوسرے تمام پیغمبروں پر ایمان لائے یا ان کا انکار کیا ہے اور قیامت کے دن یہ شخص شہدا کی منزل پر فائز ہوگا اور اس کا حساب قیامت کے دن آسانی سے لیا جائے گا۔

(تفسیر برہان، ج ۲، ص ۲۰۶)

☆ حضور امام باقرؑ نے فرمایا کہ جو شخص ہر جمعہ کے دن سورۂ ہود کی تلاوت کرے گا خداوند عالم قیامت کے دن اسے مومنین اور پیغمبروں کے زمرے میں

محشور فرمائے گا اور اس سے آسان حساب لیا جائے گا اور قیامت میں اس کے اعمال کے بارے میں کوئی اشتباہ نہیں کیا جائے گا۔

(تفسیر عیاشی، ج ۲، ص ۱۳۹)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ ہود کو لکھ کر اپنے ساتھ رکھے گا خدا اسے غیر معمولی قوت عطا کرے گا اور جو شخص اسے اپنے ساتھ رکھ کر دشمن کے ساتھ جنگ کرے گا تو کامیابی حاصل ہو گی یہاں تک کہ جو کوئی بھی اسے دیکھے تو اس پر اس کی ہیبت چھا جائے گی۔

(تفسیر برہان، ج ۲، ص ۲۰۶)

﴿۱۲﴾

سورۂ یوسف

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ یوسف کو ہر دن یا رات کو پڑھے گا خداوند عالم قیامت کے دن اسے اس حالت میں مبعوث کرے گا کہ اس کا چہرہ حضرت یوسفؑ کے چہرے کی مانند ہو گا اور قیامت کے دن کی سختی اور مشقت سے محفوظ رہے گا اور خدا کے صالح بندوں میں شامل ہو گا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ یہ بات توریت میں لکھی ہوئی ہے۔

(بحار الانوار، ج ۹۲، ص ۲۸۹)

(تفسیر برہان، ج ۲، ص ۲۰۶، تفسیر مجمع البیان)

﴿۱۳﴾

سورۂ رعد

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو کوئی سورۂ رعد کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کرے گا خداوند عالم اسے آسمانی بجلی سے محفوظ رکھے گا چاہے وہ دشمنانِ اہل بیت میں سے ہی کیوں نہ ہو اور اگر مومن ہو تو بہشت میں داخل ہو گا اور خداوند عالم اسے بغیر حساب کے بہشت میں داخل کرے گا۔ اس کی شفاعت اس کے دوستوں اور خاندان والوں اور دوسرے مومن بھائیوں کے لیے قبول کی جائے گی۔

(ثواب الاعمال، شیخ صدوق، ص ۲۳۹)

﴿۱۴﴾

سورۂ ابراہیم

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو کوئی سورۂ ابراہیم کی تلاوت کرے گا اسے بت پرستوں کی تعداد کے برابر نیکیاں عطا کی جائیں گی اور ساتھ ہی اس تعداد کے برابر نیکیاں عطا کی جائیں گی جس تعداد میں بت پرست نہیں ہیں اور دس نیکیاں اسے عطا کی جائیں گی۔

(تفسیر برہان، ج ۲، ص ۳۰۵، تفسیر مجمع البیان، نور الثقلین)

﴿۱۵﴾

سورۂ حجر

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو کوئی سورۂ حجر کی تلاوت کرے گا تمام مہاجرین وانصار کی تعداد کے برابر اور ان لوگوں کی تعداد کے برابر جنھوں نے محمد کا مذاق اڑایا ہے۔ خداوند عالم ان تمام کی تعداد کے برابر دس گنا نیکیاں اسے دے گا۔

(مجمع البیان، ج ۳، ص ۳۲۶)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ حجر اور ابراہیم کو کسی دو رکعتی نماز میں ہر جمعہ میں پڑھے گا تو اسے فکر اور دیوانگی کا سامنا کرنا نہیں پڑے گا۔

(تفسیر برہان، ج ۲، ص ۳۶۴)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو کوئی سورۂ حجر کو زعفران سے لکھ کر دھو کر پی لے اس کے دودھ میں اضافہ ہو جائے گا یا اگر کسی کنویں یا چشمہ سے کم پانی نکلتا ہو تو وہاں لکھ ڈالنے سے اس کے پانی میں اضافہ ہو گا۔

(تفسیر نور الثقلین، ج ۳، ص ۳۶۴)

﴿۱۶﴾

سورۂ نحل

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص اس سورۃ کی تلاوت کرے گا تو

خداوند عالم نے جو نعمتیں اسے اس دنیا میں عطا کی ہیں ان کا حساب نہیں لے گا۔

(تفسیر مجموعۃ البیان)

☆ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جو کوئی سورۂ نحل کو ہر مہینے میں ایک بار تلاوت کرے گا مالی نقصان اور قرض سے محفوظ رہے گا۔ نیز ستر قسم کی بلاؤں اور آخرت میں بہشت عدن میں ساکن قرار پائے گا جو جنت کے درمیان واقع ہے۔

(بحارالانوار، ج ۹۲، ص ۲۸۱)

﴿۱۷﴾

سورۂ بنی اسرائیل (اسراء)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو کوئی ہر شب جمعہ سورۂ بنی اسرائیل کی تلاوت کرے گا وہ اپنے مرنے سے پہلے آلِ محمدؐ کی زیارت کرے گا اور ان کے اصحاب اور مددگاروں میں سے ہوگا۔

(تفسیر صافی، ج اول، ص ۱۰۰۰)

﴿۱۸﴾

سورۂ کہف

☆ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا جو شخص سورۂ کہف کو ہر شب جمعہ پڑھے گا دنیا سے شہید اٹھے گا اور قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ محشور ہوگا۔

(عدۃ الداعی، ص ۲۸۱)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص ہر شب جمعہ سورۂ کہف کی تلاوت کرے وہ شہادت کی موت پائے اور قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

(تفسیر نور الثقلین، ج ۳، ص ۲۳۰)

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ کہف کی تلاوت کرے گا آٹھ دنوں تک گناہوں سے نجات پائے گا۔

(تفسیر نور الثقلین، ج ۳، ص ۲۳۰)

نوٹ : سورۂ کہف کی آیت "و کلبهم باسط ذراعيه بالوصيد" درندوں سے نجات کے لیے بہت مفید ہے۔ اس سورۃ کی آخری آیت کو اگر پڑھا جائے تو معین وقت میں نیند سے بیدار ہونے کے لیے بہت ہی مؤثر ہے۔

﴿۱۹﴾

سورۂ مریم

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ مریم کی ہمیشہ تلاوت کرے گا وہ نہیں مرے گا مگر یہ کہ اپنے اس مقصد و ہدف کو پالے جو اسے اس کی جان و مال اور اولاد سے بے نیاز کرے گا نیز یہ شخص آخرت میں بھی حضرت عیسیٰؑ ابن مریم کے ساتھیوں میں شامل ہوگا اور قیامت کے دن اسے حکومت ملے گی جیسی حکومت دنیا میں حضرت سلیمانؑ کی تھی۔

(ثواب الاعمال و عقاب الاعمال، شیخ صدوق، ص ۱۳۲)

﴾۲۰﴿

سورۂ طٰہٰ

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ تم لوگ سورۂ طٰہٰ کی تلاوت ترک مت کرو کیونکہ خدا اس سورہ کو دوست رکھتا ہے اور جو کوئی ہمیشہ اس کی تلاوت کرے تو قیامت کے دن خداوند عالم اس کا نامۂ اعمال اس کے ہاتھ میں دے گا اور اس کے کردار کے بارے میں سختی کے ساتھ حساب نہیں لے گا اور اسے اس قدر جزا دے گا کہ وہ راضی ہو جائے گا۔

(وسائل الشیعہ، ج ۶، ص ۸۸۹، ثواب الاعمال، مجمع البیان)

﴾۲۱﴿

سورۂ انبیاء

☆ حضور رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ انبیاء کی تلاوت کرے گا خداوند عالم اس کے امور میں آسانی پیدا کرے گا اور وہ تمام انبیاء جن کے ناموں کا ذکر قرآن میں ہوا ہے وہ تمام سورہ پڑھنے والے کو سلام بھیجتے ہیں نیز آپؐ نے فرمایا کہ سورۂ انبیاء میں بہت سارے انبیاء کے نام ہیں جو شخص اس سورۃ کی تلاوت کرے اور سورۂ سے لگاؤ پیدا کرے تو وہ بہشت میں ان انبیاء کے ساتھ ہو گا اور لوگوں کی نظروں میں اس کی ایک خاص ہیبت و جلال ہو گی۔

(تفسیر نور الثقلین، ج ۲، ص ۴۱۲)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے رجحان اور شوق سے اس سورۃ کی تلاوت کرے۔ یہ ان لوگوں میں سے ہوگا جو تمام پیغمبروں کے ساتھ بہشت بریں میں ہم نشین ہیں اور تمام عمر لوگوں کی نظروں میں جلال و ہیبت کا مالک ہوگا۔ (بحارالانوار، ج ۹۲، ص ۲۸۵)

﴿۲۲﴾

سورۂ حج

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ حج کی تلاوت کرے گا خدا اسے آئندہ حج اور عمرہ کرنے والے کا ثواب عطا کرے گا۔

(مستدرک الوسائل، حاجی نوری، ج اول، ص ۳۰۸)

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ حج کی تلاوت کرے گا خداوند عالم اسے حج اور عمرہ کا ثواب عنایت فرمائے گا۔

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص تین دن مسلسل سورۂ حج کی تلاوت کرے گا تو اپنے مرنے سے پہلے وہ ضرور خانۂ خدا کی زیارت کی توفیق حاصل کرے گا۔

(تفسیر برہان اور تفسیر نور الثقلین)

﴿۲۳﴾

سورۂ مومنون

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ مومنون کی تلاوت کرے گا فرشتے

قیامت کے دن اسے رف و ریحان اور ہر وہ چیز دیں گے جو اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار پائے۔

(تفسیر مجمع البیان، ج۹، ص ۵۴)

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص ہر جمعہ کو سورۂ منافقون کی تلاوت کرے گا اس کی زندگی کا انجام سعادت پر ہوگا۔ وہ بہشت فردوس میں جگہ پائے گا اور تمام انبیاء اور رسولوں کے ساتھ ہوگا۔

(مجمع البیان، ج ۷، ص ۹۸)

﴿۲۴﴾

سورۂ نور

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا جو کوئی سورۂ نور کی تلاوت کرے گا خداوند عالم اسے گزرے ہوئے اور آئندہ آنے والے مومن مردوں اور مومن عورتوں کی تعداد کے دس گنا نیکیاں جزا کے طور پر دے گا۔

(ثواب الاعمال اور تفسیر مجمع البیان)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اپنے اموال کو تلف ہونے سے بچانے کے لیے اور بے راہ روی کے ننگ و عار سے اپنے دامن کو محفوظ رکھنے کے لیے سورۂ نور کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کریں۔

(مجمع البیان)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اپنی خواتین کو اس سورہ کے احکام کے زیرِ سایہ بے راہ روی سے بچاؤ جو کوئی اس سورۂ کو دن رات میں ایک دفعہ

پڑھے گا اس کے گھرانے کا کوئی فرد آخر عمر تک کسی بھی قسم کے عفت کے منافی عمل میں گرفتار نہیں ہوگا۔

(تفسیر نورالثقلین، ص ۵۲۶)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اپنے مال اور اپنی آبرو کو سورۂ نور کی تلاوت کی پناہ میں دو (یا موجودہ اصطلاح کے مطابق سورۂ نور کی تلاوت کے ذریعے اپنے مال کا تحفظ کرو) نیز اپنی خواتین کو اس سورہ کے ذریعے تحفظ دو کیونکہ جو شخص ہر دن یا رات اس کی تلاوت کرے گا تو اس کے گھرانے کے افراد میں سے کوئی ایک بھی اپنی آخر عمر تک پاکدامنی کے منافی کسی کام سے دوچار نہیں ہوگا اور جب دنیا سے چلا جائے گا تو ستر ہزار فرشتے اس کی مشایعت کریں گے اور تمام اس کے لیے دعاو مغفرت کریں گے یہاں تک کہ اسے قبر میں اتارا جائے۔

(ثواب الاعمال، عقاب الاعمال، شیخ صدوق)

﴿۲۵﴾

سورۂ فرقان

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ فرقان کی تلاوت کرے گا قیامت کے دن مومن بن کر مبعوث ہوگا اور ان لوگوں میں شامل ہوگا جو قیامت کے آنے پر یقین رکھتے ہیں اور خداوند عالم مردوں کو قبروں سے نکال کر جدید زندگی دے گا اور بغیر حساب کے جنت میں داخل فرمائے گا۔

(مستدرک الوسائل، ج اول، ص ۳۰۸)

☆ حضرت امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا کہ جو کوئی سورۂ فرقان کی تلاوت کرے گا عذاب الٰہی سے محفوظ رہے گا۔

(ثواب الاعمال، مجمع البیان)

۲۶

سورۂ شوریٰ

☆ حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ شوریٰ پڑھتا رہے گا خداوند عالم اسے دس حسنات عطا کرے گا اور ہر حسنہ ان لوگوں کی تعداد کے برابر ہے جنہوں نے حضرت نوحؑ، حضرت ہودؑ، حضرت شعیبؑ، حضرت صالحؑ اور حضرت ابراہیمؑ کی تصدیق کی ہو یا ان کی تکذیب کی ہو اور ان لوگوں کی تعداد کے برابر بھی جنہوں نے حضرت عیسیٰؑ اور حضورؐ کی تصدیق یا تکذیب کی ہے۔

(مجمع البیان، ج ۴، ص ۱۸۳)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو کوئی سورۂ شوریٰ کی تلاوت مسلسل تین رات کرے تو:

(۱) خدا کے دوستوں میں شمار ہوگا۔

(۲) تقرب الٰہی حاصل ہوگا۔

(۳) اسے دنیا میں کوئی برائی نہیں چھوے گی۔

(۴) قیامت میں اسے اس قدر ملے گا کہ وہ راضی ہو جائے گا۔

(ثواب الاعمال، تفسیر نور الثقلین، ج ۴، ص ۵۱۴)

﴿۲۷﴾

سورۂ نمل

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ نمل کی تلاوت کرے گا خداوند عالم اسے دس گنا اجر (دس گنا حسنات) ان لوگوں کی تعداد کے برابر عطا کرے گا جنہوں نے حضرت سلیمانؑ، حضرت ہودؑ، حضرت شعیبؑ، حضرت صالحؑ کی تصدیق یا تکذیب کی ہے اور قیامت کے دن جس وقت وہ قبر سے باہر نکل رہا ہوگا تو لاالٰہ الا اللہ کہتے ہوئے نکلے گا۔

(مجمع البیان، ج ۴، ص ۹)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو کوئی سورۂ شعراء، سورۂ نمل، سورۂ قصص کو شب جمعہ پڑھے گا تو اولیاء اللہ میں شامل ہوگا اور خدا کے لطف کے سائے میں قرار پائے گا اور خدا اس کا حامی بن جائے گا۔

(ثواب الاعمال، تفسیر نور الثقلین، ج ۴، ص ۴۳)

﴿۲۸﴾

سورۂ قصص

☆ حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی سورۂ قصص کی تلاوت کرے گا خداوند عالم اسے ان لوگوں کی تعداد کے دس گنا ثواب عطا کرے گا جنہوں نے حضرت موسیٰؑ کی تصدیق یا تکذیب کی ہے اور زمین و آسمان کا کوئی فرشتہ ایسا نہیں

ہوگا جو اس کی سچائی کی گواہی نہ دے دے۔

"بے شک ہر چیز نے فنا ہونا ہے سوائے اس کے چہرے کے"۔

(تفسیر مجمع البیان، ج ۴، ص ۲۳۸)

﴿۲۹﴾

سورۂ عنکبوت

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ عنکبوت کی تلاوت کرے گا اس کے لئے تمام مومنین و منافقین کی تعداد کے دس گنا حسنات عطا کیے جائیں گے۔

(تفسیر مجمع البیان، ج ۴، ص ۲۷۱)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ عنکبوت و سورۂ روم کی تلاوت ماہ رمضان کی تیئسویں کی رات کرے گا تو خدا کی قسم یہ شخص اہل بہشت میں سے ہے میں کسی بھی شخص کو اس مسئلے سے استثنا نہیں کرتا ہوں یقیناً خداوند عالم کے نزدیک ان دونوں سورتوں کی بڑی قدر و قیمت ہے۔

﴿۳۰﴾

سورۂ روم

☆ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ روم کی تلاوت کرے تو ان فرشتوں کی تعداد کے دس گنا حسنات دیئے جائیں گے جو زمین و آسمان میں خدا کی تسبیح

پڑھتے ہیں اور جن دنوں اور راتوں اس کی تلاوت نہیں ہوئی ہے ان کا اجر بھی اس کو دیا جائے گا۔

(مجمع البیان، ج ۴، ص ۲۹۴)

﴿۳۱﴾

سورۂ لقمان

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو کوئی سورۂ لقمان کی تلاوت کرے گا وہ قیامت کے دن حضرت لقمانؑ کا رفیق ہوگا اور جن لوگوں نے نیک اعمال بجالائے ہیں یا برے اعمال انجام دیئے ان کی تعداد کی دس گنا حسنات اسے دیئے جائیں گے۔

☆ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ لقمان کو رات کو پڑھے تو خدا کی طرف سے فرشتے مقرر ہوتے ہیں کہ صبح تک اسے شیطان اور اس کی فوج سے نجات دیں اور دن کے وقت بھی اسے شیطان کی مکاریوں اور فریب سے بچائے رکھیں۔

(تفسیر مجمع البیان)

﴿۳۲﴾

سورۂ سجدہ

☆ جو کوئی شخص ہر جمعہ کو سورۂ سجدہ کی تلاوت کرے گا تو خداوند عالم اس کا

نامۂ اعمال اس کے سیدھے ہاتھ میں دے گا اور اس کا حساب سخت نہیں لے گا اور ایسا شخص رسول خداؐ اور ان کے اہل بیتؑ کا رفیق ہو گا۔

(ثواب الاعمال، ص ۲۴۷)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو کوئی سورۂ سجدہ کو ہر رات پڑھے گا تو خداوند عالم اس کے نامۂ اعمال کو داہنے ہاتھ میں دے گا اور اس سے آسان حساب لیا جائے گا اور ایسا شخص حضور اکرمؐ اور ان کے اہل بیتؑ کا ہم نشین ہو گا۔

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا جو کوئی سورۂ سجدہ اور سورۂ تبارک کو پڑھے گا تو اسے اتنا اجر ملے گا جیسے اس نے شب قدر جاگ کر عبادت میں کاٹی ہو۔

(تفسیر نور الثقلین، ص ۱۴۷)

۳۳

سورۂ احزاب

☆ حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی شخص سورۂ احزاب کی تلاوت کرے اسے اپنے گھر والوں کو سکھائے یا اپنے زیرِ سرپرستی افراد کو سکھائے تو خداوند عالم اسے عذاب قبر سے امان دے گا۔

(مجمع البیان، ج ۴، ص ۳۳۳)

☆ نیز حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص سورۂ احزاب کی تلاوت کرے اور ساتھ ہی اس کے مفاہیم سے آگاہ ہو تو عذابِ قبر سے محفوظ رہے گا۔

(ثواب الاعمال و تفسیر برہان اور مجمع البیان)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو کوئی سورۂ احزاب کی تلاوت

کرے گا وہ قیامت کے دن رسول اکرمؐ کی پناہ میں ہو گا۔

(تفسیر نورالثقلین)

﴿۳۴﴾

سورۂ سبا

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو کوئی سورۂ سبا کی تلاوت کرے گا تو قیامت کے دن اس کو تمام نبیوں اور رسولوں کی ہم نشینی کا شرف ملے گا اور وہ ان کے ساتھ مصافحہ کرے گا۔

(مستدرک الوسائل، ج اول، ص ۳۰۸)

☆ حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص اس سورۃ کو لکھ کر اپنے ساتھ رکھے تو ڈنک مارنے والے جانوروں اور درندوں سے محفوظ رہے گا جو اسے لکھ کر دھو کر پی لے تو اس کا چہرہ نورانی ہو گا۔

(تفسیر برہان، ج ۳، ص ۳۴۳)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ سبا اور فاطر کو رات کے وقت تلاوت کرے گا وہ ہمیشہ امان الٰہی کے زیرِ سایہ ہو گا اور اگر دن کے وقت تلاوت کرے تو اس کے لیے کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی اور اسے دنیا و آخرت کی بھلائی عطا کی جائے گی۔

(تفسیر مجمع البیان، تفسیر نورالثقلین)

﴿۳۵﴾

سورۂ فاطر (ملائکہ)

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو کوئی سورۂ فاطر کی تلاوت کرے گا تو قیامت کے دن اسے جنت کے دروازوں میں سے تین دروازے آواز دیں گے کہ ان دروازوں میں سے جس میں سے چاہے داخل ہو جائے۔

(مستدرک الوسائل، ج اول، ص ۳۰۸)

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ فاطر کی تلاوت کرے اور صرف خدا کی خوشنودی چاہے تو قیامت کے دن بہشت کے آٹھ دروازوں میں سے ہر دروازہ آواز دے گا کہ جس دروازہ سے چاہو تم داخل ہو جاؤ۔

(تفسیر برہان، ج ۳، ص ۳۴۳)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اگر کوئی سورۂ فاطر کی تلاوت رات کے وقت کرے تو وہ مسلسل امان الٰہی کے زیر سایہ ہوگا اور اگر دن کے وقت تلاوت کرے تو اس کے لیے کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی اور اسے دنیا و آخرت کی بھلائی عطا کی جائے گی۔ (تفسیر مجمع البیان)

﴿۳۶﴾

سورۂ یٰسین

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص دن یا رات کے وقت

سورۂ یٰسین کی تلاوت کرے تو اس دن وہ خدا کی حفاظت میں ہوگا۔ خدا اسے روزی عطا کرے گا اور شیطان کے شر سے امان دے گا اور یہ شخص جنت میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کرے گا۔

(تفسیر برہان، ج ۳، ص ۳۴۳)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جس شخص سورۂ یٰسین کو تین بار پڑھے، لکھے یا سات روز دھو کر پیے تو:

(۱) جو کچھ سنے گا حفظ رکھ سکے گا۔

(۲) لوگوں کی نگاہوں میں جلال و ہیبت کا حامل ہوگا۔

(۳) اگر کسی کے ساتھ مناظرہ کرے تو کامیاب ہو جائے گا۔

(تفسیر نور الثقلین)

﴿۳۷﴾

سورۂ صافات

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اگر کوئی سورۂ صافات کو ہر شب جمعہ پڑھے گا تو وہ دنیاوی آفات اور بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔ اس کی روزی میں کشائش ہوگی۔ اس کے مال و اولاد کو کوئی ضرر نہیں پہنچے گا۔ شیطان اس کے لشکر اور ظالم حکمرانوں سے امان میں رہے گا اور اگر وہ اسی ہفتہ کے دن یا رات کو مر جائے گا تو شہدا کے ساتھ بہشت میں داخل ہوگا۔

(تفسیر مجمع البیان، ثواب الاعمال)

☆ حضرت امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا کہ اے بیٹے کوئی مشکل ایسی نہیں جس

میں سورہ صافات پڑھی جائے اور وہ مشکل حل نہیں ہوئی ہو۔

(تفسیر برہان اور تفسیر نور الثقلین)

﴿۳۸﴾

سورہ ص

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی سورہ ص کی تلاوت کرے گا خداوند عالم اسے اس پہاڑ کے وزن کے برابر حسنات دے گا جسے حضرت داؤد کے لیے مسخر کیا گیا تھا اور چھوٹے بڑے گناہوں پر اصرار سے محفوظ رکھے گا۔

(تفسیر مجمع البیان، ج ۴، ص ۴۶۳)

☆ حضرت امام محمد باقرؑ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی شخص سورہ ص کی تلاوت شب جمعہ کرے گا تو خداوند عالم اسے ایسا اجر عطا کرے گا جو صرف مرسل نبیوں اور مقرب فرشتوں کو عنایت کیا ہے اور اسے بہشت میں داخل کرے گا اور وہ شخص جسے بھی چاہے اپنے ساتھ جنت میں لے جاسکے گا۔

(تفسیر مجمع البیان و ثواب الاعمال)

﴿۳۹﴾

سورہ زمر

☆ حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورہ زمر کی تلاوت کرے گا خداوند عالم اسے اپنی رحمت سے ناامید نہیں کرے گا اور اس کے نامۂ اعمال میں

خوف خدار کھنے والوں اور خاشعین کا ثواب لکھے گا۔

(مجمع البیان، ثواب الاعمال)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اگر کوئی سورۂ زمر کی تلاوت کرے گا اسے دنیا و آخرت کی شرافت عطا کی جائے گی اور دوسرے تمام افراد پر انہیں کامیابی حاصل ہوگی وہ بھی اس طرح کہ جو بھی انہیں دیکھے گا اس کے دل میں ان کی ہیبت و جلال چھا جائے گا۔

(تفسیر نورالثقلین)

﴿۴۰﴾

سورۂ مومن (غافر)

☆ حضرت محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جو شخص ہر رات سورۂ مومن کی تلاوت کرے گا تو خدا اس کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف فرمائے گا۔ اس کے دل میں خدا کا خوف اور تقویٰ پیدا ہوگا اور اس دنیا کو آخرت سے بہتر قرار دے گا۔

(بحارالانوار، ج ۹۲، ص ۲۹۸)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اگر کوئی سورۂ حٰم اور مومن پڑھے گا تو:

(۱) اس کے لیے عرش و کرسی اور خدا کے مقرب فرشتے استغفار کریں گے۔

(۲) اس کی تلاوت کرنے والا رحمتِ الٰہی کا مورد قرار پائے گا۔

(۳) اس کے جسم سے خوشبو پیدا ہوگی۔

﴿۴۱﴾

سورۂ فصلت (حٰم سجدہ)

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا جو کوئی سورۂ حٰم فصلت کی تلاوت کرے تو خداوند عالم اسے اس کے حروف کی تعداد کے برابر ثواب عطا کرے گا۔

(تفسیر مجمع البیان اور ثواب الاعمال)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو کوئی حٰم سجدہ کی تلاوت کرے گا تو قیامت کے دن اسے ایک نور احاطہ کرے گا تاحدِ نظر نور عطا کرے گا جس سے اسے سرور حاصل ہوگا اس دنیا میں بھی قابلِ تعریف زندگی گزارے گا اور دوسرے لوگ اس پر رشک کریں گے۔

(جوامع الجامع طبرسی، ص ۴۲۲)

﴿۴۲﴾

سورۂ شعراء

☆ حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو اس سورہ کی تلاوت کرے گا فرشتے اس پر درود بھیجیں گے اور اس کی موت کے بعد اس پر نزولِ رحمت کی دعا کریں گے۔

(البرہان فی تفسیر القرآن، ج ۴، ص ۱۱۵)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ شعراء کی تلاوت کرے گا خداوند عالم اسے قیامت کے دن نورانی چہرے کے ساتھ محشور کرے گا اور (اس سے کہا جائے گا) اس سے خطاب کرے گا کہ میں نے یہ حسن ونورانیت

اس لیے عطا کیا ہے کہ تو نے ہمیشہ سورۂ شعراء کی تلاوت کی ہے۔ اس کے بعد اسے جنت لے جانے کا حکم ہوگا جہاں اسے یاقوت سرخ کا محل عطا کیا جائے گا۔

(تفسیر مجمع البیان وثواب الاعمال)

﴿۴۳﴾

سورۂ زخرف

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ زخرف کی تلاوت کرے گا وہ قیامت کے دن ان لوگوں میں شامل ہوگا جن سے کہا جائے گا اے بندے تجھے حیران ہونے کی ضرورت نہیں تو بہشت کی طرف چلا جا۔

(تفسیر نور الثقلین، تفسیر برہان)

☆ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ زخرف کی زیادہ تلاوت کرے گا خداوند عالم اس کو قبر میں حشرات کے نقصان پہنچانے، ڈنک مارنے اور قبر کی سختی سے محفوظ رکھے گا یہاں تک کہ قیامت کے دن خدا کے حضور کھڑا ہوگا۔ اس وقت یہ سورہ آجائے گا اور خدا سے حکم لے کر اس شخص کو بہشت میں داخل کرے گا۔

(بحار الانوار، ج ۹۲، ص ۲۹۹)

﴿۴۴﴾

سورۂ دخان

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص دخان کی تلاوت شب جمعہ کو کرے گا تو

خداوند عالم اس کے لیے بہشت میں ایک گھر بنائے گا۔

(تفسیر مجمع البیان اور ثواب الاعمال)

☆ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ دخان کو اپنی واجب اور مستحب نمازوں میں پڑھے گا تو:

(۱) ان افراد میں شامل ہوگا جو عذاب الٰہی سے محفوظ ہیں۔

(۲) عرشِ الٰہی کے زیر سایہ ہوگا۔

(۳) اس کا حساب جلد لیا جائے گا۔

(۴) اس کا نامۂ اعمال اس کے سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا۔

(سفینۃ البحار، محدث قمی، ج ۲، ص ۴۱۹، تفسیر مجمع البیان)

﴿۴۵﴾

سورۂ جاثیہ

☆ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ جاثیہ کی تلاوت کرے گا اس کے لیے:

(۱) حساب و کتاب لیتے وقت لباس مہیا کیا جائے گا جبکہ روایت میں ذکر ہے کہ اس دوران بغیر لباس کے کھڑے ہوں گے جبکہ چند افراد لباس پہنے ہوئے ہوں گے۔

(۲) حساب کے خوف سے امان میں ہوں گے۔

(۳) قبر میں جہنم کی آگ سے محفوظ ہوں گے۔ جہنم کی آگ انہیں نہیں چھو

سکے گی۔

(تفسیر مجمع البیان، ثواب الاعمال)

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ جاثیہ کی تلاوت کرے گا خداوند عالم اس کے عیوب کو پوشیدہ رکھے گا اور قیامت کے دن کسی قسم کا خوف نہیں ہوگا۔

(تفسیر نور الثقلین، تفسیر مجمع البیان)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ جاثیہ کی تلاوت کرے گا اس کا ثواب یہ ہے کہ وہ شخص جہنم کی آگ کو نہیں دیکھے گا اور نہ ہی جہنم کے آگ کے بھڑکنے کی آواز سنے گا۔ وہ شخص حضرت محمدؐ کا ہم نشین ہوگا۔

(وسائل الشیعہ، شیخ حر عاملی، ج ۴، ص ۸۹۲)

۴۶

سورۂ احقاف

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ احقاف کی تلاوت کرے گا دنیا میں موجود ریت کے ذروں کے دس گنا حسنات عطا کیے جائیں گے اور اس کی برائیاں مٹادی جائیں گی اور اس کے دس درجات بلند کیے جائیں گے۔

(مجمع البیان، ج ۵، ص ۸۱)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص شب جمعہ سورۂ مبارکہ احقاف کی تلاوت کرے گا اسے دنیاوی مصیبتوں سے نجات ہوگی اور آخرت کے خوف وڈر سے محفوظ رہے گا۔ (ثواب الاعمال، تفسیر مجمع البیان)

﴿۴۷﴾

سورۂ محمد

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ محمد کی تلاوت کرے گا تو خدا اسے جنت کی نہروں سے سیراب کرے گا۔

(مجمع البیان، ج ۵، ص ۹۵)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو کوئی سورۂ محمد کی تلاوت کرے گا:

(۱) شک اور کفر سے محفوظ رہے گا۔

(۲) فقر میں مبتلا نہیں ہو گا۔

(۳) بادشاہ کے خوف سے نجات پائے گا اور مر جائے گا تو ہزار فرشتے اس پر نماز پڑھیں گے۔ (ثواب الاعمال، تفسیر مجمع البیان)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ محمد کی تلاوت کرے گا اسے ہماری خصوصیات کی معرفت کا میدان فراہم ہو گا اور وہ ہمارے دشمنوں کو بھی پہچان سکے گا کیونکہ اس سورۃ کا ایک حصہ ہمارے بارے میں ہے اور ایک حصہ ہمارے دشمنوں کے بارے میں ہے۔ (تفسیر برہان و تفسیر نور الثقلین)

﴿۴۸﴾

سورۂ فتح

☆ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا کہ جو شخص اس سورۃ کو لکھ کر اپنے پاس رکھے

گا وہ اپنے خواب وبیداری کی حالت میں بلاؤں سے محفوظ رہے گا اور ہر قسم کے درد وبلا سے امان ملے گی۔

(تفسیر نور الثقلین اور تفسیر برہان)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ فتح کی تلاوت کرے گا اور ہمیشہ اس کی تلاوت کرے تو :

(۱) اس کا مال محفوظ رہے گا۔

(۲) اس کے ناموس میں پاکدامنی رہے گی۔

(۳) قیامت کے دن اس کا شمار خدا کے مخلص بندوں میں ہوگا۔

(تفسیر مجمع البیان، ثواب الاعمال)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے مزید فرمایا کہ اپنے اموال و خواتین اور غلاموں کو سورۂ فتح کی تلاوت کے ذریعے نابود ہونے سے محفوظ رکھو اور ان کا بیمہ کرو جب ایک شخص اس سورۃ کی ہمیشہ تلاوت کرتا ہے تو قیامت کے دن خدا کی طرف سے ایک منادی ندا کرتا ہے جسے تمام لوگ سنیں گے کہ تو میرے خاص بندوں میں سے ہے جاؤ اسے میرے صالح بندوں میں شامل کرو اور ہمیشہ رہنے والی بہشت میں داخل کرو اور وہ سربستہ شراب پلاؤ جس میں کافور ملا ہوا ہے۔

(ثواب الاعمال، شیخ صدوق، ص ۲۵۹)

﴿۴۹﴾

سورۂ حجرات

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص اس سورہ کو لکھ کر اپنے ساتھ رکھے اور

دشمن سے مقابلہ کرے تو خداوند عالم اس کی مدد کرے گا اور اس کے لیے بھلائی کے دروازے کھول دے گا۔

(تفسیر برہان، تفسیر نور الثقلین)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ حجرات کی تلاوت ہر دن یا رات کرے گا حضور اکرمؐ کے زائرین میں سے ہو گا۔

(وسائل الشیعہ، حر عاملی، ج ۴، ص ۸۹)

﴿۵۰﴾

سورۂ ق

☆ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص اس سورۃ کو کسی پانی کے برتن پر لکھے اور اسے دھو کر دودھ پلانے والی عورت کو پلایا جائے تو اس کے دودھ میں اضافہ ہو جائے گا۔

(تفسیر نور الثقلین، تفسیر مجمع البیان)

☆ حضرت محمد باقرؑ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص سورۂ ق کو اپنی واجب اور ہر مستحب نماز میں پڑھے گا:

(۱) اس کی روزی میں اضافہ ہو گا۔

(۲) اس کے نامۂ اعمال سیدھے ہاتھ میں ملے گا۔

(۳) اس کے حساب وکتاب کا مرحلہ آسانی سے گزرے گا۔

(سفینۃ البحار، محدث قمی)

﴿۵۱﴾

سورہ ذاریات

☆ حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص اس سورہ کو کسی برتن میں لکھ کر دھو کر اس کا پانی پیے گا:

(۱) اس کے جسم سے ہر قسم کا درد ختم ہو جائے گا۔

(۲) اگر حاملہ عورت کے گلے میں ڈال دیا جائے تو زچگی کی سختی ختم ہو گی۔

(تفسیر مجمع البیان، تفسیر نور الثقلین)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورہ ذاریات کی تلاوت دن یا رات کے وقت کرے گا:

(۱) خداوند عالم اس کے معاش کو درست کرے گا۔

(۲) اس کے رزق میں برکت دے گا۔

(۳) قیامت تک مسلسل جلنے والا چراغ اس کی قبر کو روشن رکھے گا۔

(سفینۃ البحار، محدث قمی، ج ۲، ص ۴۱۹)

﴿۵۲﴾

سورہ طور

☆ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جو کوئی سورہ طور کی تلاوت کرے تو خداوند عالم اسے دنیا و آخرت کی بھلائی نصیب کرے گا۔

(فقہ الرضا باب طب، تفسیر مجمع البیان)

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو کوئی اگر قیدی ہو اور ہر وقت اس سورہ کی تلاوت کرے تو جلد رہائی ملے گی۔

(تفسیر نور الثقلین، ثواب الاعمال)

﴿۵۳﴾

سورۂ نجم

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ نجم کو لکھ کر اپنے ہمراہ رکھے گا تو خداوند عالم اسے شیطان کے ساتھ مقابلے کی طاقت دے گا اور جب بھی دشمنوں کے ساتھ مقابلہ ہوگا اسے کامیابی حاصل ہوگی۔ خدا کی تائید اور قدرت اس کے ساتھ ہے۔

(تفسیر مجمع البیان، نور الثقلین

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ نجم کو دن یا رات میں ایک دفعہ پڑھے تو:

(۱) لوگوں کے درمیان محبوبیت ہوگی۔

(۲) اس کے گناہ بخشے جائیں گے۔

(۳) لوگ اس کی تعریف و ستائش کرنے لگیں گے۔

(تفسیر مجمع البیان، تفسیر نور الثقلین

﴿۵۴﴾

سورۂ قمر

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص سورۂ اقترب الساعۃ کی تلاوت کرے گا تو قیامت کے دن اسے اس طرح محشور کیا جائے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی مانند دمک رہا ہوگا اور جو کوئی شخص ہر رات اس کی تلاوت کرے گا تو قیامت کے دن اس کا چہرہ تمام مخلوقات کے چہروں سے زیادہ درخشندہ ہوگا۔

(مجمع البیان، ج ۵، ص ۱۸۴)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو کوئی سورۂ قمر کی تلاوت کرے گا خداوند عالم اسے قیامت کے دن بہشت کی سواریوں میں سے ایک سواری میں محشور فرمائے گا۔

(تفسیر مجمع البیان، نور الثقلین)

﴿۵۵﴾

سورۂ رحمٰن

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو کوئی سورۂ رحمٰن کی تلاوت کرے اور آیت "فبای الآء ربکما تکذبان" کے بعد "لا شیء من آلائك ربی اکذب" پڑھے۔ اگر یہ شخص اسی دن یا رات میں مر جائے گا تو شہید کی موت

مرے گا اور اگر رات کے وقت پڑھے گا تو صبح تک فرشتے خدا کی طرف سے اس کی حفاظت کریں گے۔ نیز آپ نے ارشاد فرمایا جو کوئی سورۂ رحمٰن کو لکھ کر اپنی دیوار پر لگا دے گا تو بلاؤں اور درندوں سے محفوظ رہے گا۔

(تفسیر البیان و ثواب الاعمال)

☆ نیز آپؐ نے فرمایا کہ سورۂ رحمٰن کی تلاوت اپنی نمازوں میں ترک مت کرو مگر یہ سورۃ منافقوں کے دل میں نہیں ٹھہرتا اور قیامت کے دن خداوند عالم اس سورۃ کو اس کی مخصوص شکل میں مبعوث کرے گا اور یہ سورۃ خداوند عالم کے اس قدر نزدیک ہوگا کہ اس نزدیکی کے برابر اور کوئی خدا کے نزدیک نہیں ہوگا۔ اس وقت اس سورہ سے کہا جائے گا کہ جنہوں نے تیری تلاوت کی اور نماز میں تجھے پڑھتے رہے ہیں۔ یہ سورہ ایک ایک کر کے ان کا نام لے گا جس نے اس کی تلاوت کی تھی۔ اس کے ساتھ ہی ان لوگوں کا چہرہ نورانی ہو جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جس کسی کی بھی تم چاہو شفاعت کرو اور یہ لوگ اتنے لوگوں کی شفاعت کریں گے کہ کوئی باقی نہیں رہے گا۔ پس خداوند عالم فرمائے گا کہ تم لوگ بہشت میں داخل ہو جاؤ اور جہاں چاہو رہو۔

(تفسیر بصائر، ج ۴۳، ص ۶

﴿۵۶﴾

سورۂ واقعہ

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا جو کوئی سورۂ واقعہ ہر رات پڑھے گا:

(۱) کبھی لوگوں کا محتاج نہیں ہوگا۔

(۲) خداوند عالم اسے اپنا دوست قرار دے گا۔

(۳) لوگ اس سے محبت کرنے لگیں گے۔

(۴) کسی قسم کی سختی یا تکلیف اسے نہیں پہنچے گی۔

(۵) وہ امیر المومنینؑ کے دوستوں میں شمار ہوگا۔

☆ نیز آپؑ نے فرمایا جو شخص سورۂ واقعہ کو مسلسل پڑھے گا فقر اس سے دور ہوگا۔ اس کا حافظہ تیز ہوگا اور توفیق الٰہی اس کے شامل حال ہوگی اور اس کے مال و دولت میں اضافہ ہوگا۔

☆ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا جو کوئی شخص سورۂ واقعہ کو سونے سے پہلے تلاوت کرے گا تو خداوند عالم سے ملاقات کے وقت اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمکدار ہوگا۔

(تفسیر بصائر، ج ۴۳، ص ۲۷۰)

﴿۵۷﴾

سورۂ حدید

☆ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ حدید کی تلاوت کرے گا اس کا نام ان لوگوں میں لکھا جائے گا جو خدا اور رسولؐ پر مکمل ایمان لائے ہیں۔

(مصباح کفعمی، ص ۴۴۶)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو کوئی سورۂ حدید کی تلاوت کرے

گا اسے اپنی زندگی میں حضرت قائم آلِ محمد کی زیارت نصیب ہوگی اور اگر یہ شخص آپ کے قیام سے پہلے مر جائے تو اسے حضور اکرمؐ کی ہمسائیگی نصیب ہوگی۔

(تفسیر برہان اور تفسیر مجمع البیان)

﴿۵۸﴾

سورۂ مجادلہ

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ مجادلہ کی تلاوت کرے گا قیامت کے دن اسے اللہ کے گروہ میں شمار کیا جائے گا۔

(ثواب الاعمال، ص ۲۰۸)

☆ حضور اکرمؐ نے مزید فرمایا کہ جو شخص اس سورۃ کو پڑھ کر مال پر دم کرے اور اسے زیرِ زمین چھپائے تو خدا اس کے اس مال کی حفاظت کرے گا اور اگر اسے لکھ کر بیمار کے گلے میں باندھے گا تو اس کے درد میں کمی ہوگی۔

(تفسیر برہان، تفسیر نور الثقلین)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اگر کوئی سورۂ مجادلہ کو لکھ کر اپنے اناج میں رکھے تو اناج کبھی خراب نہیں ہوگا۔

(تفسیر برہان، تفسیر نور الثقلین)

﴿۵۹﴾

سورۂ حشر

☆ حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی شخص سورۂ حشر کی تلاوت کرے گا

اس کے لیے بہشت، جنم، عرش و کرسی، زمین و ساتوں آسمان، ہوا، خزاں، گھاس، پرندے، پہاڑ، سورج، چاند اور تمام فرشتے اس پر درود بھیجیں گے۔ اس کے لیے استغفار طلب کریں گے اور اگر وہ شخص اسی رات مر جائے تو شہیدوں میں شامل ہو جائے گا۔ (تفسیر برہان، نور الثقلین، ثواب الاعمال، ص ۲۶۵)

﴿۶۰﴾

سورۂ ممتحنہ

☆ حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ ممتحنہ کی تلاوت کرتا ہے فرشتے اس کے لیے درود بھیجتے ہیں اور اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور اگر وہ اسی دن یا رات مر جائے جس دن اس کی تلاوت کی تھی تو شہیدوں میں اس کا شمار ہوگا اور تمام مومن مرد اور عورتیں اس کی شفاعت کریں گے۔

☆ حضرت سجادؑ نے فرمایا کہ جو کوئی سورۂ ممتحنہ کو اپنی واجب یا مستحب نمازوں میں پڑھے گا۔ خداوند عالم اس کے دل کو ایمان سے آزمائے گا اس کی آنکھوں کو نور عطا کرے گا۔ نیز فقر اور جنون کو اس سے اور اس کی اولاد سے دور کرے گا۔

(مکارم الاخلاق، شیخ طبرسی، ص ۳۶۵)

﴿۶۱﴾

سورۂ صف

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو کوئی سورۂ صف کی تلاوت کرے گا جب تک

حضرت عیسیٰؑ دنیا میں ہیں اس کے لیے درود بھیجیں گے اور استغفار کریں گے قیامت کے دن ایسا شخص حضرت عیسیٰؑ کا رفیق ہوگا۔

(تفسیر مجمع البیان، ج ۵، ص ۲۷۷)

☆ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جو کوئی شخص سورۂ صف کی تلاوت اپنی واجب اور مستحب نمازوں میں کرے گا اور ہمیشہ ایسا کرتا رہے گا تو قیامت کے دن خداوند عالم اسے انبیا اور ملائکہ کی صف میں محشور کرے گا۔

(تفسیر مجمع البیان، تفسیر برہان)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ صف کو سفر میں مسلسل پڑھتا رہے گا وہ خدا کی حفاظت میں ہوگا یہاں تک کہ اپنے وطن لوٹ جائے۔

(تفسیر برہان)

﴿۶۲﴾

سورۂ جمعہ

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ جمعہ کی تلاوت کرے گا تو خداوند عالم اسے نمازِ جمعہ میں شمولیت کرنے والوں اور جمعہ میں شرکت نہ کرنے والوں کی تعداد کے برابر دس گنا نیکیاں عطا کرے گا۔

(ثواب الاعمال و عقابھا، علی محمد دخیل، ص ۲۰۹)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ہمارے پیروکار ہر مومن بندے کے لیے مناسب ہے کہ شبِ جمعہ اپنی نمازوں میں سورۂ جمعہ اور سورۂ اعلیٰ کی تلاوت

کرے اگر وہ ایسا کرے گا تو گویا رسول اکرمؐ جیسا عمل انجام دیا۔
(تفسیر مجمع البیان، تفسیر نور الثقلین)

☆ نیز آپؐ نے فرمایا کہ جو کوئی سورۂ جمعہ کی تلاوت کرے گا شیطان کے وسوسوں سے دور رہے گا۔ خدا کی رحمت کا مورد قرار پائے گا اور خدا کی طرف سے اس کی بخشش ہو گی۔

(تفسیر برہان)

﴿۶۳﴾

سورۂ منافقون

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ منافقون کو ہمیشہ پڑھتا رہے گا خصوصاً نمازِ جمعہ میں تو نفاق سے محفوظ رہے گا۔

(تفسیر مجمع البیان)

☆ نیز آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی سورۂ منافقون کو اندھے پر پڑھے گا تو اسے سکون حاصل ہو گا اگر بیمار پر پڑھے گا تو اس کا علاج ہو گا وہ شخص شرک و نفاق سے نجات پائے گا۔

(تفسیر برہان)

﴿۶۴﴾

سورۂ تغابن

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو کوئی سورۂ تغابن کی تلاوت کرے گا اسے ناگہانی

موت سے نجات ملے گی اور اگر اسے کسی ظالم مقتدر شخص کے سامنے پڑھے تو اسے خوف نہیں کھائے گا، خدا اس کی مدد کرے گا۔

(تفسیر نور الثقلین، تفسیر برہان)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ تغابن کو واجب نمازوں میں پڑھے گا تو سورہ اس کی شفیع بن کر اس سے الگ نہیں ہوگا۔ اس کا گواہ بن کر اس کے ساتھ رہے گا یہاں تک کہ وہ شخص بہشت میں پہنچ جائے۔

(تفسیر مجمع البیان)

﴿۶۵﴾

سورۂ طلاق

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ طلاق کی تلاوت کرے گا اس کی موت سنت رسولؐ پر ہوگی۔

(تفسیر نور الثقلین، ج ۵، ص ۳۴۷)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ طلاق اور تحریم کو اپنی واجب نمازوں میں پڑھے گا خداوند عالم قیامت کے دن اسے اپنی پناہ میں لے گا تاکہ اسے قیامت کے دن عذاب و سختی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

﴿۶۶﴾

سورۂ تحریم

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ تحریم کی تلاوت کرے گا خدا اسے

(توبۃ النصوح) سچی توبہ کی توفیق عطا کرے گا۔

(تفسیر مجمع البیان، ثواب الاعمال)

☆ نیز حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص اس سورہ کو دیوانے اور مرگی میں مبتلا مریض پر پڑھے گا تو خداوند عالم اس شیطان کو آگ میں جھونک دے گا جس نے اسے ضرر پہنچایا ہے۔ (تفسیر برہان)

﴿۶۷﴾

سورۂ ملک

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ سورۂ ملک مومن کے دل میں حفظ ہو۔

(تفسیر نور الثقلین)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ ملک کو اپنی واجب نمازوں خصوصاً مغرب و عشا میں پڑھے گا تو:

(۱) صبح تک خدا کی امان میں ہو گا۔

(۲) خداوند عالم اسے بہشت کی ضمانت دے گا۔

(تفسیر مجمع البیان و ثواب الاعمال)

﴿۶۸﴾

سورۂ قلم

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو کوئی سورۂ قلم و نون کی تلاوت کرے گا خداوند

عالم اسے خوش اخلاق لوگوں جتنا ثواب عطا کرے گا۔

(تفسیر مجمع البیان، ج ۵، ص ۳۳۰)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ قلم کی تلاوت واجب اور مستحب نمازوں میں کرے گا تو وہ :

(۱) وہ خدا کی امان میں ہو گا۔

(۲) فقر سے نجات پائے گا۔

(۳) فشار قبر سے محفوظ رہے گا۔

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ سورۂ قلم کی آیت و ان یکاد الذین کفروا ...... آخر تک نظر بد سے محفوظ رکھنے کے لیے بہت اچھی ہے۔

(تفسیر مجمع البیان)

﴿۶۹﴾

سورۂ الحاقہ

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو کوئی سورۂ حاقہ کی تلاوت کرے گا :

(۱) خدا اس کا حساب آسانی سے کرے گا۔

(۲) اگر حاملہ عورت پر پڑھی جائے تو اس کی اور بچے کی حفاظت ہو گی۔

(۳) اگر پیدا ہونے والے بچے کو پانی پر دم کر کے پلایا جائے تو بچہ پاک طینت بن جائے گا۔

(تفسیر برہان)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ حاقہ اپنی واجب اور

مستحب نمازوں میں تلاوت کرے گا تو خدا اور رسولؐ پر اس کا ایمان مستقل قرار پائے گا۔

﴿۷۰﴾

سورۂ معارج

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو سورۂ معارج کی تلاوت کرے گا تو خدا اس کی مشکلات کو حل کرے گا اگر قید ہو تو اسے قید سے نجات دے گا۔

(تفسیر برہان)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص ہمیشہ سورۂ معارج پڑھے گا تو خدا اس کے گناہوں سے چشم پوشی اختیار کرے گا اور وہ حضور اکرمؐ کا ہم نشین ہو گا۔

(تفسیر مجمع البیان، ثواب الاعمال)

﴿۷۱﴾

سورۂ نوح

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو کوئی سورۂ نوح کی تلاوت کرے گا خداوند عالم اسے نیک لوگوں کا ہمنشین قرار دے گا اور بہشت کا ایک بڑا حصہ اس کے لیے مخصوص کرے گا نیز فرمایا اگر کوئی شخص سورۂ نوح کو اپنی کسی مشکل کے لیے پڑھے گا تو خدا اس کی مشکل کو آسان کرے گا۔

(تفسیر برہان، ج ۴، ص ۳۸۷)

﴿۷۲﴾

سورۂ جن

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ جن کی تلاوت کرے گا خداوند عالم اسے ہر اس جن اور شیطان کی تعداد کے برابر ثواب عطا کرے گا جس نے پیغمبر اکرمؐ کی تصدیق یا تکذیب کی ہے اور ساتھ ہی ایک غلام کے آزاد کرنے کا ثواب بھی ملے گا۔

(تفسیر نور الثقلین، ج ۵، ص ۴۳۰)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو اس سورۃ کی تلاوت کرے گا:

(۱) جن اس سے دور بھاگ جائیں گے۔

(۲) اگر ظالم حکمران کے سامنے جانا چاہے گا تو اسے کوئی ضرر نہیں پہنچے گا۔

(۳) قید ہو تو رہائی ملے گی۔

(۴) اگر ہمیشہ پڑھتا رہے تو اس کے کاموں میں کشائش ہو گی۔

(تفسیر برہان)

☆ نیز آپؑ نے فرمایا کہ جو شخص ہمیشہ اس کو پڑھتا رہے گا وہ جنوں کے حیلہ و مکر سے محفوظ رہے گا۔

﴿۷۳﴾

سورۂ مزمل

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ مزمل کی تلاوت کرے گا اس سے

دنیا و آخرت کی سختی (تنگی) دور ہو جائے گی۔

(تفسیر مجمع البیان ج ۵، ص ۳۷۵)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ مزمل کو اپنی عشا یا آخرِ شب (نماز تہجد) میں پڑھے گا تو یہ سورہ خداوند عالم کے ہاں گواہی دے گا کہ خداوند عالم نے اسے پاکیزہ زندگی اور موت عنایت فرمائی ہے۔

(تفسیر مجمع البیان، ثواب الاعمال)

﴿۷۴﴾

سورۂ مدثر

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص اس سورہ کی تلاوت ہمیشہ کرے گا اس کے بدلے قیامت کے دن جبرئیل اور میں گواہی دیں گے کہ وہ مومن ہے۔

(تفسیر برہان)

☆ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ کو اپنی واجب نمازوں میں پڑھے گا تو خداوند عالم پر لازم ہے کہ اسے حضرت محمدؐ اور اہل بیتؑ کے ساتھ محشور کرے اور اسے دنیاوی بدبختیوں سے نجات دے۔

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ مدثر کی تلاوت کرے اور اس کے آخر میں خدا سے کوئی چیز طلب کرے تو اسے عنایت کی جائے گی۔ چاہے اس کا سوال خدا کے فیصلے سے زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔

﴿۷۵﴾

سورۂ قیامت

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ قیامت کی تلاوت کرے گا میں اور جبرئیل امین گواہی دیں گے کہ وہ قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اور وہ قیامت کے دن چمکتے ہوئے چہرے کے ساتھ محشور ہوگا۔

(تفسیر نور الثقلین، ج۵، ص ۴۶۱)

﴿۷۶﴾

سورۂ دہر (انسان)

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص اس سورۃ کو لکھ کر دھو کر اس کا پانی پی لے تو اس کی روحانی مشکلات کے لیے شفا ہوگی اور اس کے جسم کے لیے بھی بہت مفید ہے۔

(تفسیر برہان)

☆ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جو شخص پچاس دنوں تک صبح کے وقت سورۂ دہر کی تلاوت کرے گا قیامت کے دن خداوند عالم اس کے لیے چار ہزار حور العین قرار دے گا اور اسے حضور اکرمؐ کا ہم نشین قرار دے گا۔

(تفسیر مجمع البیان)

﴿۷۷﴾

سورۂ مرسلات

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ مرسلات کی تلاوت کرے گا اس کے بارے میں لکھا جائے گا کہ وہ مشرکوں میں سے نہیں ہے۔

(مجمع البیان، ج ۵، ص ۴۱۴)

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو کوئی سورۂ مرسلات کی تلاوت کرے گا اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا کہ یہ شخص اہل بیتِ رسولؐ میں سے ہے۔

(تفسیر مجمع البیان)

﴿۷۸﴾

سورۂ نباء

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ عم یتسائلون پڑھے گا خداوند عالم اسے قیامت کے دن خوشگوار شراب پلائے گا۔

(تفسیر نور الثقلین، ج ۵، ص ۴۹۵)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص مسلسل ایک سال سورۂ نباء کی تلاوت کرے گا اسے خانۂ خدا کی زیارت نصیب ہوگی۔

(ثواب الاعمال)

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو کوئی اس سورۃ کی تلاوت کرے گا قیامت کے دن حساب سے جلدی چھوٹ جائے گا کوئی (حشرات الارض) ڈنک مارنے والے

جانور (سانپ، بچھو) وغیرہ اس کے قریب نہیں آئیں گے۔ اس کی ہیبت و جلال میں اضافہ ہوگا۔

(ثواب الاعمال)

﴿۷۹﴾

سورۂ نازعات

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو کوئی سورۂ نازعات کی تلاوت کرے گا وہ حساب کے موقف میں صرف اس قدر کھڑا رہے گا جتنا ایک واجب نماز میں ہوتا ہے اور اس کے بعد بہشت میں داخل کیا جائے گا۔

(تفسیر مجمع البیان، ج ۵، ص ۴۲۸)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ نازعات کی تلاوت کرے گا اس دنیا سے سیراب ہو کر مرے گا حشر کے وقت سیراب ہوگا۔ بہشت میں بھی سیراب ہو کر داخل ہوگا۔

(ثواب الاعمال)

﴿۸۰﴾

سورۂ عبس

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو کوئی سورۂ عبس کی تلاوت کرے گا قیامت کے دن اس حالت میں محشور ہوگا کہ اس کا چہرہ نورانی ہوگا اور وہ خوش حال ہوگا۔

(تفسیر مجمع البیان، ج ۵، ص ۴۳۵)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ پڑھ کر سفر پر چلا جائے گا تو سفر کے دوران ممکنہ مشکلات سے محفوظ رہے گا۔

(تفسیر برہان)

☆ نیز آپؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ عبس اور تکویر کی تلاوت کرے گا ہمیشہ عنایت الٰہی کے زیر سایہ قرار پائے گا اور یہ کام خدا کے لیے کوئی مشکل نہیں۔

(ثواب الاعمال)

﴿۸۱﴾

سورۂ تکویر

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ تکویر کی تلاوت کرے گا خداوند عالم اسے قیامت کے دن رسوائی سے محفوظ رکھے گا۔ اپنی پناہ میں لے گا اور اگر بیمار آنکھوں پر اس کی تلاوت کی جائے تو خدا اسے شفا دے گا۔

﴿۸۲﴾

سورۂ انفطار

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو کوئی اس سورۂ کی تلاوت کرے گا خداوند عالم تمام قبور کی تعداد کے برابر اسے نیکیاں عطا کرے گا اور بارش کے ہر قطرے کے بدلے سو گنا ثواب اسے عطا فرمائے گا اور قیامت کے دن خدا اس کے کاموں کی اصلاح فرمائے گا۔

(مجمع البیان، ج ۵، ص ۴۴۷)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ انفطار کی تلاوت اپنی واجب یا مستحب نمازوں میں کرے گا:

(۱) اس کی حاجات پوری کی جائیں گی۔

(۲) کوئی چیز اسے خدا تک پہنچنے میں رکاوٹ نہیں بن سکے گی۔

(۳) خدا ہمیشہ اسے اپنی رحمت کی نظر سے دیکھے گا یہاں تک کہ قیامت کے حساب کے مرحلے سے بھی گزر جائے۔

﴿۸۳﴾

سورۂ مطففین

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص اس سورۂ کی تلاوت کرے گا خداوند عالم اسے رحیق مختوم (سربند جام شراب) سے سیراب کرے گا۔

(تفسیر نور الثقلین، ج ۵، ص ۱۲۷)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ مطففین کو واجب نماز میں پڑھے گا خدا اسے اپنی امان میں رکھے گا اور جہنم کی آگ سے محفوظ رکھے گا۔ حساب جلدی لے گا اور پل صراط سے جلدی پار کرائے گا اور حشرات الارض اسے ضرر نہیں پہنچا سکیں گے۔

(ثواب الاعمال، تفسیر برہان، تفسیر نور الثقلین)

﴿۸۴﴾

سورۂ انشقاق

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو کوئی سورۂ انشقاق کی تلاوت کرے گا خدا اسے اپنی امان میں لے گا اس کا نامۂ اعمال اس کے پیٹھ پیچھے سے نہیں پھینکا جائے گا بلکہ اس کا نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔

(البرہان فی تفسیر القرآن، ج ۴، ص ۴۴۲)

☆ نیز آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس سورۃ کی تلاوت کرے گا خداوند عالم اس کا نامۂ اعمال راحت و آرام کے ساتھ دے گا۔

(تفسیر برہان، تفسیر نور الثقلین)

﴿۸۵﴾

سورۂ بروج

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو کوئی سورۂ بروج کی تلاوت کرے گا خداوند عالم اسے دنیا کے ہر جمعہ اور ہر عرفہ کے دن کا دس گنا اجر دے گا۔

(الا مصباح کفعمی، ص ۴۵۰)

☆ نیز حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو کوئی اس سورۃ کی تلاوت کرے گا تو اسے زیارت کا ثواب ملے گا اور خوف اور مشکلات کے وقت اسے ان سے چھٹکارا ملے گا۔

(تفسیر برہان)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ بروج کو اپنی واجب

نمازوں میں پڑھے گا قیامت کے دن انبیاء اور مرسلین کے ساتھ محشور ہو گا۔

(تفسیر مجمع البیان، ثواب الاعمال)

﴿۸۶﴾

سورۂ طارق

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ طارق کی تلاوت کرے گا آسمان کے ستاروں کے برابر اسے اجر دیا جائے گا اور اگر کوئی اس سورہ کو لکھ کر اس کے پانی سے زخم کو دھوئے گا تو شفا حاصل ہو گی اور اگر خوف کے وقت اس کی تلاوت کی جائے تو سکون ملے گا۔

(تفسیر نور الثقلین، ج۵، ص ۵۳۹)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ طارق کی تلاوت کرے گا قیامت کے دن اسے انبیاء کی مانند مقام و منزلت ملے گی اور وہ انبیاء و رسولوں کا ہم نشین ہو گا۔

(تفسیر مجمع البیان، ثواب الاعمال)

﴿۸۷﴾

سورۂ الاعلیٰ

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو کوئی سورۂ الاعلیٰ کی تلاوت کرے گا خداوند عالم ہر اس حرف کے دس گنا حسنات عطا کرے گا جسے ابراہیم خلیل اللہ، موسیٰ کلیم

اللہ، حضرت محمد مصطفیؐ پر نازل فرمایا۔

(تفسیر مجمع البیان ج ۵، ص ۷۲ ۵)

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے اس سورۃ کی تلاوت کی تو مندرجہ ذیل بیماریوں سے شفا پائے گا:

(۱) کسی کے کان میں درد ہو۔

(۲) کسی کو بواسیر کی شکایت ہو۔

(۳) کسی کے بدن کے کسی بھی حصے میں درد ہو۔

(تفسیر برہان)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ الاعلیٰ کو اپنی واجب یا مستحب نمازوں میں پڑھے گا قیامت کے دن جس دروازے سے بھی چاہے گا بہشت میں داخل ہو سکے گا۔

(تفسیر مجمع البیان، ثواب الاعمال)

﴿۸۸﴾

سورۃ غاشیہ

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ غاشیہ کی تلاوت کرے گا خدا اس سے آسان حساب لے گا نیز فرمایا کہ اگر کسی نومولود بچے پر پڑھی جائے گی تو وہ راہ ہدایت پر گامزن ہوگا اور اسے سکون واطمینان نصیب ہوگا۔

(تفسیر البرہان، المصباح کفعمی، ص ۴۵۰)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورہ غاشیہ کی تلاوت اپنی واجب یا مستحب نمازوں میں کرے گا تو خدا اس پر اپنی رحمت نازل کرے گا اور اپنے عذاب سے محفوظ رکھے گا۔

(تفسیر مجمع البیان، ثواب الاعمال)

﴿۸۹﴾

سورۂ فجر

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ تم اپنی واجب اور مستحب نمازوں میں سورۂ فجر کی تلاوت کرو کیونکہ یہ حسینؑ کا سورۂ ہے اور جو کوئی اس سورہ کی تلاوت کرے گا قیامت کے دن حسینؑ کے درجے پر بہشت میں پہنچے گا۔

☆ نیز آپؑ نے فرمایا کہ جو کوئی سورۂ فجر کو اپنی واجب اور مستحب نمازوں میں پڑھے گا قیامت کے دن حسینؑ کی ہمسائیگی میں ہوگا۔

(تفسیر مجمع البیان، ثواب الاعمال)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو کوئی سورۂ فجر کی تلاوت کرے گا قیامت کے دن نور عطا ہوگا اور اگر یہ سورہ حاملہ عورت کے ساتھ رکھی جائے تو خدا اسے مبارک اولاد عطا کرے گا۔

﴿۹۰﴾

سورۂ بلد

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ بلد کی تلاوت کرے گا:

(۱) آخرت کی سختی سے نجات پائے گا۔

(۲) اگر بچے کے گلے میں لکھ کر ڈال دی جائے تو فضول رونے اور بیماریوں سے امان میں رہے گا۔

(تفسیر برہان)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص اپنی واجب نمازوں میں سورۂ بلد پڑھے گا:

(۱) دنیا میں نیکو کاروں میں شمار ہو گا۔

(۲) قیامت میں بلند مقام پائے گا اور اس کے ہم نشین انبیاء، شہدا اور صالحین ہوں گے۔

(تفسیر مجمع البیان، ثواب الاعمال)

﴿۹۱﴾

سورۂ شمس

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو کوئی سورۂ شمس کی تلاوت کرے گا اس شخص کی مانند ہے جس نے خدا کی راہ میں ہر اس چیز کو صدقہ کیا ہو جس پر سورج اور چاند طلوع ہوں۔

(تفسیر نور الثقلین، ج ۵، ص ۵۸۵)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص دن یا رات میں سورۂ شمس، لیل، الضحیٰ اور انشراح کی تلاوت کرے گا تو قیامت کے دن دنیا کے تمام مظاہر

اس کے حق کی گواہی دیں گے یہاں تک کہ اس کے بال، جلد، گوشت، خون، رگیں، اعصاب اور ہڈیاں تک بھی۔ اس دوران خداوند عالم فرمائے گا میرے اس بندے کو بہشت میں لے جاؤ جہاں یہ اپنے لیے کوئی بھی مقام پسند کرے گا اور یہ جہاں چاہے گا بغیر کسی احسان کے اسے عطا کیا جائے گا۔

(تفسیر مجمع البیان، ثواب الاعمال)

﴿۹۲﴾

سورۂ لیل

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ لیل کی تلاوت کرے گا خدا اسے اس قدر عطا کرے گا، یہاں تک کہ وہ راضی ہو جائے۔ اس کی مشکلات کو دور کر کے اسے آسانی عطا کرے گا۔

(تفسیر مجمع البیان، ج ۵، ص ۴۹۹)

﴿۹۳﴾

سورۂ ضحیٰ

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا جو شخص اس سورہ کی تلاوت کرے گا اس کا شمار ان لوگوں میں ہو گا خدا جن سے راضی ہے اور مجھ پر لازم ہے کہ اس کی شفاعت کروں اور اس شخص کے لیے تمام یتیموں اور فقیروں کی تعداد کے دس گنا ثواب

ملے گا۔

(تفسیر مجموعہ البیان، ج ۵، ص ۵۰۳)

﴿۹۴﴾

سورۂ انشراح

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو کوئی شخص سورۂ انشراح کی تلاوت کرے تو ایسا ہے جیسے کہ اس نے میرے ساتھ ملاقات کی ہے۔

(تفسیر مجمع البیان، ثواب الاعمال)

☆ نیز حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ الم نشرح کی تلاوت کرے گا تو اس کے لیے اتنا اجر ہے کہ جس نے مجھے غمگین دیکھا اور میرے دل اور چہرے سے غم وغصہ کو رفع کیا۔

(تفسیر نور الثقلین، ج ۵، ص ۶۰۲)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ انشراح کی تلاوت کر کے اپنے سینے پر دم کرے گا تو کوئی شخص اسے ضرر نہیں پہنچا سکے گا اور کسی کے دل کی تکلیف کے وقت پڑھی جائے تو اسے آرام ملے گا اور پانی پر دم کر کے پلانے سے اس کے دل کی پیاس بجھ جائے گی۔ (تفسیر برہان)

﴿۹۵﴾

سورۂ التین

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص سورۂ والتین کو کسی غذا پر پڑھ کر

کھائے تو وہ غذا اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گی چاہے اس میں زہر ہی کیوں نہ ملایا گیا ہو۔

(تفسیر برہان)

☆ نیز آپؑ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص سورۂ تین کی تلاوت کرے گا جب تک وہ دنیا میں ہے خداوند عالم اسے دو صفات عطا فرمائے گا ایک عافیت دوسرا یقین اور جب دنیا سے چلا جائے گا تو ان لوگوں کی تعداد کے برابر روزہ رکھنے کا ثواب اسے عطا کرے گا جنہوں نے اس سورۃ کی تلاوت کی ہے۔

(تفسیر مجمع البیان، ج۵، ص۵۱۰)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ والتین کی تلاوت اپنی واجب اور مستحب نمازوں میں کرے گا خداوند عالم قیامت کے دن اسے بہشت کے وہ مقامات عطا کرے گا جسے وہ چاہے گا۔

(تفسیر مجمع البیان، ثواب الاعمال)

﴿۹۶﴾

سورۂ علق

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص دن یا رات کو سورۂ علق کی تلاوت کرے اور اسی دن یا رات میں مر جائے تو اس کی موت شہادت کی موت ہو گی اور اس کا شمار مجاہدین میں ہو گا اور خدا اسے شہید کی زندگی عطا کرے گا اور اس شخص کو اتنا ثواب ملے گا جیسے اس نے رسول اللہؐ کے ساتھ تلوار لے کر جہاد

میں حصہ لیا ہو۔

(وسائل الشیعہ، حر عاملی، ج ۴، ص ۸۹۴)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ علق کی تلاوت سفر کرنے کے دوران کرے گا سفر کی تکلیفوں سے نجات پائے گا اور جب وہ سواری پر سوار ہو اور دریا یا خشکی میں سفر کرنا چاہے گا تو اس سفر میں اس سورہ کی تلاوت کرے تمام بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔

(تفسیر مجمع البیان، ثواب الاعمال)

﴿۹۷﴾

سورۂ قدر

☆ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ قدر کی تلاوت بلند آواز سے کرے گا تو گویا تلوار لیے راہ خدا میں جہاد کر رہا ہے اور اگر آہستہ تلاوت کر رہا ہے تو اس شخص کی مانند ہے جو دین کا دفاع کرتے ہوئے خاک و خون میں غلطاں ہو اور جو شخص اس کی دس مرتبہ تلاوت کرے گا تو اس کے گناہوں میں سے ہزار قسم کے گناہ بخشے جائیں گے۔

(الوافی محسن فیض کاشانی، ج ۲، ص ۲۶۱)

☆ نیز امام محمد باقرؑ نے فرمایا جو کوئی سورۂ قدر کی تلاوت کرے گا اسے ندا دی جائے گی ''اے خدا کے بندے خدا نے تمہارے گناہوں کو بخشا ہے۔ اب تم اپنے نیک اعمال کے ساتھ اپنی زندگی کا آغاز کرو''۔

(تفسیر برہان)

﴿۹۸﴾

سورۂ البینہ

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو کوئی سورۂ بینہ کی تلاوت کرے گا قیامت کے دن بہشت کے بہترین افراد میں شمار ہو گا۔

(تفسیر نور الثقلین)

☆ حضرت امام محمد باقرؑ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی سورۂ بینہ کی تلاوت کرے گا تو گویا اس نے شرک سے بیزاری اختیار کی اور محمدؐ کے دین میں مکمل داخل ہوا اور خداوند عالم اسے مکمل ایمان کی حالت میں مبعوث فرمائے گا اور اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔

(ثواب الاعمال، شیخ صدوق، ص ۲۷۹، ۲۸۰)

﴿۹۹﴾

سورۂ زلزال

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ سورۂ زلزال کی تلاوت سے مت تھکو کیونکہ جو شخص اپنی نافلہ نمازوں میں اس سورہ کی تلاوت کرے گا خداوند عالم اسے زلزلہ کے نقصان سے محفوظ رکھے گا نیز آسمانی بجلی اور دوسری آفات سے بھی محفوظ رہے گا اور جب اس دنیا سے چلا جائے گا تو خداوند عالم کی طرف سے ایک

مہربان فرشتہ اس کے سرہانے آکر ملک الموت سے کہے گا خدا کے اس دوست کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ کیونکہ یہ شخص اس سورہ کی تلاوت کے ساتھ مجھے یاد کرتا تھا اور یہ سورہ بھی مجسم ہو کر آئے گا اور ملک الموت سے یہی باتیں کہے گا تو ملک الموت کہے گا مجھے میرے پروردگار نے حکم دیا ہے کہ میں اس کی باتیں سنوں اور اطاعت کروں اور اس کی روح قبض نہ کروں جب تک کہ خود وہ مجھے اپنی روح قبض کرنے کا حکم نہ دے۔ ملک الموت مسلسل وہاں بیٹھا رہے گا۔ یہاں تک وہ شخص اپنی جان نکالنے کا حکم دے گا اور وہ جب حکم دے گا تب اس کی آنکھوں کے سامنے سے پردہ ہٹا دیا جائے گا اور وہ اپنی منزلت جنت میں دیکھ لے گا اور اس کی جان آسانی سے نکال لی جائے گی۔ پس اس کی روح کو لے کر ستر ہزار فرشتے بہشت کی طرف چلے جائیں گے اور بہت جلد اسے وہاں پہنچائیں گے۔

(الکافی، ج ۲، ص ۴۵۸، ۴۵۹)

﴿۱۰۰﴾

سورۂ عادیات

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ عادیات کی ہمیشہ تلاوت کرے گا خداوند عالم اسے قیامت کے دن حضرت علیؑ کے دوستوں کے ساتھ محشور کرے گا اور آپؑ کے دوستوں میں شامل کرے گا اور آپؑ کے ساتھ ہم نشینی عطا کرے گا۔

(جوامع الجامع، طبرسی، ص ۵۴۹)

﴿۱۰۱﴾

سورۂ قارعہ

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص اس سورہ کی تلاوت کرے گا خداوند عالم اس کے نیک اعمال میں اضافہ کرے گا۔

(تفسیر برہان)

☆ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جو کوئی سورۂ قارعہ کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کرے گا وہ شخص اللہ کے عذاب اور دجال کے فتنہ اور دوزخ کی آگ یا کثافتوں سے محفوظ رہے گا۔

(تفسیر برہان، ثواب الاعمال، ص ۲۸۱)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص اس سورہ کو لکھ کر اپنے ساتھ رکھے گا اپنی زندگی میں تنگی کا شکار نہیں ہوگا۔

(تفسیر برہان)

﴿۱۰۲﴾

سورۂ تکاثر

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص رات کو سوتے وقت سورۂ تکاثر کی تلاوت کرے گا وہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔

(فلاح السائل سید ابن طاؤس، ص ۲۸۱)

﴿۱۰۳﴾

سورۂ عصر

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ عصر کو اپنی مستحب نمازوں میں پڑھے گا تو خداوند عالم قیامت کے دن اس کے چہرے کو بزرگی عطا کرے گا چہرہ تابناک ہوگا۔ خوشحالی نمایاں ہوگی اور یہاں تک کہ اسے بہشت میں داخل کیا جائے گا۔

(تفسیر صافی، فیض کاشانی، ج ۲، ص ۸۵۱)

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر یہ سورہ کسی زمین کے خزانہ پر پڑھا جائے تو اس کی حفاظت کا سامان فراہم ہوگا یہاں تک کہ وہ اپنے مالک تک پہنچے۔

(تفسیر برہان)

﴿۱۰۴﴾

سورۂ ہمزہ

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص کسی جسمانی بیماری میں مبتلا ہو اس پر سورۂ ہمزہ پڑھا جائے تو اس کی تکلیف دور ہوگی۔

(تفسیر برہان)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ ہمزہ کو اپنی واجب

نمازوں میں پڑھے گا:

(۱) خدا اس سے فقر کو دور کرے گا۔

(۲) اس کی روزی زیادہ ہوگی۔

(۳) بری موت سے اسے نجات ملے گی۔

(ثواب الاعمال، شیخ صدوق، ص ۲۸۳)

۱۰۵

سورۂ فیل

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص اپنی واجب نمازوں میں سورۂ فیل کی تلاوت کرے گا تو قیامت کے دن تمام صحرا، پہاڑ، بیابان اس بات کی گواہی دیں گے کہ یہ شخص نماز گزار ہے اور خدا کی طرف سے آواز آئے گی کہ تم نے درست کہا میرے اس بندۂ مومن کے بارے میں تمہاری گواہی قبول کی جاتی ہے۔ جاؤ اسے بہشت میں داخل کرو اور اس سے حساب مت لو کیونکہ یہ ان لوگوں میں سے ایک ہے جسے اللہ دوست رکھتا ہے اور اس کے عمل کو بھی دوست رکھتا ہے۔

(تفسیر نور الثقلین، ج ۵، ص ۶۶۸)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص اس سورہ کی تلاوت کرے گا اس کی مشکلات دور ہوں گی اور جو مشکل اس کے لیے تعمیری ہے اس میں صابر رہے اور یہ سورہ اس کی دلی تقویت کا سبب بنے گا۔

(تفسیر برہان)

﴿۱۰۶﴾

سورۂ قریش

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو کوئی غذا پر یہ سورہ پڑھ کر کھائے اسے کسی بھی جسمانی اور نفسیاتی ضرر سے محفوظ رکھے گا۔

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ قریش کی تلاوت کرے گا خداوند عالم اسے بہشتی سواری پر سوار کرے گا تاکہ وہ قیامت کی کھائیوں سے گزر جائے اور دیار نور میں پہنچ جائے۔

(تفسیر برہان)

﴿۱۰۷﴾

سورۂ الماعون

☆ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا جو شخص سورۂ ماعون کو اپنی واجب اور مستحب نمازوں میں پڑھے گا یہ ان لوگوں میں سے ہو گا جن کی نمازیں اور روزے خدا نے قبول فرمائے ہیں اور جو کچھ نعمتیں اسے دنیا میں دی گئی ہیں۔ اس کا کوئی حساب نہیں لیا جائے گا۔

(ثواب الاعمال، شیخ صدوق، ص ۲۸۴)

﴾۱۰۸﴿

سورۂ کوثر

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص اپنی واجب اور مستحب نمازوں میں سورۂ کوثر کی تلاوت کرے گا قیامت کے دن خدا آب کوثر سے سیراب کرے گا اور طوبیٰ کے نزدیک حضور اکرمؐ سے باتیں کرے گا۔

(تفسیر مجمع البیان، ج ۵، ص ۵۴۸)

☆ نیز آپؑ نے فرمایا کہ جو شخص اس سورہ کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا۔ دشمن سے محفوظ رہے گا۔

(تفسیر برہان)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ کوثر کو ہزار مرتبہ پڑھے گا اور وضو کر کے سوئے گا تو خواب میں حضور اکرمؐ کی زیارت ہوگی مگر شرط یہ ہے کہ اس نے حلال غذا کھائی ہو۔

(مجمع البیان، ثواب الاعمال)

﴾۱۰۹﴿

سورۂ کافرون

☆ جو کوئی سورۂ کافروں کی تلاوت کرے گا تو گویا:

(۱) اس نے چوتھائی قرآن کی تلاوت کی۔

(۲) شیطان اس سے دور بھاگے گا۔

(۳) جانکنی کے وقت آسانی ہوگی۔

(المصباح کفعمی، ص ۳۵۳)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص اس سورہ کو اپنی واجب نمازوں میں پڑھے گا خداوند عالم اس کے ماں باپ کی مغفرت کرے گا برے لوگوں کی صف سے نکال کر نیکوکاروں میں شامل کرے گا اور اس کی موت اور زندگی کو سعادت مند بنادے گا۔

(تفسیر برہان)

﴿۱۱۰﴾

سورۂ نصر

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ نصر کی تلاوت کرے گا اس کے لیے اتنا ثواب ہے کہ:

(۱) جیسے فتح مکہ میں شرکت کی ہو۔

(۲) جیسے ایک چوتھائی قرآن کی تلاوت کی ہو۔

(۳) جان نکلتے وقت ملک الموت اسے خوشخبری سنائے گا۔

(تفسیر مجمع البیان، ثواب الاعمال)

☆ نیز حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو کوئی اپنی نمازوں میں اس سورہ کی تلاوت کرے گا اس کی نمازیں قبول کی جائیں گی۔

(تفسیر برہان)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص اپنی واجب نمازوں میں سورۂ نصر کی تلاوت کرے گا خداوند عالم اس کے دشمنوں کے مقابلے میں اس کی مدد فرمائے گا اور قیامت کے دن اس کا نامۂ اعمال بول رہا ہو گا اور اسے پل صراط سے گزرنے کے لیے امان نامہ دیا جائے گا۔ اس دن پل صراط سے اور قیامت کے دن وہ جس چیز سے گزرے گا اسے نیکی و بھلائی کی خوشخبری دی جائے گی اور اس دنیا میں بھی بھلائی کے دروازے کھول دیئے جائیں گے جس کا اسے وہم و گمان بھی نہ ہو۔

(بحار الانوار، ج ۹۲، ص ۳۴۳)

﴿۱۱۱﴾

سورۂ لہب

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ لہب کی تلاوت کرے گا وہ ابی لہب کے ساتھ محشور نہیں ہو گا اور جہنم کی آگ سے نجات ملے گی۔

(المصباح کفعمی، ص ۴۵۳)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص اس سورہ کو جسمانی درد پر پڑھے گا خدا اسے آرام دے گا۔ (تفسیر برہان)

﴿۱۱۲﴾

سورۂ اخلاص

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ قل ھو اللہ احد کو سو مرتبہ پڑھے گا

خدا اسے اس کی اولاد اس کے گھر والوں اور اس کے ہمسایوں کو برکت عطا کرے گا اور جو شخص ماہ رجب میں اس کی تلاوت کرے گا خداوند عالم اس کے لیے بہشت میں بارہ محل قرار دے گا جو جواہر اور یاقوت سے بنے ہوئے ہوں گے اور اس کے لیے ایک لاکھ حسنات عطا کیے جائیں گے۔ پھر کہا جائے گا جاؤ میرے بندے کے پاس اور اسے دکھادو کہ اس کے لیے میں نے کیا تیار کر رکھا ہے پس اس وقت ایک لاکھ فرشتے آئیں گے جو بہشت میں ان کے گھروں کی دیکھ بھال پر مامور ہیں۔ یہ آ کر اس کے لیے درِ یاقوت، احمر اور جواہر کے ایک ایک لاکھ محل کھودیں گے جو ہر قسم کے سامان سے آراستہ ہوں گے جس کی وصف بیان کرنا ممکن نہیں۔ یہ شخص ان محلات کو دیکھ کر تعجب کرتے ہوئے پوچھے گا کہ یہ محل کس کے ہیں تو کہا جائے گا یہ محل تمہارے ہیں کیونکہ تم نے سورۂ قل ھو اللہ احد کی تلاوت کی تھی۔

(کتاب الاعمال، سید ابن طاؤس، ج ۲، ص ۶۱۸)

☆ نیز حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ اخلاص کی تلاوت کرے گا اس کے لیے :

(۱) بہشت واجب ہے۔

(۲) ۱/۳ (ایک تہائی) قرآن پڑھنے کا ثواب ملے گا۔

(۳) اگر خلوص سے پڑھے گا تو آتشِ جہنم پر اس کا گوشت حرام ہوگا۔

(تفسیر مجمع البیان اور ثواب الاعمال)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص گھر سے نکلتے وقت سورۂ

اخلاص کی تلاوت دس مرتبہ کرے تو گھر واپس لوٹنے تک خدا کی امان میں ہوگا۔

(تفسیر برہان)

۱۱۳

سورۂ فلق

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص دو سورتیں یعنی معوذتین (ناس و فلق) پڑھے گا گویا اس نے تمام آسمانی کتابوں کو پڑھا۔

☆ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جس کسی نے نماز شب میں وتر کے دوران سورۂ فلق و ناس اور قل ھو اللہ احد کی تلاوت کی تو اس سے کہا جائے گا کہ اے خدا کے بندے تجھے خوشخبری ہو کیونکہ خدا نے تیری نماز شب قبول کی ہے۔

(من لا یحضرہ الفقیہ باب صلوٰۃ اللیل، حدیث ۱۳۰۱)

۱۱۴

سورۂ ناس

☆ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے رات سونے سے پہلے سورۂ ناس کی تلاوت کی تو صبح بیدار ہونے تک خدا کی امان میں ہے اور یہ سورہ ہر قسم کے درد، سختی اور آفت سے نجات کا باعث ہے اور جو اس کی تلاوت کرے گا اس کے لیے شفا ہے۔

(تفسیر البرہان، ج ۴، ص ۵۳۰)

☆ حضرت امام جعفر صادقؑ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص رات کے وقت سورۂ ناس کی تلاوت کرے گا وہ جنات اور ہر قسم کے وسوسوں سے نجات پائے گا۔

(تفسیر برہان، ج ۴، ص ۵۳۰)

اُمّ حبیبہ فاؤنڈیشن

تمت بالخیر

وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرْ

ترجمہ: ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان کر دیا ہے کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے۔

(القرآن)

جی ہاں قدرت نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان کر دیا ہے۔

آپ قرآن پڑھنا چاہتے ہیں مگر وقت کی کمی یا استاد کے میسر نہ آنے کی وجہ سے پڑھنا نہ سیکھ سکے ہوں تو مایوس نہ ہوں۔

الحرمین پبلشرز پاکستان کراچی نے قرآن کریم درست پڑھنے کو آسان کر دیا ہے۔ چالیس گھنٹے میں بیس اسباق آڈیو اور ویڈیو کیسٹ کے ذریعے ازبر کریں اور قرآن پڑھنا سیکھیں جو قرآن فہمی کی طرف پہلا قدم ہے۔

الحرمین پبلشرز کی فخریہ پیشکش خود آموز ناظرہ قرآن خوشنما، دیدہ زیب فولڈر میں کتاب اور اس کے تدریسی چار عدد کیسٹ آج ہی آرڈر دے کر طلب کریں۔

اے۔ون، کلیٹن گارڈن، سولجر بازار نمبر ۳، کراچی، پاکستان

A-84، عباس ٹاؤن، ابوالحسن اصفہانی روڈ، گلشن اقبال، کراچی، پاکستان

آپ کی علمی ذوق کی تسکین کے لیے

الحرمین پبلشرز پاکستان نے مختلف موضوعات پر گراں قدر کتابیں شائع کی ہیں ہماری کوشش ہے کہ معصومین کی سیرت، ارشادات اور اخلاقی تعلیمات کو عام کریں۔ آپ بھی اپنا حصہ ادا کریں۔ کتابیں خود پڑھیں اور دوسروں کو ہدیہ کریں۔

ہماری مطبوعات اور ان کی تفصیل

انوار وحی ہدیہ: ۹۰ روپے	انوار عصمت ہدیہ: ۵۵ روپے	وصیت رسولؐ (ابوذر) ہدیہ: ۳۰ روپے	وصیت رسولؐ (علی) ہدیہ: ۳۰ روپے	حسینؑ اور حسینیت ہدیہ: ۱۵ روپے
پیارا گھر (اخلاق و رفتار) ہدیہ: ۱۰۰ روپے	احادیث قرآن ہدیہ: ۳۰ روپے	رہبانیت کی کہانی ہدیہ: ۲۰ روپے	مرتضیٰ مطہری شہید ہدیہ: ۴۰ روپے	کردار سازی کے اصول ہدیہ: ۴۰۰ روپے
حسینؑ کے سوگ میں ہدیہ: ۱۵ روپے	جانشینی اور شوریٰ ہدیہ: ۱۵ روپے	زینت آدم ہدیہ: ۱۵ روپے	معجز المصطفیٰ ہدیہ: ۱۵ روپے	ایک ہزار ایک دلیلیں ہدیہ: ۲۰ روپے
آل محمد احادیث اہل سنت میں ہدیہ: ۳۰ روپے	آداب تلاوت قرآن ہدیہ: ۱۰۰ روپے	فضائل القرآن ہدیہ: ۲۵ روپے	نہج الفصاحہ ہدیہ: ۳۲۵ روپے	عریاں تہذیب اور تہذیب کی عریانی ہدیہ: ۱۳۵ روپے
روزہ ہدیہ: ۱۰۰ روپے	عصر حاضر کا معجزہ (قرآن کریم) ہدیہ: ۱۰۰ روپے	واقعات محمدؐ ہدیہ: ۱۰۰ روپے	واقعات معصومین ہدیہ: ۱۰۰ روپے	واقعات قرآن ہدیہ: ۱۰۰ روپے

اے۔ون، گلیلن گارڈن، سولجر بازار نمبر ۳، کراچی، پاکستان

A-84، عباس ٹاؤن، ابوالحسن اصفہانی روڈ، گلشن اقبال، کراچی، پاکستان

ہماری زیر طبع کتابیں

- واقعات کربلا
- واقعات نماز
- بہترین واقعات (جلد اول)
- بہترین واقعات (جلد دوم)
- واقعات انبیاء
- واقعات علما
- فضائل زہراؑ
- تفضیل زہرا
- اصحاب رسول اکرمؐ
- سلام ہو علیؑ والوں پر
- خود آموز ناظرہ قرآن
- بڑھاپا احادیث کی روشنی میں
- خواتین احادیث کی روشنی میں
- موجز المنطق
- جوانی احادیث کی روشنی میں
- خواتین اسلام
- علم اور علما

المحسنین پبلشرز پاکستان، کراچی
اے۔ون، گلشن گارڈن، سولجر بازار نمبر ۳، کراچی، پاکستان
A-84، عباس ٹاؤن، ابوالحسن اصفہانی روڈ، گلشن اقبال، کراچی، پاکستان

BOOK LIBRARY
Shop No 11,
M.I. Heights
Mirza Kaleej
Baig Road,
Soldier Bazar
Karachi.
WELFARE TRUST (Regd)

Acc No. 7336 Date
Section Status
Class
NAJAFI BOOK LIBRARY

الحرمين [illegible]

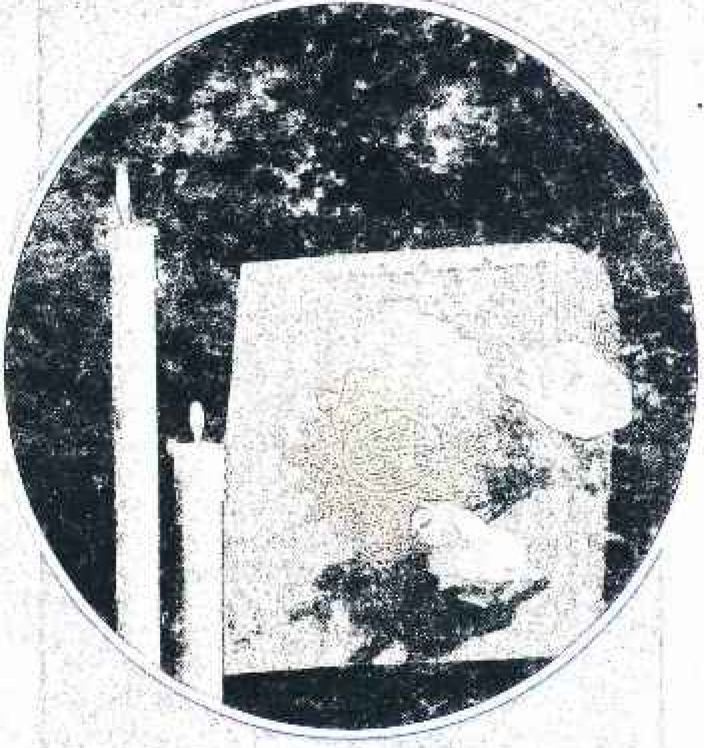

حبیبیہ فاؤنڈیشن

الحرمین پبلیشرز۔ پاکستان

ملنے کے پتے: A-34، [illegible] گلشن [illegible] کراچی

A-1، [illegible] بازار نمبر ۲، کراچی